واعزّ مكان فى الدنيا سرج سابح
وخير جليس فى الزمان كتاب

تعلیم الصرف
اردو شرح
ارشاد الصرف

مقدمہ مع قوانین
تسہیل اور منفرد طرز اسلوب کے ساتھ ارشاد الصرف کی شرح

مرتب
مولانا مفتی محمد ایاز درّانی صاحب حفظہ اللہ
رئیس جامعہ تبلیغ القرآن پشاور

اضافہ وتصحیح: مولانا جعفر خان
نظر ثانی: مولانا حق نواز
مدرسین جامعہ تبلیغ القرآن پشاور

واعزّ مکان فی الدنیا سرج سابح
وخیر جلیس فی الزمان کتاب

تعلیم الصرف

اردو شرح

ارشاد الصرف

مقدمہ مع قوانین

تسہیل اور منفرد طرز اسلوب کے ساتھ ارشاد الصرف کی شرح

مولانا مفتی محمد ایاز درانی
رئیس جامعہ تبلیغ القرآن یوسف آباد پشاور

اضافہ و تصحیح: مولانا جعفر خان
نظر ثانی: مولانا حق نواز
مدرسین جامعہ تبلیغ القرآن یوسف آباد پشاور

فہرست

نمبر شمار	موضوع	صفحہ
1	مقدمۃ الکتاب	1
2	مقدمۃ العلم	13
3	سہ، شش اور ہفت اقسام	18
4	تقسیمات وتفصیلات اسم	24
5	تقسیمات وتفصیلات فعل	73
6	تقسیمات وتفصیلات حروف	107
7	فوائد شتی (بحث التصغیر)	128
8	گردان صرف کبیر	157
9	مقدمۃ القوانین	193
10	فوائد	197
11	قوانین	198
12	ماخذ ومراجع	292

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمۃ الکتاب

تقدیم: اہمیت لغت عربیہ وعلوم عربیہ

الحمدللّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسّلام علی من لانبی بعدہ ومن اعتقد غیر ذلک فقد تزندق ولا خیر لہ۔ امابعد!

ہر علم اور کتاب کو شروع کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل امور کا جاننا ضروری ہے کیونکہ ان کے جاننے کے بغیر اس علم میں پوری بصیرت حاصل نہیں ہوسکتی۔

[۱] مقام علم [۲] تعریف علم [۳] نام علم
[۴] موضوع علم [۵] غرض وغایت علم
[۶] واضع ومدون علم [۷] وجہ تسمیہ کتاب ھٰذا
[۸] نام مصنف وحالات مصنف وکتاب
[۹] طریقہ تدریس کتاب ھذا [۱۰] اصطلاحات ضروریہ

فائدہ: ان امور کا جاننا اس لیے ضروری ہے کہ:

مقام ومرتبہ علم کے جاننے سے پڑھنے میں مزید شوق پیدا ہوتا ہے۔

تعریف کا جاننا اس لیے ضروری ہے کہ طلب مجہول مطلق کی خرابی لازم نہ آئے۔

نام کا جاننا اس لیے ضروری ہے کہ دیگر فنون اور علوم کے ناموں کے ساتھ خلط نہ آئے۔

موضوع کا جاننا اس لیے ضروری ہے کہ عدم الا متیاز بین المقصود وغیر المقصود کی خرابی لازم نہ آئے۔

غرض کا جاننا اس لیے ضروری ہے کہ طلب العبث کی خرابی لازم نہ آئے یعنی مبتدی کی

سعی عبث نہ ہو۔

واضع علم کا جاننا اس لیے ضروری ہے کہ عدم الاشتیاق فی العلم کی خرابی لازم نہ آئے بلکہ اس کی شان و شوکت دل میں بیٹھ کر محنت کرنے میں مزید دلچسپی پیدا ہو جائے۔

وجہ تسمیہ کتاب کا جاننا اس لیے ضروری ہے تاکہ معلوم ہو کہ مذکورہ کتاب کے لیے اس نام کا تجویز کیوں عمل میں لایا گیا ہے۔

مصنف کا نام اور احوال کا جاننا بھی ضروری ہے تاکہ اس کے مرتبہ علمیت سے کتاب کی اہمیت معلوم ہو کہ جب کتاب کا مصنف اتنے مرتبے والا ہے تو اس کی تصنیف بھی اعلیٰ درجہ کی ہو گی۔

کتاب کا طریقہ تدریس کا جاننا اس لیے ضروری ہے تاکہ مطلوبہ فائدہ حاصل کیا جائے۔

اصطلاحات فن و کتاب کا جاننا بھی ضروری ہے تاکہ فن و کتاب کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

مقام و مرتبہ علم الصرف:

عربی قرآن پاک اور نبی کریم ﷺ کی زبان ہے۔ اس کا سیکھنا بے حد ضروری ہے لیکن مشکل ترین بھی ہے۔ اس لیے صرف و نحو اور دیگر علوم و فنون سیکھنا بہت ضروری ہے۔ اور جب تک علوم عربیہ میں مہارت حاصل نہ ہو اُس وقت تک قرآن فہمی کا دعویٰ ہی غلط ہے اور نہ قرآن کا صحیح فہم حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ فہم قرآن اور حدیث کے لیے علوم عربیہ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے پھر ان علوم عربیہ میں علم الصرف اور علم النحو کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ "اس لئے کہ کلمات عربیہ کی دو حالتیں ہیں حالت افراد اور حالت ترکیب۔ جب حالت افراد میں ہو تو یہ علم صرف کا موضوع ہے کہ کلمہ کا ایک خاص ھیئت اور صیغہ کیسے بنا۔ اور جب حالت ترکیب میں ہو تو یہ علم اعراب کا موضوع ہے کہ کلمات کا آخر قواعد عربیہ کے مطابق رفع، نصب، جر میں سے کسی کا تقاضا کرتا ہے اور یا ایک ہی حالت پر باقی رہتا ہے۔

[جامع الدروس:۸،۷ج:۱]

فائدہ:

هی العلوم التی یتوصل بها الی عصمة اللسان والقلم عن الخطأ وهی ثلاثة عشر علما۔الصرف والاعراب [ویجمعهما اسم النحو] والرسم والمعانی والبیان والبدیع والعروض وقرض الشعر والانشاء والخطابة وتاریخ الادب ومتن اللغة ۔ [جامع الدروس العربیۃ ج ۱ ص ۷]

ترجمہ: یعنی علوم عربیت سے وہ علوم مراد ہیں جس کے ذریعے لسان اور قلم [کتابت] غلطی سے محفوظ ہو جائے اور یہ تیرہ علوم ہیں: صرف، اعراب [ان دونوں کو نحو بھی کہتے ہے] رسم [کتابت کے اصول و قواعد] معانی، بیان، بدیع، عروض، قوافی، قرض الشعر، انشاء، خطابت، تاریخ ادب اور متن اللغۃ۔ اور ان تمام میں سب سے اہم صرف اور اعراب ہے۔

فائدہ: متقدمین کے نزدیک صرف علم نحو کا ایک جزء تھا اس وجہ سے متقدمین نحو کی تعریف یوں کیا کرتے تھے:

هو علم تعرف به احوال الکلمات العربیة مفردة ومرکبة۔

[جامع الدروس: ۱/۸]

یعنی نحو وہ علم ہے جس کے ذریعے کلمات عربیہ کے مختلف احوال معلوم ہو جائے چاہے وہ مفردات کی صورت میں ہو یا مرکبات کی صورت میں] لیکن متاخرین کے نزدیک علم صرف اپنی اہمیت کی وجہ سے ایک مستقل علم کی حیثیت سے رونما ہوا اور اس پر مشتمل کتابیں لکھی گئی۔

[التعریف للزبیدی: ۸]

اشعار دربیان مقام ومدح علم الصرف والنحو:

علم الصرف اور علم النحو کے مقام اور مدح کے بارے میں مندرجہ ذیل اشعار کتب میں ملتے ہیں۔

اَلنَّحْوُ فِی الْکَلَامِ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ
وَالصَّرْفُ لِلْمَرَامِ کَالْعَیْنِ لِلْاَنَامِ

یعنی علم نحو کا کلام عربی کے لیے ایسے ضروری ہے جیسا کہ نمک کھانے کے لیے اور علم صرف مقصود کے لیے ایسے ضروری ہے جیسا کہ انسانوں کے لیے آنکھ

اَلنَّحْوُ لِلْعُلُوْمِ كَالضَّوْءِ لِلنُّجُوْمِ

وَالصَّرْفُ فِيْ الْعُلُوْمِ كَالْبَدْرِ فِي النُّجُوْم

یعنی علم نحو تمام علوم کے لیے اس طرح ضروری ہے جیسا کہ ستاروں کے لیے روشنی اور علم صرف تمام علوم میں اس طرح شان رکھتا ہے جیسے ستاروں کے درمیان چودھویں کا چاند اس طرح علم الصرف والنحو کے بارے میں مشہور مقولہ ہے:

اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ اَبُوْهَا

یعنی علم صرف تمام علوم کے لیے بحیثیت ماں [باعتبارِ ضرورت واہمیت نہ کہ باعتبارِ شان وفضیلت] اور علم نحو بمنزلہ باپ کے ہے۔

☆ جس طرح شریعت میں ماں کی خدمت کا زیادہ حق ہے اس طرح علم صرف میں بھی محنت اور خدمت کی زیادہ ضرورت ہے تب جا کے علوم عربیہ میں مہارتِ کاملہ حاصل ہو سکتی ہے۔

☆ جس طرح ماں نسل انسانی کی تولید کا ذریعہ ہے اسی طرح علم صرف بھی تولید کلماتِ لغتِ عرب کا ذریعہ ووسیلہ ہے۔

☆ جس طرح فاتحہ [اُمُّ القرآن] تمام مضامین قرآن کے لیے مبدء ومادہ کی حیثیت رکھتی ہے اسی طرح علم صرف میں کلمات سے بحث ہوتی ہے جو تمام علوم کے لیے مبدء ومادہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

☆ جس طرح اولاً بچے کی تربیت وپرورش ماں کرتی ہے اسی طرح طالب علم کی علوم عالیہ کے لیے اولاً رہنمائی علم صرف کرتی ہے اور جس طرح باپ بچے کے احوال واخلاقیات کی نگرانی کرتا ہے ایسے ہی علم نحو کلمات عرب کے احوال وکیفیات یعنی اعراب وبناء وغیرہ کی نگرانی کرتا ہے۔

تعریف علم الصرف:

لغوی معنیٰ: صرف لغت میں کئی معانی پر آتا ہے۔

[۱]	گردانیدن (پھیرنا)	[۲]	پگھلنا
[۳]	پریشان ہونا	[۴]	زیور
[۵]	سونا چاندی کا خرچ ہونا	[۶]	گردش زمانہ
[۷]	حادثہ	[۸]	نامِ علم

اصطلاحی معنیٰ: صراف نے کئی تعریفیں کی ہیں۔

[۱] اَلصَّرْفُ عِلْمٌ بَاحِثٌ عَنْ اَحْوَالِ الْمُفْرَدَاتِ مِنْ حَیْثُ الْهَیْئَةِ

[فاضل عصام]

علم صرف وہ علم ہے جس میں مفردات [کلمات] کے احوال سے بحیثیت ان کی ہیئت اور شکل وصورت کے بحث کی جائے نہ کہ باعتبار ذات کے۔

[۲] اَلصَّرْفُ عِلْمٌ بِأُصُولٍ یُعْرَفُ بِهَا اَحْوَالُ اَبْنِیَةِ الْکَلِمِ الثَّلاَثِ مِنْ حَیْثُ الصُّوْرَةِ وَالْهَیْئَةِ کَالْاِدْغَامِ وَالْاِعْلَالِ

علم صرف چند ایسے اصول کا نام ہے جن کے ذریعے تین کلموں [اسم، فعل، حرف] کے حالات باعتبار صورت وھیئت جیسے ادغام واعلال پہچانے جا سکے۔

[۳] اَلصَّرْفُ عِلْمٌ بِأُصُولٍ یُعْرَفُ بِهَا اَحْوَالُ اَبْنِیَةِ الْکَلِمِ الثَّلاَثِ مِنْ حَیْث الْاَصْلِ والْبِنَاءِ والتَّعْلِیْل

علم صرف چند ایسے قوانین اور مجموعہ کا نام ہے جن کے ذریعے تین کلموں کے بناؤں کے احوال کو باعتبار اصل وبناء اور تعلیل [ردوبدل] کے معلوم کیا جاتا ہے۔

[۴] علم صرف وہ علم ہے کہ جس کے ذریعے ایک لفظ کو مختلف صیغوں کی طرف پھیرا جائے تا کہ اُس سے مختلف معانی حاصل ہو سکیں۔ [صرف میر]

[۵] هُوَ عِلْمٌ بِتَحْوِيْلِ الْاَصْلِ الْوَاحِدِ اِلٰى اَمْثِلَةٍ مُّخْتَلِفَةٍ لِمَعَانٍ مَّقْصُوْدَةٍ [زنجانی]

علم صرف وہ علم ہے جس میں اصلِ واحد [یعنی مصدر عندالبصر یین یا فعل عندالکوفیین] کو مختلف مثالوں کی طرف پھیرنا تاکہ مختلف معانی مقصودہ حاصل ہو جائیں۔ مثلاً: ضَرْبًا سے ضَرَبَ، ضَرَبَ سے یَضْرِبُ، یَضْرِبُ سے ضَارِبٌ اور یُضْرَبُ سے مُضْرُوبٌ یہاں لفظ ضَرَبَ سے یَضرِبُ اس لیے بنایا گیا تاکہ اس کی دلالت زمانہ حال واستقبال پر یا یَضْرِبُ سے ضارِبٌ اس لیے بنایا گیا تاکہ اس کی دلالت ضَارِبٌ کے معنٰی مقصودی یعنی فاعلیت اور یُضربُ سے مَضْرُوبٌ اس لیے بنایا گیا تاکہ اس کی دلالت مضروب کے معنی مقصودی یعنی مفعولیت پر ہو سکے۔

فائدہ: معانی مقصودہ سے مراد وہ معانی ہیں کہ جن کے واسطے مختلف صیغے وضع ہوتے ہیں جیسے ماضی سے ماضویت، مضارع سے مضارعیت، فاعل ومفعول سے فاعلیت و مفعولیت، ظرف سے ظرفیت اور الہ سے اٰلیّت کے معانی حاصل ہوتے ہیں۔

علم الصرف کے دیگر نام:

علم الصرف کے تقریباً پانچ نام ہیں۔ جن میں سے پہلے دو زیادہ مشہور ہیں۔

[۱] علم الصرف [۲] علم التصریف:

اس کو علم الصرف اور علم التصریف اس لیے کہتے ہیں کہ صرف اور تصریف کے لفظی معنی ہے پھیرنا اور اس علم میں بھی گردانیں پھیری جاتی ہیں۔

[۳] علم المیزان:

جس طرح ترازو سے اشیاء میں کمی بیشی معلوم ہوتی ہے اسی طرح اس علم کے ذریعے کلماتِ عرب میں حروفِ اصلیہ سے زائدہ کی پہچان حاصل ہوتی ہے۔

[۴]علم الصیغہ:

صیغہ کے معنی شکل وصورت کے ہیں چونکہ اس علم میں بھی ایک ہی لفظ ومادہ کو جو کئی شکلوں اور صورتوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اس کے تبدیل کرنے کے طرق اور ضوابط بیان کیے جاتے ہیں۔

[۵]علم الاشتقاق:

اس علم سے مشتق ومشتق منہ کی پہچان اور طریق اشتقاق معلوم ہوتا ہے۔

موضوع علم الصرف:

اَلْکَلِمَۃُ مِنْ حَیْثُ الصِّیغَۃِ وَالْبِنَاءِ یامُفْرَدَاتُ کَلامِ الْعَرَبِ مِنْ حَیْثُ الصُّورَۃِ وَالْھَیئَۃِ

یعنی کلماتِ لغتِ عرب صیغہ اور بناء کے اعتبار سے۔ بالفاظ دیگر

وموضوعہ الاسم المتمکن [ای المعرب] والفعل المتصرف فلا یبحث عن الاسماء المبنیۃ ولا عن الافعال الجامدۃ ولا عن الحروف۔

[جامع الدروس العربیۃ:۱/۸]

اور علامہ زبیدیؒ فرماتے ہیں:

فمتعلق التصریف الاسماء المتمکنۃ والافعال المتصرفۃ وللاخیر الاصالۃ۔ [التعریف:۸]

فائدہ: صیغہ کہتے ہیں لفظ کے شکل، صورت اور حیئت کو اور بناء سے مراد ایک کلمہ سے دوسرا کلمہ تیار کرنا جیسے ضَرَبَ سے یَضْرِبُ۔

غرض وغایت علم الصرف:

صِیَانَۃُ الذِّھْنِ عَنِ الخَطَأِ فِی الصِّیغَۃِ

"صیغہ میں غلطی کرنے سے ذہن کو بچانا"

صِیَانَۃُ الذِّھْنِ عَنِ الخَطَأِ الصِّیْغَوِیْ فِی کَلَامِ الْعَرَبِ

"ذہن کو کلام عربی میں صیغوی غلطی سے بچانا۔"

علامہ زبیدیؒ غایۃ الصرف یوں ذکر کرتے ہیں:

الاستعانۃُ علیٰ فھمِ معانیِ کلماتِ اللّٰہِ وفھمِ حدیثِ رسولِ اللہ ﷺ

[التعریف بضروری قواعد علم التصریف:۷]

واضع ومدونِ علم الصرف:

علم صرف کے واضع و مدون کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔

[۱] حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔

[۲] ابو الاسود دئلیؒ ہیں [حضرت علیؓ کے شاگرد]

[۳] مشہور قول کے مطابق معاذ بن مسلم ھرویؒ تابعی [م۱۸۷ھ یا ۱۹۰ھ] میں ان سے پہلے صرف ونحو کے مسائل مخلوط تھے چنانچہ کتاب سیبویہ بھی صرف ونحو کے مسائل پر مشتمل تھی۔ علامہ ہرویؒ نے سب سے پہلے اپنے زمانے میں مسائل صرف کو علیحدہ کرکے ایک مستقل فن کی ترتیب دی۔ اس کے بعد علماء وقت صرفی مسائل کا استخراج کرتے رہے حتٰی کہ فن صرف ایک بنیادی علم ہو گیا۔

فائدہ: جیسا کہ جامع الدروس میں ہے:

وقد کان قدیما جزء من علم النحو وکان یعرف النحو بأنه علم تعرف به احوال الکلمات العربیة مفردة ومرکبة

[ص:۸ وکذا انظر التعریف للزبیدی:۸،۷]

[۴] دوسرے مشہور قول کے مطابق ابو عثمان بکر بن حبیب المازنیؒ [م۲۴۸ یا ۲۴۹ھ] ہیں امام اخفشؒ کے شاگرد تھے۔ علوم میں پختگی کا یہ عالم تھا کہ استاد سے بعض اوقات مناظرہ کیا کرتے تھے حتی کہ کئی مسائل میں اُستاد کو لاجواب کر دیا تھا۔ امام مبردؒ کا قول

ہے کہ امام سیبویہؒ کے بعد ابو عثمانؒ سے زیادہ فن صرف ونحو میں کوئی بڑا عالم نہیں۔

[۵] راجح قول کے مطابق علم الصرف کے واضع امام ابو حنیفہؒ [م ۱۵۰ھ] ہیں۔ آپؒ نے فن علم الصرف میں ایک مستقل رسالہ "المقصود" کے نام سے تصنیف فرمایا ہے۔ اس رسالے کے تین شروح

☆ المطلوب شرح مقصود — مؤلف کا نام معلوم نہیں۔

☆ امعان الانظار — زین الدین بیر علی محی الدین المعروف بر کلی یا پیر کلی

انھوں نے یہ شرح ۹۵۲ھ میں مکمل کیا جیسا کہ انہوں نے شرح کے آخر میں خود ہی تحریر کیا ہے اور ساتھ اس بات کا جزم بھی کیا ہے کہ المقصود امام ابو حنیفہؒ کی کتاب ہے۔

☆ روح الشروح — استاد عیسیٰ سیرویؒ

پھر یہ تینوں شرحیں جناب احمد سعد علی استاد جامعہ ازہر کی تصحیح کے ساتھ شائع ہوئی ہیں۔

اب یہ متن مع تینوں شروح کے پاکستان میں بھی چھپ چکی ہے۔ امام صاحب کی اس تصنیف کا ذکر معجم المطبوعات العربیہ میں تین جگہ ۲ ص:۳۰۴، ۳۳ص:۶۱۰، ۸ص:۱۴۰۳ موجود ہے۔ لہٰذا کتاب "المقصود" اس بات کا شاہد ہے کہ امام ابو حنیفہؒ ہی صرف کے مدون اول ہیں۔ واللہ اعلم

اَعِدْ ذِكْرَ نُعْمَانٍ لَنَا اَنَّ ذِكْرَهُ
هُوَ الْمِسْكُ مَا كَرَّرْتَهُ يَتَضَوَّعُ

علم الصرف کا حکم:

علماء فرماتے ہیں کہ اس علم کا جاننا فرض کفائی کے درجہ میں ہے۔ [شذ العرف:۱۶]

وجہ تسمیہ کتاب ھٰذا یعنی ارشاد الصرف:

اس کتاب کا نام ارشاد الصرف ہے۔ جس کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔

اِرشَاد مصدر از باب افعال بمعنی اسم فاعل "مُرْشِدٌ" کے ہے۔اور اَلصَّرفِ کا مضاف "لفظ علم" محذوف ہے۔ لہٰذا تقدیر عبارت یوں ہوئی۔

مُرْشِدُ عِلْمِ الصَّرفِ یعنی یہ کتاب علم صرف کی طرف راستہ دکھانے اور رہنمائی کرنے والی ہے یا اَلصَّرف کا مضاف "لفظ اَھْل" محذوف ہے تو تقدیر عبارت یوں ہے۔

مُرْشِدُ اَھْلِ الصَّرف یعنی یہ کتاب صرفیوں کو راستہ دکھانے والی ہے۔

نام اور حالاتِ مصنف:

ارشاد الصرف کے مصنف کے بارے میں مختلف اقوال ہیں:

[۱] بعض کا خیال ہے کہ اس کتاب کے مصنف کا تعین کرنا مشکل ہے، عجیب بات یہ ہے کہ جتنی اس کتاب کی شہرت ہے اتنے ہی اس کے مصنف گمنام ہیں۔

گویا مصنف زبانِ حال سے کہہ رہے ہیں۔

تَسَتَّرْتُ عَنْ دَھْرِیْ بِظِلِّ جَنَابِہٖ فَعَیْنِیْ تَرٰی دَھْرِیْ وَلَیْسَ یَرَانِیَا

کہ میں اپنے محبوب کی جلوہ گاہ کی آڑ میں زمانہ کی آنکھ سے چھپ گیا ہوں پس میری آنکھ سب کو دیکھتی ہے اور مجھے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔

فَلَوْ تَسْأَلِ الْاَیَّامَ اِسْمِیْ مَادَرَتْ
وَاَیْنَ مَکَانِیْ مَا عَرَفْنَ مَکَانِیَا

پس اگر تو زمانہ سے میرا نام پوچھے تو وہ نہ بتا سکے اور اگر میری رہائش گاہ کا پتہ پوچھے تو اس کے بتانے سے بھی وہ عاجز رہے گا۔

[۲] بعض کے خیال کے مطابق ارشاد الصرف کا مصنف مولانا عبدالکریم قلات والا ہے

[۳] اکثر حضرات کی رائے اور محقق قول کے مطابق ارشاد الصرف کے مصنف مولانا

خدا بخش شہید ہزاروی ثم سندھی ؒ ہیں۔ انہوں نے یہ کتاب امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھی ؒ کے حکم پر اُن کے مدرسہ میں تصنیف کی ہے۔ چونکہ مصنف نہایت ہی متقی شخص تھے۔ جنہوں نے اپنا نام تک بھی ظاہر نہ کیا۔ یہی ان کی اخلاص کا وجہ ہے کہ آج تک یہ کتاب تقریباً ہر مدرسہ میں شامل درس ہے۔ [واللہ اعلم بحقیقۃ الحال]

طریقہ تدریس ارشاد الصرف:

ارشاد الصرف پڑھاتے وقت سب سے پہلے:

☆ شروع میں مقدمہ پڑھایا جائے۔ سبق تھوڑا تھوڑا ہو لیکن طالب علم سے سننے کا التزام ہو۔

☆ مقدمہ ازبر کرانے کے بعد تمام گردانوں کو خوب یاد کرایا جائے اور ہر ایک سے سنا جائے۔

☆ پھر بنائیں شروع کرائے اور ساتھ حفظ کرائے۔

☆ بنائیں پڑھانے کے دوران جو جو قوانین آتے جائے تو اُن کو اس طرح پڑھایا جائے کہ جو قانون اگلے دن پڑھنا ہو آج سے قانون کی عبارت [متن] طلباء کے ذمہ یاد کرانا لگادی جائے۔

جب اگلے دن وہ قانون سنا کر پھر تفصیل سمجھادی جائے جو آگے لکھی گئی ہے۔

☆ صیغہ جات بتانے کا طریقہ

طالب علم کو چاہیے کہ استاد جب کوئی صیغہ دریافت کرے تو جواب میں پہلے صیغہ کا نام پھر بحث پھر باب پھر سہ اقسام، پھر شش اقسام پھر ہفت اقسام ترتیب سے بیان کرے۔ جیسے ضَرَبَ صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل ماضی معلوم ازباب ضَرَبَ یَضرِبُ صحیح یافَتَّاحٌ کا صیغہ بتاتے وقت کہ یہ سہ اقسام میں اسم ہے شش اقسام میں ثلاثی مجرد ہے، ہفت اقسام میں صحیح ہے مادہ ف،ت،ح ہے۔ مثل اس کی غَفَّارٌ ہے صیغہ واحد مذکر اسم مبالغہ ہے۔

اسی طرح جن صیغوں کا اجراء کیا جارہا ہو اُن کے لغت سے ابواب دیکھا جائے کہ یہ مجرد کے کس کس باب سے آرہا ہے تو ان میں سے ایک مشہور مستعمل باب کا تعین کرکے طالب

علم سے اس کی صرف صغیر وکبیر کی مکمل گردان کرائی جائے۔اسی طرح ابتداءً دس دس، پندرہ پندرہ صیغوں کا اجراء کرایا جائے اور ساتھ جیسے جیسے قوانین آتے جائیں ان کو بھی جاری کرایا جائے۔

ثلاثی مجرد کی بنائیں ،اجراء اور قوانین ختم ہونے کے بعد ثلاثی مزید شروع کیا جائے۔اس کے بعد پھر مثال کے قوانین هَلُمَّ جَرا۔

علم الصرف کی دیگر کتب:

[۱]صرف بھائی [۲]میزان الصرف [۳]منشعب [۴]پنج گنج

[۵]صرف میر [۶]زرادی [۷]زنجانی [۸]مراح الارواح

[۹]علم الصیغہ [۱۰]دستور المبتدی [۱۱]سعدیہ [۱۲]قانونچہ صرف

[۱۳]فصول اکبری [۱۴]شافیہ

مقدمۃ العلم

اِصطلاحات ضروریہ

لغت کا لغوی معنٰی: اَلنُّطْقُ والتَّعْبِیْرُ۔ بولی، زبان

اصطلاحی معنٰی: مَا یُعَبِّرُ بِہٖ کُلُّ قُوْمٍ عن اَغْرَاضِھِمْ

"یعنی وہ آوازیں اور کسی قوم کی وہ بولی جس سے وہ اپنے اغراض ومقاصد کی تعبیر کرتا ہے۔"

اصطلاح کا لغوی معنٰی: صلح کرنا، جمع کرنا جیسے کہا جاتا ہے:

اِصْطَلَحَ الْمَاءُ ای جَمَعَ الْمَآء

اصطلاحی معنٰی: اِتِّفَاقُ قَومٍ مَخْصُوصٍ عَلٰی اَمْرٍ مَخْصُوصٍ

" یعنی کسی خاص قوم اور لوگوں کا کسی خاص حکم یا کام پر اتفاق کرنا"۔

صیغہ کا لغوی معنٰی: سونے کو پگھلا کر قالب میں ڈالنا۔

اصطلاحی معنٰی: ھَیْئَۃٌ حَاصِلَۃٌ مِنْ تَرتِیْبِ حُرُوفٍ وَّحَرکَاتٍ وَّسَکَنَاتٍ۔

"وہ شکل اور صورت جو چند حروف کو حرکات وسکنات کی ترتیب دینے کے بعد حاصل ہو" جیسے:۔ض۔ر۔ب۔ کو حرکات وسکنات کی ترتیب دینے کے بعد ضَرَبَ کا شکل وصورت بن گیا۔ اور بغیر اس خاص ترتیب کے اسے مادہ کہتے ہیں۔ ض۔ر۔ب۔

تحقیق لفظ صیغہ لغۃ باب نصر کا مصدر صاغ یصوغ صیغۃ صیاغۃ صیغوغۃ بمعنی ڈھالنا اور پگھلنا۔

اصطلاحاً: ھیئۃ حاصلۃ من ترکیب [ترتیب] حروف، حرکات وسکنات یعنی حروف، حرکات اور سکنات کی ترتیب سے حاصل ہونے والا خاص ھیئت اور صورت کو صیغہ کہتے ہیں،

لفظ کا لغوی معنٰی: رَمْیٌ یعنی کسی چیز کو پھینکنا خواہ منہ سے ہو [تھوکنا] یا غیر منہ سے جیسے:

اَکَلْتُ التَّمْرَۃَ وَلَفَظْتُ نَوَاھَا۔ میں نے کھجور کو کھایا اور گھٹلی کو منہ سے پھینک دیا

یالَفَظَتِ الرُّحیٰ الدَّقِیق۔ چکی نے آٹا پھینک دیا۔

اصطلاحی معنٰی: مَا یَتَلَفَّظُ بِہٖ الْاِنْسَانُ جس پر انسان تلفظ کرتا ہے۔ پھر لفظ دو قسم پر ہیں، مستعمل جیسے: زَیْدٌ اور غیر مستعمل جیسے: دَیْزٌ

پھر لفظ مستعمل دو قسم پر ہیں: [۱] مفرد [کلمہ] اور [۲] مرکب

کلمہ: کَلْمٌ سے بمعنی زخم اور اصطلاحی معنٰی اَلْکَلِمَۃُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًی مُفْرَدٍ کلمہ وہ لفظ ہے جو کسی مفرد معنٰی کے لیے وضع کیا گیا ہے۔

لغوی اور اصطلاحی معنٰی میں مناسبت یہ ہے کہ جس طرح جرح سے انسان زخمی ہوتا ہے اسی طرح کسی کے سخت کلام سے بھی جراحت ہوتی ہے۔ کما قال علی رضی اللہ عنہ:

جَرَاحَاتُ السنَانِ لَهَا الْتِیَامُ وَلَا یَلْتَامُ مَا جَرَحَ اللِّسَان۔

فارسی میں: جرح نیزہ بہ گردد بہ دارو ولے جرحے زباں رانیست دارو

اردو میں: چھری کا تیر تلوار کا گھاؤ بھرا لگا جو زخم زبان کا رہا ہمیشہ ہرا

پشتو میں: زخم د توری ښه دے چه جوړیږی په مرهم
ولے زخم د خُلے بد دے چه وی عمر سره سم

عرب اپنی زبان میں زبر کو فتحہ، زیر کو کسرہ اور پیش کو ضمہ کہتے ہیں، پھر جس کلمہ پر فتحہ ہو اسے مفتوح، جس پر کسرہ ہو اسے مکسور اور جس پر ضمہ ہو اس مضموم کہتے ہیں اور عام نام ان تینوں کا حرکت ہے اور جس کلمہ پر حرکت ہو اسے متحرک کہتے ہیں۔ حرکت نہ ہونے کو سکون اور اس کلمہ کو ساکن کہتے ہیں اور جس لفظ پر شدّ ہو اسے مشدّد کہتے ہیں۔ لفظ مشدد میں پہلا حرف ساکن دوم متحرک ہوتا ہے اور جس لفظ پر دو دو حرکات ہو تو دوسری حرکت کو تنوین اور لفظ کو مُنَوَّنْ کہتے ہیں۔ تنوین اس نون ساکن کو کہتے ہیں جو کسی کلمہ کے آخری حرف کے حرکت کے ساتھ پڑھا جاتا ہے لیکن لکھا نہیں جاتا اور جو تاکید کے لئے نہ آیا ہو۔

فتحہ کو نصب اور جس پر نصب ہو اسے منصوب کہتے ہیں۔ کسرہ کو جر اور اس کلمہ کو مجرور کہتے ہیں۔ ضمہ کو رفع اور اس کلمہ کو مرفوع کہتے ہیں۔ ان میں فرق نحو کی کتب میں آئے گی۔

حروف زوائد:

کلام عرب کے لیے فا، عین لام میزان مقرر ہوا ہے جو حرف اس کے مقابل آئے وہ اصلی اور جو اس سے زائد ہو وہ حرف زائد کہلاتا ہے۔

اثبات یا مثبت کی تعریف:

جس میں کسی کام کا ہونا بتایا جائے جیسے ضرب اس نے مارا یضْرِبُ وہ مارتا ہے۔

غائب: جو بات کرتے وقت موجود نہ ہو۔

متکلم: خود بات کرنے والا **مخاطب:** جس سے بات ہو رہی ہو۔

حروف اصلی:

جیسے: ضَرَبَ بروزن فَعَلَ زائد جیسے اَکْرَمَ بروزن افعل میں ہمزہ زائد ہے کیونکہ میزان کے مطابق، ک، ر، م، فا عین لام کے مقابل ہے لہٰذا اصلی ہیں جبکہ اکرم کا ھمزہ زائد ہے کیونکہ فا، عین، لام کے مقابل اور برابر نہیں بلکہ افعل کے ھمزہ کے مقابل میں ہے جو فعل میزان میں شامل نہیں بہر حال کلمہ میں جو حروف ہمیشہ زائد آتے ہیں وہ سَئَلْتُمُوْنِيهَا یا اَلْيَوْمَ تَنْسَاها میں مذکور ہیں۔

معرب:

جس کا آخر [حرف] عامل کے بدلنے سے بدلتا رہتا ہو۔ جیسے: جاء زیدٌ ، رأیتُ زیدًا، مررتُ بزیدٍ۔

مبنی:

جس کا آخری حرف مختلف عاملوں کے داخل ہونے سے نہیں بدلتا جیسے: جاء هٰؤُلَاءِ ، رأیتُ هٰؤُلَاءِ ، مررتُ بِهٰؤُلَاءِ۔

شعر: معرب آن باشد کہ گردد بار بار مبنی آن باشد کہ ماند بر قرار

پھر اس معرب کی دو قسمیں ہیں: منصرف اور غیر منصرف

منصرف:

وہ ہے جس پر تینوں حرکتیں مع تنوین کے داخل ہوتے ہوں۔

غیر منصرف:

جس پر کسرہ اور تنوین داخل نہ ہو سکیں یعنی موضعِ جر میں ہمیشہ مفتوح ہو۔

نون کی اقسام: نون کی دو قسمیں ہیں:

[ا] اصلی: جو فاعین لام کے مقابل ہو جیسے: نَصَرَ مَنَعَ

[۲] زائد: جو فاعین لام کے مقابل نہ ہو جیسے اِنْصَرَفَ، اِحْرَنْجَمَ پھر نون زائدہ کی پانچ قسمیں ہیں:

[1] نون علامت: جو کسی باب کی علامت ہو جیسے باب انفعال، افعنلال ہیں۔

[2] نون اعرابی: جو معرب ہو اور ضمہ اعرابی کے عوض ہو جیسے: یضربان، یضربون، تضربین

[3] نون بنائی: جو کسی کے عوض نہ ہو۔ جیسے:: جمع مونث کے آخر میں۔ یضربن

فائدہ:

نون اعرابی چار تثنیہ، دو جمع مذکر اور ایک واحد مونث مخاطب میں آتا ہے۔

جبکہ نون بنائی دو صیغوں جمع مونث غائبات، جمع مونث مخاطبات کے آخر میں ہوتا ہے نون اعرابی گر جاتا ہے جبکہ نون بنائی کبھی نہیں گرتا۔

[4] نون تاکید: جو فعل کی تاکید کے لیے آتا ہے اور دو قسم پر ہیں:

[ا] نون تاکید ثقیلہ [مشدد] جیسے: اِضْرِبَنَّ۔

[۲] نون تاکید خفیفہ [ساکن] جیسے: اضْرِبَنْ۔

فائدہ:

نون تاکید ثقیلہ مضارع کے تمام صیغوں میں آتا ہے جبکہ خفیفہ صرف آٹھ صیغوں

میں آتا ہے اور چار تثنیہ اور دو جمع مؤنث میں نہیں آتا۔

نون تاکید خفیفہ کبھی کبھی حرف علت سے بدل جاتا ہے جیسے: اِضْرِبَنْ سے اِضْرِبَاً جس کے لئے قانون آگے آرہا ہے اور کبھی کبھار نون تنوین کی صورت میں بھی لکھ دیا جاتا ہے جیسے لَيَكُوناً، لَنَسْفَعًا۔

[5]نون تنوین:

لغت میں نون کر دنِ کلمہ اور اصطلاح میں۔نُونٌ سَاكِنَةٌ تَتْبَعُ حَرَكَةَ آخِرِ الْكَلِمَةِ۔لَالِتَاكِيْدِ الْفِعْلِ یعنی وہ نونِ ساکنہ جو کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کے تابع ہو البتہ فعل کی تاکید کے لئے نہ ہو۔ جیسے: زَيْدٌ اصل میں زَيْدُنْ ہے لیکن یہ نون پڑھنے میں آتا ہے لکھنے میں نہیں آتا۔

تنوین کے پانچ اقسام ہیں:

تنوین پنج قسم است اے یار من بگیر
اول تمکن است ثانی عوض وثالثِ تنکیر
دیگر مقابلہ است ترنم برادرم
این پنج یاد کن شوی شاہ بینظیر

فائدہ:

تنوین کے چار قسمیں اسم کے ساتھ مختص ہیں اور پانچواں قسم تنوین ترنم اسم و فعل وحرف میں مشترک ہے۔

سہ، شش اور ہفت اقسام

صرفی اسم، فعل اور حرف کو سہ اقسام، ثلاثی، رباعی اور خماسی مع اپنے دو دو اقسام مجرد مزید کے شش اقسام اور صحیح، مہموز، مثال، اجوف، ناقص، مضاعف اور لفیف کو ہفت اقسام سے تعبیر کرتے ہیں۔

ہمزہ اور الف میں فرق:

[ا] الف ہمیشہ ساکن جبکہ ہمزہ کبھی ساکن اور کبھی متحرک ہوتا ہے جیسے: ماولا اور اَمَرَ

[ب] الف بے ضُغْطة [بغیر جھٹکے] کے پڑھا جاتا ہے جیسا: قَالَ اور ہمزہ باضغطة [جھٹکے کے ساتھ] پڑھا جاتا ہے جیسے: بَأسٌ رَأْسٌ۔

جمع، اسم جمع اور جنس میں فرق:

جمع وہ جو مافوق الاثنین پر بولی جائے، اس کا واحد ہو اور اس کی طرف واحد کی ضمیر نہ لوٹ سکے جیسے: مسلمون واحد مسلم۔

اسم جمع وہ جو مافوق الاثنین پر بولی جائے لیکن اس کے لیے واحد نہ ہو لیکن ضمیر واحد کے لئے مرجع بن سکتا ہو۔ جیسے: قومٌ۔

جنس وہ جو قلیل و کثیر پر بولی جائے اور ضمیر واحد کے لیے مرجع بھی بن سکے۔

جمع سالم اور مکسر میں فرق:

جمع سالم میں واحد کی بناء باقی رہتی ہے جیسے: مُسلمٌ سے مُسلِمُوْنَ اور جمع مکسر میں واحد کی بنا ٹوٹ گئی ہوتی ہے۔ جیسے رَجَلٌ سے رِجَالٌ۔

بحث سہ اقسام:

کلمہ [مفرد] کی تین اقسام ہیں: اسم، فعل، حرف

وجہ حصر:

☆ کلمہ یا ذات پر دلالت کرے گا یا وصف پر یا ربط پر اگر ذات پر دلالت کر رہا ہو تو اسم ہے اور اگر وصف پر دلالت کرتا ہو تو فعل اور اگر ربط پر دلالت کرتا ہو تو حرف ہے۔

☆ کلمہ دو صورتوں سے خالی نہیں ہو گا یا تو معنیٰ مستقلہ پر دلالت کرے گا یا معنیٰ مستقلہ پر دلالت نہیں کرے گا۔ تو دوسری صورت میں حرف ہے اور پہلی صورت میں پھر یہ کلمہ تین زمانوں میں سے یا تو کسی ایک زمانے سے تعلق رکھتا ہو گا یا نہیں تو پہلی صورت فعل اور دوسری صورت اسم کی ہے۔

تقدیم اسم یا فعل:

کلمہ کی تقسیم اور بیان کے دوران نحاۃ اسم کو اور صُرّاف فعل کو مقدم کرتے ہیں۔ کیونکہ ہر علم میں کسی چیز کی عوارضِ ذاتیہ سے بحث کیا جاتا ہے لہذا علم نحو میں کلمہ اور کلام کے عوارض ذاتیہ سے بحث کیا جاتا ہے اور کلمہ اور کلام میں اسم اشرف اور اصل ہے کیونکہ یہ مسند اور مسند الیہ دونوں واقع ہوتا ہے۔

جبکہ علم صرف میں کلمہ کے عوارض ذاتیہ "الابنية مِن حيث الصيغه" ہے اور چونکہ صیغوں میں اصل فعل ہے اس لیے صراف فعل کو مقدم کرتے ہیں۔

وَكُلُّ مُتَكَلِّمٍ يَتَكَلَّمُ بِاِصْطِلَاحِهٖ　　　وَلِلنَّاسِ فِيْمَا يُعْشِقُوْنَ مَذَاهِبُ

علاماتِ اسم و فعل و حرف

علاماتِ اسم

[۱] الف لام کا ہونا جیسے الحمد
[۲] تنوین ہونا جیسے زیدٌ
[۳] شروع میں میم زائدہ ہونا جیسے مضروب
[۴] علم (کسی کا نام ہونا) جیسے عمر، بکر
[۵] آخر میں یائے نسبت ہونا جیسے بَغْدَادِیٌّ
[۶] تائے متحرکہ ہونا جیسے ضاربۃٌ
[۷] الف مقصورہ کا ہونا جیسے ضربیٰ و حبلیٰ
[۸] الف ممدودہ جیسے حمراء، ضُرباء
[۹] اضافت کا ہونا جیسے غلام زید
[۱۰] موصوف ہونا جیسے رجل عالمٌ
[۱۱] مسند الیہ ہونا جیسے زیدٌ قائمٌ
[۱۲] تثنیہ ہونا جیسے رَجُلانِ
[۱۳] جمع ہونا جیسے رجال، مسلمون وغیرہ
[۱۴] لا نفی جنس کا ابتداء میں ہونا جیسے لا رجل قائم
[۱۵] ماولا مشابھتین بلیس کا ابتدا میں داخل ہونا جیسے ما زید قائما
[۱۶] حروف مشبہ بالفعل کا داخل ہونا جیسے اِنَّ زیدًا قائمٌ

شعر: اِنَّ بَاَنَّ کَاَنَّ لَیْتَ لٰکِنَّ لَعَلَّ
نَاصبِ اِسمَند رافع درخبر ضد ماولاَ

[۱۷] ابتداء میں حروف جارہ کا ہونا جیسے: بزیدٍ یا بِرَبِّ النّاسِ

شعر: باوتاوکاف ولام وواو ومُنذ ومُذ خلاَ
رُبَّ حَاشَا مِن عَدَا فِی عَن عَلٰی حَتّٰی اِلٰی

[۱۸] حروف ندا کا داخل ہونا جیسے یا اللہ ھیازیدٌ وغیرہ

حروف ندا پانچ ہیں: یا، ھَیَا، اَیَا، اَی، ھمزہ مفتوحہ

شعر: واو ویاء و ھمزہ۔ وَ اَلاَ اَیَا واَیْ ھَیَا
نَاصب اسم اند ایں ھفت حرف پنج ازا بھر ندا

[۱۹] جمع اقصیٰ کا ہونا جیسے: مصابیحُ، مضاریبُ

[۲۰] مصغر ہونا۔ جیسے: رُجَیلٌ، قُرَیْشٌ۔

یعنی وہ اسم جس میں قلت یا حقارت یا محبت یا عظمت کی خاطر زیادتی کی جائے، قلت کی مثال: ضُوَیْرِبٌ۔ حقارت کی مثال رُجَیْلٌ، محبت کی مثال یابُنَیَّ عظمت کی مثال۔ قریش

شعر: در بارۂ علامات اسم:

لام و تنوین و حرف جر مسند الیہ منسوب داں
پس مصغر و تثنیہ مجموع و مضاف داں
پس تائے متحرکہ موصوف ایں علامت اسم داں
نظم کروم آنچہ دیدم در کتبِ نحویاں

علامات فعل

[۱] مبنی پر فتحہ یعنی اخر میں ہمیشہ فتحہ ہو جیسے: ضَرَبَ

[۲] لفظ قد کا ہونا جیسے: قَدْ اَفْلَحَ ، قَدْ نَصَرَہُ اللّٰہُ

[۳] سوف کا ہونا جیسے سوف تعلمون، سوف یکون

[۴] سین کا ہونا جیسے: سَیَضْرِبُ، سَیَکُونُ

[۵] حروف اَتین کا ہونا جیسے: اَضْرِبُ ،نَضْرِبُ، تَضْرِبُ، یَضْرِبُ

[۶] تائے متحرکہ یعنی ضمیر مرفوع متصل کا آخر میں ہونا۔ جیسے: ضَرَبْتُ، ضَرَبْتَ، ضَرَبْتِ (ضمیر مرفوع متصل)

[۷] تائے ساکنہ جیسے: ضَرَبَتْ

[۸] امر جیسے: اِضْرِبْ

[۹] نہی جیسے: لَایَضْرِبْ

[۱۰] لا نفی کا ہونا جیسے: لَایَضْرِبُ

[۱۱] نون ثقیلہ اور خفیفہ کا ہونا جیسے اِضْرِبَنَّ، اِضْرِبَنْ

[۱۲] الف ضمیری کا آخر میں ہونا جیسے: ضَرَبَا

[۱۳]واو ضمیری جیسے:ضَرَبُوْا [۱۴]نون ضمیری جیسے:ضَرَبْنَ

[۱۵]تُمَا ضمیری جیسے:ضَرَبتُمَا [۱۶]تم ضمیری جیسے:ضَرَبْتُمْ

[۱۷]تُنَّ ضمیری جیسے:ضَرَبْتُنَّ [۱۸]نَا ضمیری جیسے:ضَرَبْنَا

[۱۹]دخول حروف جوازِم یعنی ابتداء میں حروف جوازم کا ہونا جیسے:لَمْ یَضْرِبْ

شعر: اِن وَلَمْ لَمَّا وَلَامِ اَمْر لَائِ نہی نیز
پنج حرف ایں جازِم فعلند ہریک بے دغا

[۲۰] دخول حروف نَوَاصِب جیسے لَن یَّضْرِبَ

شعر: اَنْ و لَن پس کَیْ اِذَنْ این چار حرف معتبر
نَصْبِ مستقبل کنند ایں جملہ دائم اقْتِضَاء

شعر در بارے علامات فعل:

سین و سوف جازمہ قد تائے ساکن امر داں
اتصال تائے فعلتُ نہی این علامت فعل داں

علامات حرف

حرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم اور فعل کی کوئی علامت موجود نہ ہو یعنی یہ تَجَرُّد [خالی ہونا] ہی حروف کی علامت ہے جیسے:الیٰ،مِن

شعر: در حرف ہرگز نباشد اے عزیز از علامات اسم و فعل ھیچ چیز

مشق واجراء

رَوحٌ ورَیْحَانٌ۔ وجنّتُ نعیم۔ کتابُ اللّٰه۔ مِن۔ الا۔

بِرَبِّ النَّاسِ۔ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ قَانِتَانٌ۔ بل۔

لسوف یعطیک۔ اَمَّا۔ محمدٌ۔ هُوْدٌ۔ شعیبٌ۔

تَنْزِیْلٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ امرائۃ سوداء۔ الشهر الحرام۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ۔ یَابُنَیَّ۔ اِشْرَبُوا۔ مسلمون۔ اَتُکَذِّبُ۔

کُلٌ۔ صلیتُ۔ یَرَہُ۔ سَهَّلَ اللّٰهُ الْاَمْرَ۔

اللّٰهُ نَزَّلَ الْکتابَ عَلٰی الرَّسولِ محمدٍ صَلَّی اللّٰه وَسَلَّم، نُورِثَ۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلوکِ الشمسِ۔ قَدیَعلَمُ اللّٰهُ المعوقین منکم۔

مَدَنِیٌّ۔ سَلَامٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ۔ فِی کل ساعۃٍ۔ اقطعن۔

الماء البارد۔ اِن اللّٰهَ علی کُلِّ شیئٍ قَدِیرٌ۔ یَنْزِلُ الْمَطَرُ مِنَ السمآءِ۔

اَلطَّیْرُ یَطِیْرُ فِی الْهَوَاءِ۔ تَوَضَّأْتُ بِالْمَاءِ۔ حَفِظَ التِّلمِیْذُ الدَّرس۔

اِنَّ السَّفِینَۃَ تَجْرِیْ علی المآءِ۔ اَلْعُصْفُورُ یَتَغَرّدُ عَلَی الشَّجَرَۃِ۔

تقسیمات وتفصیلات اسم

تقسیم اول: اسم دو قسم پر ہیں: [۱]اسم ظاہر [۲]اسم ضمیر

اسم ضمیر: لغوی معنی: ضُمُر سے ہے چھپا ہوا اسی سے ضمیر[دل] بھی ہے کیونکہ وہ بھی چھپا ہوا ہوتا ہے یا ضَمور سے بمعنی کمزوری اور خواری کیونکہ اس میں بھی اسم اور فعل کی نسبت حروف کم ہوتے ہیں۔

اصطلاحی معنی: الضمیر قائم مقام الاسم الظاہر والغرض من الاتیان به الاختصار والضمیر المتصل اخصر من الضمیر المنفصل۔[جامع الدروس]

اسم ضمیر: وہ اسم ہے کہ جو اسم ظاہر کا قائم مقام ہو اس کو لانے سے غرض اختصار ہوتا ہے اور ضمیر متصل، منفصل کی بنسبت زیادہ مختصر ہوتی ہے۔

اسم ضمیر کے علاوہ باقی سب اسماء اسم ظاہر ہے۔

اسم ظاہر: وہ اسم جو ظاہر باہر ہو اور ضمیر کے علاوہ ہو جیسے: زید، عمر، احمد وغیرہ

اسم ضمیر: اصطلاح میں، وہ اسم ہے جو غائب یا حاضر یا متکلم پر دلالت کرنے کے لیے بنایا گیا ہو جیسے: انا، نحن، انت، ھو وغیرہ اسی طرح ہر زبان میں ضمیر ہوا کرتا ہے اُردو میں ضمیر کی مثال ہیں، ہم، تم، آپ، وہ وغیرہ، انگلش میں، He,She,The, وغیرہ

اقسام ضمیر:

☆ ضمیر باعتبار ذات تین قسم ہے: [۱]ضمیر متکلم [۲]حاضر [۳]غائب

☆ ضمیر باعتبار اعراب تین قسم ہے: [۱]ضمیر مرفوع [۲]ضمیر منصوب [۳]ضمیر مجرور

☆ ضمیر باعتبار تعلق ما قبل دو قسم پر ہے: [۱]ضمیر منفصل [۲]ضمیر متصل

☆ ضمیر باعتبار اظہار واستتار دو قسم پر ہے: [۱]ضمیر بارز [۲]ضمیر مستتر

ضمیر کی یہ تقسیم عام طور پر ضمیر مرفوع متصل میں ہوتا ہے۔

ضمیر بارز: ماکان له صورة فی اللفظ۔

بارز کا لغوی معنٰی ظاہر ہونے والا اور اصطلاحی معنٰی ضمیر بارز وہ ضمیر ہے جس کا تلفظ کیا جاسکے۔

جو فعل کے لام کلمہ سے اِس طرح متصل [ملی ہوئی] ہو جس کے بغیر فعل تام نہ ہوتا ہو جیسے: ضَرَبُوْا اور وہ تمام حروف جو ضَرَبَ کے آخر میں آتے ہیں سوائے تائے تانیث کے وہ سب بارز ہیں۔

ضمیر مستتر: ما لم یکن له صورة فی الکلام بل کان مقدرا فی الذهن وجوبا۔

مستتر کا لغوی معنی چھپی ہوئی اور اصطلاحی معنٰی ضمیر مستتر وہ ضمیر ہے جو ظاہر نہ پڑھی جائے بلکہ اپنی طرف سے اُس کی تعبیر کی جائے جیسے: ضَرَبَ اور ضَرَبَتْ کہ اس میں ضمیر ہے لیکن ظاہر نہیں بلکہ مستتر ہے ھو ، ھی۔

پھر یہ مستتر دو قسم پر ہے: [۱] واجب الاستتار [۲] جائز الاستتار

ومعنی استتار الضمیر وجوبا انه لا یصح اقامة الاسم الظاهر مقامه فلا یرفع الا الضمیر المستتر ومعنی استتاره جوازا انه یجوز ان یجعل مکانه الاسم الظاهر فهو یرفع الضمیر المستتر تارة والاسم الظاهر اخرىٰ۔

[جامع الدروس: ۹۴،۹۲/۱]

واجب الاستتار:

وہ ضمیر جو ہمیشہ چھپی ہوئی ہو اور اُس کا فاعل کبھی بھی ظاہر نہیں آتی ہو جیسے: مضارع کے تین صیغوں تَضْرِبُ [واحد مذکر مخاطب] میں اَنْتَ، اَضْرِبُ [واحد متکلم] میں اَنَا اور نَضْرِبُ [جمع متکلم] میں نحن ضمائر چھپی ہوئی ہیں اسی طرح مضارع کے دیگر گردانوں یعنی معلوم مجہول، لَمْ، لَن، امر و نہی کے تمام گردانو میں یہی تین صیغوں میں ضمیر واجب الاستتار ہے

البتہ ماضی کے صیغوں میں یہ ضمائر نہیں ہیں۔
یعنی ماضی کے علاوہ فعل کے تین صیغوں میں ضمیر واجب الاستتار ہے صیغہ واحد مذکر حاضر اور دو متکلم کے صیغے۔ البتہ صیغہ واحد مونث حاضر [علاوہ ماضی کے] میں اختلاف ہے عند البعض اسمیں یاء ضمیر بارز ہے اور عند البعض اسمیں بھی ضمیر واجب الاستتار ہے۔ فعل التعجب بروزن ما افعل میں بھی ضمیر واجب الاستتار ہوگا اگرچہ یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔
اسی طرح وہ افعال جو استثناء کے لئے آتے ہیں اسمیں بھی واجب الاستتار ضمیر ہوگی وہ افعال یہ ہے خلا۔ عدا۔ حاشا۔ لیس۔ لایکون [انظر جامع الدروس: ۹۳/۱]

جائز الاستتار:

وہ ضمیر جو ہمیشہ چھپی ہوئی نہیں ہوتی کبھی ظاہر بھی ہوتی ہے یعنی کبھی فاعل اسم ظاہر ہوا کرتی ہے اور اگر فاعل اسم ظاہر نہ ہو تو پھر ضمیر ماننا پڑے گا۔ جیسے: فعل خواہ ماضی ہو یا مضارع، لَمْ ہو کہ لن والا کے غائب اور غائبہ کے صیغوں میں مثلاً ضَرَبَ ،يَضْرِبُ، لَمْ يَضرِبُ، ضَرَبَتْ ،تَضْرِبُ وغیرہ یعنی فعل کے دو صیغوں [واحد مذکر، واحدہ مونث غائب] جائز الاستتار ضمیر ہوگی۔

فائدہ: تَضْرِبُ چونکہ مخاطب مذکر اور غائبہ مونث میں مشترک ہے تو اس میں فرق یہ ہے کہ جب یہ صیغہ مخاطب مذکر کے لیے ہو تو ضمیر اس میں مستتر ہوگا استتار وجوبی کے ساتھ اور اگر واحد مونثہ غائبہ ہو تو پھر ضمیر مستتر ہوگا استتار جوازی کے ساتھ اسی طرح ضمیر جائز الاستتار اسماءِ صفات [اسم فاعل، مفعول، صفت مشبہ، تفضیل] کے تمام گردانوں میں مطلقاً یعنی خواہ صیغہ مفرد ہو یا تثنیہ و جمع خواہ مذکر ہو یا موئنث خواہ متکلم ہو یا مخاطب یا غائب ہر صیغہ میں ضمیر مستتر ہوتا ہے استتار جوازی کے ساتھ۔

فائدہ: اسم صفت سے پہلے اگر ضمیر ہو تو اسی طرح ضمیر اس میں مستتر بھی ہوگا جیسے: نحن اَقْرَبُ تو اس اَقْرَبُ میں نحن ضمیر مستتر بھی ہے۔ اَنتَ ضَارِبٌ تو ضَارِبٌ میں

انت مستتر ہے اور اگر اس سے پہلے اسم ظاہر ہو یا ضمیر غائب تو پھر اس میں ضمیر غائب اسم ظاہر کے مطابق ہو گا جیسے: زَیدٌ ضَارِبٌ میں ھو اور ھند ضَارِبَۃٌ میں ھی ہے وغیرہ۔

ضمیر متصل: وہ ضمیر جو فعل یا کسی عامل کے ساتھ متصل [ملی ہوئی] ہو یعنی جس پر جداگانہ تلفظ نہ ہو سکے۔

ضمیر منفصل: وہ ضمیر جو فعل یا کسی عامل کے ساتھ متصل [ملی ہوئی] نہ ہو بلکہ الگ اور جدا ہو یعنی جس پر جداگانہ تلفظ ہو سکے۔

ضمیر مرفوع: فاعل کی ضمیر یعنی جو فاعل کی جگہ آتی ہو اور فاعل کا مفہوم ادا کرتا ہو اور کلام میں کبھی فاعل [جب متصل ہو] واقع ہو کبھی مبتداء اور کبھی خبر [جب منفصل ہو]۔

ضمیر منصوب: مفعول کی ضمیر یعنی جو مفعول کی جگہ آتی ہو اور مفعول کا مفہوم ادا کرتا ہو۔

فائدہ: ضمیر مرفوع فاعل کے علاوہ دیگر مرفوعات اور ضمیر منصوب مفعول کے علاوہ دیگر منصوبات کے لیے بھی آتی ہے۔

ضمیر مجرور: وہ ضمیر جو حروفِ جارہ یا اسماء مضاف کے بعد آئے۔

ضمیر مرفوع متصل: یعنی فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے متصل ہو جیسے۔

ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوْا ضَرَبَتْ ضَرَبَتَا

ضَرَبْنَ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُمْ ضَرَبْتِ

ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُنَّ ضَرَبْتُ ضَرَبْنَا

ضمیر مرفوع منفصل: فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے جدا مستقل لفظ کی صورت میں ہو۔ جیسے:

هُوَ۔ هُمَا۔ هُمْ۔ هُمَا۔ هِيَ۔ هُنَّ۔ اَنْتَ۔

اَنْتُمَا۔ اَنْتُمْ۔ اَنْتِ۔ اَنْتُمَا۔ اَنْتُنَّ۔ اَنَا۔ نَحْنُ

ضمیر منصوب متصل: مفعول کی وہ ضمیر جو فعل یا کسی بھی نصب دینے والے عامل کے ساتھ ملی ہوئی ہو فعل کی مثال جیسے۔

ضَرَبَہٗ۔ ضَرَبَہُمَا۔ ضَرَبَہُمْ۔ ضَرَبَہَا۔ ضَرَبَہُمَا
ضَرَبَہُنَّ۔ ضَرَبَکَ۔ ضَرَبَکُمَا۔ ضَرَبَکُمْ۔ ضَرَبَکِ
ضَرَبَکُمَا۔ ضَرَبَکُنَّ۔ ضَرَبَنِیْ۔ ضَرَبَنَا۔

حروف مشبہ بالفعل کی مثال حروف مشبہ کل چھ ہیں:

اِنَّ اَنَّ کَاَنَّ لَیتَ لٰکِنَّ لَعَلَّ اِنَّہٗ اِنَّہُمَا اِنَّہُمْ
اِنَّہَا اِنَّہُمَا اِنَّہُنَّ اِنَّکِ اِنَّکُمَا اِنَّکُمْ اِنَّکَ اِنَّکُمَا اِنَّکُنَّ
اِنَّنِیْ اِنَّنَا۔

اسی طرح اَنَّہ اَنَّہُمَا اَنَّہُمْ۔۔۔ الخ لٰکِنَّہٗ لٰکِنَّہُمَا لٰکِنَّہُمْ۔۔۔ الخ اور لَعَلَّہٗ لَعَلَّہُمَا لَعَلَّہُمْ۔۔۔ الخ

فائدہ:

کبھی مرجع سے پہلے ضمیر غائب بغیر مرجع کے واقع ہوتی ہے پس اگر وہ ضمیر مذکر ہو تو اس کو ضمیر شان کہتے ہیں اور اگر ضمیر مؤنث ہو تو اِس کو ضمیر قصہ کہتے ہیں اور ضمیر کے بعد کا جملہ اس کی تفسیر کرتا ہے۔ جیسے: اِنَّہٗ زَیدٌ قَائِمٌ تحقیق شان یہ ہے کہ زید کھڑا ہے اور اِنَّہَا زَیْنَبٌ قَائِمَۃٌ تحقیق قصہ یہ ہے کہ زینب کھڑی ہے۔

اسماءِ افعال کی مثال: رُوَیْدَ۔ بَلْہَ۔ حَیَّہَلْ۔ ہَلُمَّ وغیرہ

رُوَیْدَہٗ رُوَیْدَہُمَا رُوَیْدَہُم رُوَیْدَہَا رُوَیْدَہُمَا
رُوَیْدَہُنَّ رُوَیْدَک رُوَیْدَکُمَا رُوَیْدَکُمْ رُوَیْدَکِ
رُوَیْدَکُمَا رُوَیْدَکُنَّ رُوَیْدَنِیْ رُوَیْدَنَا

فائدہ:

[۱] ضمیر منصوب متصل ہر گردان کے ہر صیغے سے متصل ہو سکتی ہے خواہ وہ گردان امر کی ہو یا نہی کی، لم کی ہو یا لن کی۔

[۲] کبھی کبھی ایک صیغہ کے ساتھ دو ضمائر منصوب متصل ہوتے ہیں جیسے: اَنُلْزِمُكُمُوْهَا

[۳] ضمیر منصوب متصل واحد متکلم جیسے: ضَرَبَنِیْ قَتَلَنِیْ وغیرہ میں کبھی کبھی تخفیف کی وجہ سے یاء ضمیر متکلم حذف ہو جاتی ہے اور نون مکسور رہ جاتی ہے تو اس نون کو نون وقایہ کہتے ہیں جیسے: ضَرَبَنِ اور قَتَلَنِ وغیرہ تو اس سے انسان پر اشتباہ آجاتی ہے۔ قرآن پاک میں اس طرح بہت زیادہ ہوتا ہے کبھی امر کبھی نہی کبھی جمع اور کبھی مفرد صیغوں میں۔ اس کی نشانی یہ ہے یہ نون مکسور ہوتا ہے جبکہ نون جمع کبھی بھی مکسور نہیں آتی جیسے: فَارھبونِ، لَاتَکفرونِ، یَھْدِیْنِ، اَکْرَمَنِ، اَھَانَنِ وغیرہ۔

ضمیر منصوب منفصل:

مفعول کی وہ ضمیر جو کسی فعل یا عاملِ ناصبہ کے ساتھ ملی ہوئی نہ ہو بلکہ جدا ہو کر آتی ہو اور اس کے شروع میں ایَّا کا لفظ بڑھایا جاتا ہے۔

اِیَّاہُ	اِیَّاھُمَا	اِیَّاھُمْ	اِیَّاھَا	اِیَّاھُمَا
اِیَّاھُنَّ	اِیَّاکَ	اِیَّاکُمَا	اِیَّاکُمْ	اِیَّاکِ
اِیَّاکُمَا	اِیَّاکُنَّ	اِیَّایَ	اِیَّانَا۔	

ضمیر مجرور متصل:

وہ ضمیر جو حروفِ جارہ یا اسمائے مضاف کے بعد آئے ہوں اور ترکیب میں مضاف الیہ واقع ہو۔ اس کی پھر دو صورتیں ہیں۔

ضمیر مجرور بحرفِ جر: حروف جارہ، لام، فی، مِن، الیٰ، وغیرہ

لَهٗ لَهُمَا لَهُمْ لَهَا لَهُمَا لَهُنَّ لَکَ

لَکُمَا لکم لکِ لَکُمَا لَکُنَّ لِیْ لَنَا

ضمیر مجرور باضافت:

کِتَابُهٗ کِتَابُهُمَا کِتَابُهُمْ کِتَابُهَا کِتَابُهُمَا

کِتَابُهُنَّ کِتَابُکَ کِتَابُکُمَا کِتَابُکُمْ کِتَابُکِ

کِتَابُکُمَا کِتَابُکُنَّ کِتَابِیْ کِتَابُنَا

فائدہ:

[۱] یہ ضمیر حروف جارہ میں سے باء، لام، رُبّ، مِن، علی، حتی، فی، الی، عن کے ساتھ آتی ہے جیسے: له، به، رُبّه، منه، علیه، حتاہ، فیه، الیه، عنه، الخ اسی طرح اسم جامد اور اسم مشتق سے بھی پیوست ہوتی ہے جیسے: غُلَامُهٗ، ضَارِبُهٗ

[۲] غُلَامِیْ ضمیر مجرور متصل واحد متکلم میں کبھی کبھی یاء حذف ہو کر حرف پر کسرہ رہ جاتا ہے جیسے: فَکَیْفَ کَانَ نَکِیْرِ۔ جو اصل میں نکیری تھا۔

[۳] مجرور ضمائر میں منفصل نہیں آتے کیونکہ اگر منفصل بنانے کے لیے حرف جر اور اضافت ہٹایا جائے تو پھر ضمیر منفصل تو ہو جائے گا لیکن مجرور نہیں ہو گا جیسے: له سے هٗ

[۴] ان ضمائر کو یاد کرنے یا بتانے کا طریقہ یہ ہے کہ گردان کے دوران ہر ضمیر کو معلوم کرنا ہو گا کہ یہ ضمیر مرفوع ہے یا منصوب یا مجرور پھر متصل ہے یا منفصل پھر غائب ہے یا حاضر یا متکلم۔ اسی طرح مرفوع متصل میں ضمیر بارز ہے یا مستتر اور مستتر میں استتار وجوبی ہے یا جوازی جیسے: ضرب میں ضمیر واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر بہ استتار جوازی... الخ

مشق

ضمیر معلوم کریں:

اَیَّاکَ نَعْبُدُ، اِھْدِنَا الصراط المستقیم،

لَا رَیْبَ فِیْہِ، ءَاَنْذَرتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ،

خَتَمَ اللّٰہ عَلٰی قُلُوبِھِمْ، ولھُمْ عَذَابٌ عَظِیم،

واللّٰہ علیمٌ بما انتم تعملون، ذَھَبَ اللّٰہ بنورھِم،

نَسْتَعِیْنُکَ، وَتَعْقِلُوْنَ، کَاَنَّہٗ، اِنَّہٗ علی کل شی قدیرٌ،

وَعَلَّم ادمَ الاسماء کُلَّھَا اِنَّھَا، بَقَرۃٌ، نَبِیُّنَا، رَسُولُہٗ،

عِبَادَنَا، رَبُّکَ، رَبِّی، مَا اَنَا بِمُصْرِخِکُمْ وَمَا اَنْتُمْ بِمُصرِخِیَّ،

لا الہ الا انت، انا اخْتَرتُکَ، یخادعُونَ اللّٰہَ،

سبحن الذین اسرٰی بعبدہ، لتُؤمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ،

لَا تَقْتُلُوہُ عسٰی اَن یَّنْفَعَنَا، اللّٰہ یستھزیُ بِھِمْ تَرَکَھُم،

کَیْ نُسَبِّحُکَ کَثِیرًا، خَلَقَکُمْ والذین مِن قبلکم،

خُذُوہُ، وَجَعَلْنَا نومَکُم سُبَاتًا، فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُھُمْ، فَارْھَبُونِ،

فَاتَّقُونِ اِقْرَاْ کِتَابَکَ، فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ، قل ھو اللہ احدٌ،

ھُمْ مَلَائکۃُ الرَّحْمٰنِ، سَاَلْتُکَ عَنْ شَیْئٍ،

اللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ کَیْفَ یَشَاءُ، وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ۔

تقسیم دوم اسم:

پھر اسم ظاہر دو قسم پر ہے:

اسم متمکن وغیر متمکن یا [۱]معرب [۲]مبنی

معرب:

معرب کا لفظی معنیٰ ہے ظاہر کرنا اس پر بھی چونکہ اعراب ظاہر ہوتے ہیں اس لیے اس کو معرب کہتے ہیں۔

اصطلاح میں هُوَاِسْمٌ رُكِّبَ مَعَ عَامِلِهٖ وَلَا يُشْبِهُ مَبْنِيَّ الْاَصْلِ

یعنی معرب وہ اسم ہے کہ جو اپنے عامل کے ساتھ مرکب ہو یعنی ترکیب میں واقع ہو اور مبنی الاصل سے مشابہ نہ ہو۔

حکم: معرب کا یہ ہے کہ عامل کے بدلنے سے اس کا آخر بدلتا رہتا ہے۔

اَنْ يَّخْتَلِفَ آخِرُهٗ بِاِخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ جیسے:

قام زيدٌ جاء زيدٌ، رأيتُ زيدًا، مررتُ بزيدٍ۔

معرب اشیاء:

اِسم متمکن [وہ اسم جو اعراب کو جگہ دیتا ہے] بشرطیکہ ترکیب میں واقع ہو اور فعل مضارع جب کہ نون تاکید اور نون جمع مونث سے خالی ہو۔

فائدہ: عام طور پر کہا جاتا ہے کہ عامل کی وجہ سے معرب کا آخر بدلتا رہتا ہے لیکن تحقیق یہ ہے کہ معرب پر عامل داخل ہو کر معرب میں ایک معنیٰ [فاعلیت، مفعولیت، مجروریت] پیدا کرتا ہے پھر وہ معنیٰ اعراب کا تقاضا کرتا ہے پھر وہ اعراب داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے معرب کا آخر تبدیل ہوتا ہے جیسے جَآءَ زَيْدٌ۔ لہٰذا اعراب سبب قریب ہوا، معنیٰ مقتضی سبب بعید اور عامل سبب اَبعَد ہوا۔

اقسام اسم معرب:

پھر معرب دو قسم پر ہے۔ [۱] منصرف [۲] غیر منصرف

منصرف:

وہ اسم معرب ہے جس پر تینوں حرکتیں [رفع، نصب، جر] مع تنوین آتے ہوں جیسے: جاء زیدٌ۔۔۔الخ

غیر منصرف: وہ اسم معرب ہے جس پر کسرہ اور تنوین نہیں آتا۔ جیسے:

جاء احمدُ۔ رأیت احمد، مررت بأحمدَ

مبنی:

مبنی بناء سے ہے جس کا لفظی معنٰی ہے مضبوط چونکہ مبنی کا آخر ایسا مضبوط و محکم ہوتا ہے کہ عامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا رہتا اس لیے اس کو مبنی کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف:

مبنی وہ اسم ہے جو مرکب ہی نہ ہو یا مرکب ہو لیکن مبنی الاصل کے ساتھ مشابہ ہو یا مَاکَانَ حرکاته وسکناته مِن غیر عامل۔

حکم: مبنی کا یہ ہے کہ عامل بدلنے سے آخر نہ بدلے۔ ان لایختلف آخرہ باختلاف العوامل جیسے: جاء ھؤلاءِ۔ رأیتُ ھؤلاءِ۔ مررت بھولاءِ

مبنی اشیاء: مبنی چھ چیزیں ہیں:

[۱] تمام حروف [۲] فعل ماضی معلوم و مجہول [۳] فعل امر حاضر معلوم

[۴] فعل مضارع جس کے ساتھ نون تاکید ثقیلہ یا نون خفیفہ یا نون جمع موئنث ہو۔

[۵] اسم غیر متمکن [جو اعراب کو جگہ نہیں دیتا]

[۶] اسم متمکن جب تنہا ہو یعنی ترکیب میں واقع نہ ہو۔ [یعنی اسماء میں سے دو قسم اسماء مبنی ہے]

اقسام مبنی:

مبنی کی دو قسمیں ہیں: [۱]مبنی الاصل [۲]مبنی غیر اصل(مشابہ بہ مبنی الاصل)

مبنی الاصل: حروف، فعل ماضی اور امر حاضر مبنی الاصل ہیں۔یہ بناء میں اصل اس لیے ہیں کہ یہ معانی معتورہ کو قبول نہیں کرتے۔

مبنی غیر اصل: جس کی مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت ہو یعنی اسم غیر متمکن جیسے ھولاء یا جو مرکب [ترکیب میں واقع] نہ ہو جیسے زید، عمر یا مرکب ہو لیکن اپنے عامل کے ساتھ مرکب نہ ہو جیسے غلام زید اوپر چھ اشیاء میں سے پہلے تین کے علاوہ باقی مبنی غیر اصل ہیں۔

اسم غیر متمکن

اسم غیر متمکن کی اقسام کل آٹھ ہیں:

[۱]مضمرات [ضمائر] جیسے انا، ضربتُ وغیرہ [۲]اسماء اشارات ھذا وغیرہ

[۳]اسماء موصولات جیسے الذی الذین [۴]اسماء افعال جیسے: روید۔ھیہات وغیرہ

[۵]اسمائے اصوات جیسے: اُحُ اُحُ غاق وغیرہ [۶]اسماء ظروف اذ، اذا، متٰی وغیرہ

[۷]کنایات جیسے کم و کذا، کیت وذیت [۸]مرکب بنائی جیسے: احد عشر

شعر: مبنی آن باشد کہ ماند بر قرار معرب آن باشد کہ گردد بار بار

تقسیم سوم:

اسم معرب پھر تین قسم پر ہیں: [۱]اسم جامد [۲]اسم مصدر [۳]اسم مشتق

وجہ حصر: یہ اسم یا دلالت کرے گا صرف ذات پر یا صرف وصف پر یا دونوں پر، پہلا جامد دوسرا مصدر تیسرا مشتق ہے۔

اسم جامد: جامد جَمُدٌ سے مشتق بمعنی جم جانا، خشک ہونا

جامد کو جامد اس لیے کہتے ہیں کہ نہ اس سے کوئی چیز بن سکتا ہے [مصدر بھی نہیں

ہے]اور نہ یہ کسی سے بنا ہے[مشتق بھی نہیں]یا نہ ماخذ ہو اور نہ ماخوذ اور صرف ذات پر دلالت کرے جیسے: رجلٌ، زیدٌ، جَعْفَرٌ

فائدہ: جعفر کے مختلف معانی:

[۱]آدمی کا نام [۲]نہر [۳]بہت دودھ دینے والی اونٹی

[۴]خربوزہ [۵]گدھا

شعر: جعفر آمد بمعنی اندر چار چوئے خربوزنام مرد حمار

مقولہ: **رایتُ جعفرًا فی جعفر علی جعفر یأکل جعفراً**

دیدم مرد جعفر را بر خر در نہر کہ بخورد خربوزہ را

اسم جامد متمکن کی حروف اصلی کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں:

ثلاثی، رباعی اور، خماسی پھر ان میں سے ہر ایک کے مزید دو دو اقسام ہیں مجرد اور مزید، اس اعتبار سے کل چھ قسمیں ہیں:

[۱]ثلاثی مجرد [۲]ثلاثی مزید فیہ [۳]رباعی مجرد

[۴]رباعی مزید فیہ [۵]خماسی مجرد [۶]خماسی مزید فیہ

پھر ان میں ہر ایک قسم کے کچھ نہ کچھ اوزان ہیں۔

اسم جامد ثلاثی مجرد کے اوزان دس ہیں۔

وزن	مثال	وزن	مثال
فَعَلٌ	فَرَسٌ[گھوڑا]	فِعَلٌ	عِنَبٌ[انگور]
فَعُلٌ	عَضُدٌ[بازو]	فِعْلٌ	حِبْرٌ [سیاہی یا بڑا عالم]
فَعِلٌ	كَتِفٌ[کندھا]	فُعُلٌ	عُنُقٌ[گردن]
فَعْلٌ	فَلْسٌ[پیسہ]	فُعَلٌ	صُرَدٌ[ایک پرندہ]
فِعِلٌ	اِبِلٌ[اونٹ]	فُعْلٌ	قُفْلٌ[تالا]

فائدہ: اسم جامد ثلاثی مجرد کے اوزان میں عقلی احتمالات بارہ ہیں لیکن فِعُلٌ اور فُعِلٌ دو وزن ثقل کی وجہ استعمال نہیں ہوتے۔

اور اسم جامد ثلاثی مزید کے اوزان کثیر اور غیر محصور ہیں۔

اسم جامد رباعی مجرد کے اوزان پانچ ہیں:

فَعْلَلٌ جَعْفَرٌ فُعْلُلٌ بُرْثُنٌ [درند کا پنجہ]

فِعْلَلٌ دِرْهَمٌ فِعْلِلٌ زِبْرِجٌ [سونے کا چمک یا زینت یا پتلا سرخ بادل]

فِعَلٌّ قِمَطْرٌ [موٹا اونٹ یا موٹا پست قد آدمی]

اور اسم جامد رباعی مزید کے اوزان بھی غیر محصور اور غیر متعین ہیں۔

اسم جامد خماسی مجرد کے اوزان چار ہیں:

فَعَلَّلٌ سَفَرْجَلٌ [بہی، ایک قسم میوہ]

فُعَلِّلٌ قُذَعْمِلٌ [موٹا اونٹ]

فَعْلَلِلٌ جَحْمَرِشٌ [بوڑھی عورت یا بد صورت موٹا خرگوش]

فِعْلَلٌّ قِرْطَعْبٌ [معمولی چیز]

اسم جامد خماسی مزید کے اوزان پانچ مستعمل ہیں۔

فَعَلَّلُوْلٌ عَضْرَفُوْطٌ [چھپکلی]

فُعَلِّيْلٌ خُزَعْبِيْلٌ [فضول او لغو چیز]

فِعْلَلُّوْلٌ قِرْطَبُّوْسٌ [موٹی اونٹنی یا مصیبت]

فَعَلَّلٰى قَبَعْثَرٰى [موٹا اونٹ]

فَعْلَلِيْلٌ خَنْدَرِيْسٌ [پرانی شراب یا پرانا گندم]

شعر خندریس بردو معنی آمدہ اے کامیاب
گندمی کہنہ بداں دیگر بداں کہنہ شراب
جحمرش راچند معنی گفتہ انداے جانِ ما
مادہ بد خوئی پیر ان اے دلربا

اسم مصدر:

مصدر لغت میں جائے صدور یعنی نکلنے کی جگہ چونکہ اس سے مشتقات نکلتے ہیں اس لیے اس کو مصدر کہتے ہیں۔

اصطلاح: میں مصدر وہ اسم ہے جو صرف وصف پر دلالت کرے اور اس سے تمام مشتقات نکلتے ہیں۔اس کے فارسی معنٰی کے آخر میں لفظ "دَنْ یاتَنْ "ہو اور اُردو کے معنٰی کے آخر میں لفظ "نا" ہو جیسے اَلضَّرْبُ زَدَن[مارنا]، اَلْقَتْلُ کُشتَن [قتل کرنا]

شعر: مصدر اسمے است درجہان روشن آخر فارسیش دَن یاتَن

فائدہ:

اسم مشتق ہمیشہ متمکن ہوگا اس لئے کہ اسماء مشتقہ معرب ہیں اور اسم جامد متمکن بھی ہوتا ہے اور غیر متمکن بھی۔البتہ اسم جامد غیر متمکن سے صرفی حضرات بحث نہیں کرتے اسلئے اسکا ذکر بھی زیادہ نہیں۔اسم جامد غیر متمکن کبھی ایک حرفی ہوتا ہے جیسے تائِ ضمیری۔ کبھی دو حرفی ہوتا ہے جیسے ھو ، مَنْ۔ کبھی تین حرفی جیسے کیف، اذا۔ کبھی اس سے زیادہ حروف پر مشتمل ہوتا ہے جیسے مھما،ایان چونکہ اسم جامد متمکن ہی صراف کا موضوع بحث ہے اس لئے آنے والا تقسیم[مجرد و مزید وغیرہ] بھی اسی سے متعلق ہے۔ [انظر جامع الدروس العربیۃ:۲/۵]

وصف سے مراد:

معنٰی مصدری ہے جیسے "مارنا" یہ وصف ہے جس کو حدَث بھی کہتے ہیں۔

فائدہ: مصدر اور اسم مصدر میں فرق:

مصدر اس اسم کو کہتے ہیں جو حدث پر دلالت کرے اور اپنے فعل کے تمام حروف پر مشتمل ہو چاہے وہ حروف لفظاً ہوں جیسے ضَرَبَ ضَرْبًا۔ یا تقدیراً ہوں جیسے وَعَدَ عِدَۃً یہاں واو حذف ہو کر اسکے عوض تاء آئی ہے۔

اور اسم مصدر اس اسم کو کہتے ہیں جو حدث پر دلالت کرے لیکن اپنے فعل کے تمام حروف پر مشتمل نہ ہو جیسے توضا وضوء میں [تَوَضَأَ باب تفعل ہے تو اسکا مصدر تَوَضُّأً آئے گا۔ وضوء اسم مصدر ہے مصدر نہیں اسلئے کہ اپنے فعل کے تمام حروف پر مشتمل نہیں جیسا کہ وضوء میں تاء اور ایک ضاد کم ہے۔[انظر للتفصيل جامع الدروس ص۱۳۴،۱۳۳/ ۱]۔

خلاصہ یہ کہ اسم مصدر ایک معنی ہے جو حدث کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

مشتقات از مصدر:

مصدر سے بارہ[۱۲] چیزیں مشتق ہوتی ہیں۔ چھ فعل اور چھ اسم جن کو صرّاف دوازدہ اقسام کہتے ہیں:

[۱] فعل ماضی (گزرا ہوا زمانہ) ضَرَبَ

[۲] فعل مضارع (موجودہ اور آئندہ زمانہ) یَضْرِبُ

[۳] فعل امر (کسی کام کے کرنے کا حکم) اِضْرِبْ

[۴] فعل نہی (کسی کام سے روکنا) لَا تَضْرِبْ

[۵] فعل جحد (انکار ماضی) جیسے لَمْ یَضْرِبْ

[۶] فعل نفی (انکار مضارع) جیسے: لَا یَضْرِبُ

اِن چھ قسم افعال کا تفصیلی بیان فعل کے بحث میں آئے گا۔

[۷] اسم فاعل (کام کرنے والا): وہ اسم مشتق جس پر فعل کا قیام ہو۔ جیسے: ضاربٌ، قائم، قاعد، ناصرٌ، ضاربةٌ، قاعدةٌ، ناصرةٌ

بنانے کا قاعدہ:

ماضی ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کا واحد مذکر ہر باب سے فَاعِلٌ کے وزن پر آئے گا۔باقی صیغوں میں ان کی صرف علامت [یعنی تثنیہ جمع وغیرہ کی علامات] لگادی جائے گی۔ جیسے:نَاصِرٌ از نَصَرَ ،ضَارِبٌ از ضَرَبَ

اور اگر ماضی سہ حرفی نہ ہو بلکہ تین حروف سے زائد ہوں تو پھر اسم فاعل اس باب کے مضارع معروف سے بنایا جائے گا اس طریقے سے کہ علامتِ مضارع کو دور کرکے اس کی جگہ میم مضموم لگاؤ اور آخر سے پہلے والے حرف [ماقبل آخر] پر اگر زیر نہ ہو تو زیر دیدیں اور لام کلمہ [آخری حرف] کو تنوین دیدیں، جیسے: یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ۔یَجْتَنِبُ سے مُجْتَنِبٌ۔ یُقَاتِلُ سے مُقَاتِلٌ ۔یَسْتَنْصِرُ سے مُسْتَنْصِرٌ وغیرہ

فائدہ:

اسم فاعل میں غائب، حاضر، متکلم کی گردان میں کوئی فرق نہیں، ان میں فرق ضمیروں سے ہوتا ہے۔ جیسے:

هو ضاربٌ　　انت ضاربٌ　　انا ضاربٌ　　هی ضاربةٌ۔

هما ضاربان وضارِبَتَان　　هم ضاربون　　هُنّ ضارِبَاتٌ

فائدہ: فاعل اور اسم فاعل میں فرق:

☆ اسمِ فاعل ہمیشہ مشتق ہوتا ہے جیسے:ضارب اور فاعل جامد ہوتا ہے جیسے ضرب زیدٌ

☆ اسمِ فاعل ذات مبہم پر اور فاعل ذات معینہ پر دلالت کرتا ہے۔

☆ اسمِ فاعل ہمیشہ وصف جبکہ فاعل ہمیشہ ذات ہوتا ہے۔اس طرح مفعول اور اسم مفعول میں بھی یہی فرق ہے۔

مشق

مندرجہ ذیل سے اسم فاعل بنائیں:

ضرب اخر سمع منع اجتنب
تَقَبَّلَ تَقَدَّم اِسْتَنْصَرَ اِسْتَنْفَر وغیرہ

[۸] اسم مفعول: (جس پر کام کیا گیا ہو):

وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے: مَضْرُوْبٌ ۔ مَنْصُورٌ وغیرہ

بنانے کا قاعدہ:

ماضی سہ حرفی سے اسم مفعول واحد مذکر ہر باب سے مفعول کے وزن پر آئیگا اور اگر ماضی سہ حرفی نہ ہو تو پھر اسم مفعول اس باب کے مضارع مجہول سے اس طریقے سے بنایا جائے گا کہ علامتِ مضارع کو گرا کر اس کی جگہ میم مضموم لگا کر ما قبل آخر کو اگر مفتوح نہ ہو مفتوح بنائے اور اخر میں تنوین بڑھادیں۔ جیسے: یُکْرَمُ سے مُکْرَمٌ ۔ یَجْتَنِبُ سے مُجْتَنَبٌ ۔ یُسْتَنْصَرُ سے مُسْتَنْصَرٌ

فائدہ: اسم مفعول میں بھی غائب حاضر اور متکلم کا فرق ضمیر ہی سے ہوتا ہے۔ جیسے:
هو مَضْرُوْبٌ ، انت منصورٌ ، انا منصورٌ وغیرہ

مشق

مندرجہ ذیل افعال سے اسم مفعول بنائیں:

یُنْصَرُ۔ یُظْلَمُ۔ یُحْفَظُ۔ یُکْتَبُ۔
یُجْتَنَبُ۔ یُتَقَابَلُ وغیرہ

[۹] اسم ظرف: کسی کام کی جگہ یا وقت کا نام وہ اسم مشتق جو کسی کام کی جگہ یا وقت کو بتائے۔

بنانے کا قاعدہ:

ماضی سہ حرفی ہو تو اسم ظرف فعل مضارع سے اس طرح بنایا جاتا ہے کہ علامت مضارع کو دور کر کے اسکی جگہ میم مفتوح لگا دیا جائے اور عین کلمہ اگر مضموم ہو تو اسکو زبر دیدیا جائے اور اگر مفتوح یا مکسور ہو تو اس کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے جبکہ آخر میں تنوین لگائیں جیسے: یَنْصُرُ سے مَنْصَرٌ۔ یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ۔ یَسْمَعُ سے مَسْمَعٌ اور اگر ماضی سہ حرفی نہ ہو تو پھر اس باب کا اسم ظرف اس باب کے اسم مفعول کے وزن پر آئے گا۔ جیسے: یَجْتَنِبُ سے اسم مفعول اور اسم ظرف دونوں مُجْتَنَبٌ آئے گا۔

فائدہ: ناقص خواہ کسی بھی باب سے ہو اس کا اسم ظرف ہمیشہ مفتوح العین اور مثال خواہ کسی بھی باب سے ہو اس کا اسم ظرف ہمیشہ مکسور العین ہو گا۔

مشق

مندرجہ ذیل افعال سے اسم ظرف بنائیں:

ضَرَبَ۔ کَتَبَ۔ عَلِمَ۔ سَمِعَ۔ قَتَلَ۔

اِجتَنَبَ۔ یُقَبِّلُ۔ رَمٰی۔ وَعَدَ

[۱۰] اسم آلہ (اوزار): وہ اسم مشتق جو کام کرنے کی چیز کا نام ہو۔

بنانے کا قاعدہ:

ماضی سہ حرفی سے اسم آلہ فعل مضارع سے اس طرح بنایا جاتا ہے کہ علامت مضارع کی جگہ میم مکسور لگایا جائے اور عین کلمہ پر اگر زبر نہ ہو تو زبر دے دیں اور آخر میں تنوین کا اضافہ کیا جائے۔ جیسے: یَضْرِبُ سے مِضْرَبٌ۔ یَسْمَعُ سے مِسْمَعٌ۔ وغیرہ

جبکہ غیر سہ حرفی سے اسم آلہ نہ آئے گا۔ اگر آلہ کے معنٰی ادا کرنا ہو تو اس باب کے مصدر کے شروع میں مَابِہٖ لگایا جائے جیسے: مَابِہٖ الاجتناب [بچنے کا آلہ]

اسم الہ کے تین وزن ہیں:

مِفْعَلٌ	مِفْعَلَةٌ	مِفْعَالٌ	واحد
مِفْعَلَانِ	مِفعَلَتَانِ	مِفعَالان	تثنیہ
مَفَاعِلُ	مَفَاعِل	مَفَاعِيل	جمع

مشق

افعال ذیل سے اسم آلہ بنائیں:

فتح، سمع، نصر، ضرب، شهر، حَسِبَ، اِجتَنَبَ

[۱۱] اسم تفضیل:

وہ اسم مشتق جس سے کسی شئ میں کسی صفت کی زیادتی دوسرے کے مقابلہ میں معلوم ہو جیسے: اَکبَرُ۔ اَفضَلُ اور کبھی اسم تفضیل میں دوسری چیز سے مقابلہ کے قطع نظر فی نفسہ اسی شئ میں صفت کی زیادتی مقصود ہوتا ہے۔

بنانے کا قاعدہ:

شرط: اسم تفصیل ہمیشہ ایسے فعل سے آتا ہے جس کی ماضی میں تین حرف ہوں مزید سے نہیں بنتا اور اس فعل میں رنگ اور عیب کے معنٰی بھی نہ پایا جاتا ہو۔

طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع سے علامت مضارع دور کر کے اس کی جگہ ہمزہ لگا کر عین کلمہ پر اگر زبر نہ ہو تو زبر دیا جائے اور آخر میں ضمہ باقی رکھا جائے تنوین کا اضافہ نہیں کیا جائے۔ جیسے: يَضْرِبُ سے اَضْرَبُ [واحد مذکر] اور مونث واحد کے لیے علامت مضارع کو حذف کر کے فاء کلمہ کو پیش دے کر عین کلمہ کو ساکن کیا جائے اور لام کلمہ کو زیر دیکر آخر میں الف مقصورہ بڑھا دیا جائے۔ جیسے: يَفْعَلُ سے فُعْلٰى۔ يَضْرِبُ سے ضُرْبٰى۔ باقی مذکر مونث دونوں میں تثنیہ اور جمع کے لیے ان کی علامات آخر میں لگا دیئے جائیں گے۔

اسم تفضیل

مذکر	مؤنث	
اَفْعَلُ [زیادہ کام کرنے والا مرد]	فُعْلٰی	واحد
اَفْعَلَانِ	فُعْلَیَان	تثنیہ
اَفْعَلُونَ۔اَفَاعِلُ	فُعْلَیَاتٌ۔فُعَلٌ	جمع
اُفَیْعِلٌ	فُعَیْلٰی	

فائدہ:

[۱] جن افعال سے اسم تفضیل نہیں آتا ان سے اگر اسم تفضیل کے معنی ادا کرنا ہو تو اِن افعال کے مصدر کے شروع میں اَشَدُّ یا اس کے ہم معنٰی کوئی لفظ بڑھا دیا جائے جیسے:اَشَدُّ اِجْتِنَاباً۔اَشَدُّ حُمْرَۃً۔

[۲] جن افعال میں لون عیب کا معنٰی پایا جاتا ہو تو اُن سے اَفْعَلُ کا وزن اسم تفضیل کے لیے نہیں بلکہ صفت مشبہ کے معنی دیتا ہے۔جیسے:اَسْوَدُ۔اَعْوَرُ

[۳] اسم تفضیل اکثر فاعل کا معنٰی دیتا ہے۔جیسے:اَضْرَبُ [بہت مارنے والا] مگر کبھی مفعول کے واسطے بھی آجاتا ہے جیسے:اَشْھَرُ [بہت مشہور]۔ اَشْغَلُ [بہت مشغول]

اسم مبالغہ اور اسم تفضیل میں فرق:

اسم مبالغہ میں زیادتی بنفسہ ہوتی ہے جیسے:عَلَّامۃ۔غَفَّارٌ اسم تفضیل میں زیادتی بہ نسبت غیر کے ہوتی ہے جیسے:زیدٌ افضلُ مِن عَمرٍو

مشق

ذیل کے افعال سے اسم تفضیل بنائیں:

یضرب　　یَقتُل　　یَسمَعُ　　یَمنَعُ　　یَعلَمُ

یُکْرِمُ　　ایَستَغفِرُ　　یَستَقْبِلُ　　یَحْمَرُّ　　یَدْهَامُّ

یَخْضَرُّ　　یَسْمَارُّ، وغیرہ

[۱۲]صفت مشبہ:

ایسا اسم جس میں مصدری معنٰی بطور ثبوت اور دوام کے پایا جاتا ہو۔

اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق:

☆ اسم فاعل میں مصدری معنی عارضی طور پر جیسے ضارب جبکہ صفت شبہ میں دوام وپائیداری کے ساتھ پایا جاتا ہے جیسے شریف۔

☆ صفت مشبہ ہمیشہ فعل لازم سے جبکہ اسم فاعل لازم اور متعدی دونوں سے آتا ہے۔

بنانے کا قاعدہ:

صفت مشبہ کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے اور اسکے اوزان سماعی ہیں قیاسی نہیں البتہ کبھی مادہ اور ماخذ کے دوسرے حرف کے بعد "ی" اور کبھی "و" اور کبھی "ا" بڑھادیتے ہیں۔ جیسے: شَرِیفٌ [نیک آدمی]　　وَقُوْرٌ [صاحب وقار]　　شَجَاعٌ [بہادر]

اور کبھی مادہ باقی رہتا ہے صرف حرکات میں تغیر کرتے ہیں جیسے: صَعَبٌ [دشوار] جُنُبٌ [ناپاک] صِفْرٌ [خالی]

اور کبھی فَعْلَانٌ اور فَاعِلٌ کے وزن پر بھی صفت مشبہ آتا ہے جیسے: غضبانٌ [غصہ سے بھرا ہونا] تَعْبَان [تھکا ہوا] اور عَادِلٌ، عالمٌ، جاھِلٌ، صادقٌ

صفت مشبہ کے چند مستعمل اوزان

[۱] ماضی مکسور العین سے فَعِلٌ کے وزن پر جیسے: فَرِحَ سے فَرِحٌ [خوش ہونے والا] لیکن اس وزن پر آنے کے لیے شرط یہ ہے کہ اس میں رنگ اور عیب یا حلیہ کے معنی نہ پائے جاتے ہوں۔

[۲] ماضی مضموم العین سے فَعِیْلٌ کے وزن پر جیسے: کَرُمَ سے کَرِیْمٌ [شریف آدمی]

[۳] ماضی مفتوح العین سے فَعِیْلٌ کے وزن پر جیسے حَقٌّ جو کہ اصل میں حَقَقَ ہے۔

نوٹ: صفت شبہ کی گردان اسم فاعل کی گردان کی طرح ہے۔ یہ مذکورہ اوزان مفرد کے ہیں اس کا تثنیہ اور جمع حَسَنٌ حَسَنَانِ حَسَنُونَ۔ حَسَنَةٌ حَسَنتان۔ ہر لفظ میں اسی طرح چھ صیغوں کا گردان ہوتا ہے البتہ اَحْمَرُ کا جمع حُمْرٌ اور عَطْشان کا جمع عِطَاشٌ آتا ہے۔

☆ صفت مشبہ کے وہ اوزان جس میں رنگ، عیب اور حلیہ کے معنی موجود ہوں۔

مذکر	مؤنث	جمع
اَفْعَلُ	فَعْلَآءُ	فُعْلٌ
اَحْمَرُ [سُرخ]	حَمْرَآءُ	حُمْرٌ
اَزْرَقُ [نیلا]	زَرْقَآءُ	زُرْقٌ
اَسْوَدُ [سیاہ]	سَودَآءُ	سُوْدٌ
اَخْضَرُ [سبز]	خَضرآءُ	خُضْرٌ
اَعْوَرُ [کان]	عَوْرَآءُ	عُوْرٌ
اَعْمٰی [اندھا]	عَمْيَآءُ	عُمْيٌ
اَصَمُّ [بہرا]	صَمَّآءُ	صُمٌّ
آعْيَنُ [بڑی آنکھ والا]	عَيْنَآءُ	عِيْنٌ

☆ صفت مشبہ کے وہ اوزان جس میں رنگ، عیب اور حلیہ کے معنی موجود نہ ہوں۔

فعیل	فَعْلَانٌ	فَعَلٌ	فَعُولٌ	سعید
سلیم	غَضْبَانٌ	فرحان	حَقٌّ	وقورٌ
فاعلٌ	عادل	عالم	جاهل	صادق

فائدہ:

☆ اسم فاعل کی طرح صفت مشبہ کے بھی کچھ صیغے آتے ہیں مگر افعل کے آخر میں تنوین نہیں آتی۔

☆ اور مؤنث میں جو ہمزہ ہوتا ہے وہ تثنیہ میں واو سے بدل جاتا ہے جیسے حمراء سے حمراوان۔

خلاصہ اوزان:

صفت مشبہ کے غالب اوزان مستعملہ ۱۲ ہیں۔ دو باب فَرِحَ کے ساتھ مختص ہے۔ جو رنگ، عیب اور خُلق پر دلالت کرتا ہے:

[۱] اَحْمَرُ بروزن اَفْعَلُ مونث فَعْلَاءُ

[۲] فَعْلَان مونث فَعْلٰی جیسے: عَطْشَان عَطْشٰی چار اوزان باب شَرُفَ کے ساتھ خاص ہیں:

[۱] فَعَلٌ حَسَنٌ بَطَلٌ [۲] فُعُلٌ جُنُبٌ [۳] فُعَالٌ شُجَاعٌ ، خُرَاتٌ [۴] فَعَالٌ جَبَانٌ، نَصَانٌ۔ اور چھ دونوں بابوں میں مشترک ہیں:

[۱] فَعْلٌ سَبْطٌ ، حَقٌّ، حَبٌّ، ضَخْمٌ [۲] فِعْلٌ صِغْرٌ، مِلْحٌ

[۳] فُعْلٌ حُرٌّ صُلْبٌ [۴] فَ عِلٌ فَرِحٌ فَحِشٌ

[۵] فَاعِلٌ طَاهِرٌ صَادِقٌ [۶] فَعِيْل كَرِيْمٌ بَخِيْل۔

فَعَلَانٌ حَيَوَانٌ۔ فُعُّوْلٌ قُدُّوْسٌ، فَاعُوْلٌ قَابُوْسٌ۔

مِفْعِيْلٌ مِسْكِيْنٌ۔ فُعْلَانٌ عُرْيَانٌ۔

مشق

مندرجہ ذیل میں سے صفت مشبہ کا گردان کریں:

سلیم، فرح، کریم، شریف، احمر، اسود، اعور، وغیرہ

اسم مبالغہ:

دوازدہ کے بحث کے تحت اسم مبالغہ کا بحث بھی اس لیے لایا گیا کہ یہ بھی اسم فاعل، مفعول وغیرہ کی طرح اسماء مشتقہ میں سے ہے۔

وہ اسم جو فاعل میں مصدری معنٰی کی زیادتی بتائے جیسے: ضَرَّابٌ [بہت مارنے والا] اس میں ضَرْب [مارنے] کی زیادتی پائی جاتی ہے۔

مبالغہ کے اوزان سماعی ہیں زیادہ تر استعمال میں یہ اوزان آتے ہیں:

وزن	مثال	وزن	مثال
فَعَّالٌ	سَفَّاکٌ [بہت خون بہانے والا]	فَعَّالَۃٌ	عَلَّامَۃٌ [بہت جاننے والا]
فَعُّوْلٌ	قَیُّوْمٌ [بہت نگرانی کرنے والا]	فُعُّوْلٌ	قُدُّوسٌ [بہت پاک]
فُعَالٌ	عُجَابٌ [بہت عجیب]	قُلَّبٌ	قُلَّبٌ [بار بار پلٹنے والا]
فَاعُوْلٌ	فَارُوقٌ [بہت فرق کرنے والا]	فُعَلَۃٌ	هُمَزَۃٌ [بہت عیب نکالنے والا]
فَعِلٌ	حَذِرٌ [بہت بچنے والا]	فَعِیْلٌ	عَلِیْمٌ [بہت جاننے والا]
فَعُوْلٌ	اَکُوْلٌ [بہت کھانے والا]	مِفْعَلٌ	مِجْزَمٌ [بہت کاٹنے والا]
مِفْعَالٌ	مِنْحَامٌ [بہت انعام دینے والا]	مِفْعِیْلٌ	مِنْطِیْقٌ [بہت بولنے والا]

نوٹ:

مِجْزَمٌ اور مِفْضَالٌ یہ دونوں وزن اسم الہ اسم فاعل مبالغہ کے درمیان مشترک ہیں۔

فائدہ:

[۱] اسم تفضیل اور مبالغہ میں فرق یہ ہے کہ اسم تفضیل میں زیادتی دوسرے کے لحاظ سے ہوتی ہے اور مبالغہ میں اپنی ذات کے اعتبار سے ہوتی ہے کسی دوسرے کا لحاظ اس میں نہیں ہوتا۔

[۲] مبالغہ کے اوزان مذکر اور مؤنث میں فرق نہیں ہوتا اور اگر کسی وزن میں کبھی تاء زیادہ کر دی جاتی ہے تو وہ تانیث کے لیے نہیں بلکہ مبالغہ میں زیادتی پیدا کرنے کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے: عَلَّامَةٌ۔ یہ مذکر مونث دونوں کے لیے ہے۔

[۳] جب فَعِيْلٌ کا وزن فَاعِلٌ کے معنی میں ہو تو مذکر اور مؤنث میں فرق کیا جائیگا۔ جیسے: هو عليمٌ مذکر کیلئے اور هي عَلِيمَةٌ مونث کیلئے لایا جائے گا۔ اس طرح فَعُولٌ کا وزن جب مفعول کے معنی میں ہو تو اس میں بھی مذکر اور مؤنث میں فرق کیا جائے گا۔ مثلاً مذکر کیلئے جَمَلَ حمولٌ اور مؤنث کیلئے نَاقَةٌ حَمُولَةٌ کہا جائے گا۔

[۴] جو لوگ پیشہ ور ہیں اُنکے لیے فَعَّالٌ کا وزن آتا ہے جیسے: خَيَّاطٌ [درزی] حَجَّامٌ [سینگ لگانے والا] بَزَّازٌ [کپڑا فروخت کرنے والا]

[۵] کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ فَعَّالٌ کا وزن اسم جامد سے بنالیا جاتا ہے جیسے: بَقَّالٌ [سبزی بیچنے والا] یہ بَقْلَةٌ سے بنایا گیا ہے جس کی معنی سبزی کے ہیں۔

[۶] یہ صیغے بھی تثنیہ اور جمع ہوتے ہیں جیسے:

كَفَّارٌ كَفَّارَانِ كَفَّارُونَ۔ كَفَّارَةٌ كَفَّارَاتٌ۔ وغیرہ

مشق

طلباء سے مبالغہ کے اوزان میں سے مختلف اوزان بتا کر اس کے مثالیں پوچھیں۔

مصدر کی قسمیں:

[۱] ایک تقسیم کے اعتبار سے مصدر کے دو قسمیں ہیں۔

☆مصدر۔ذوتآء: جس کے آخر میں تاء آیا ہو جیسے: عِدَۃٌ، کَثرۃٌ، عِظْمَۃٌ

☆مصدر۔غیر ذوتآء: جس کے آخر میں تاء نہ ہو جیسے عام مصادر۔ ضَرْبٌ، نصْرٌ وغیرہ اس طرح دوسری تقسیم کے اعتبار سے مصدر کے پھر دو قسمیں ہیں۔

☆مصدر میمی: جس کے شروع میں میم زائد آتا ہو جیسے : مَیْسَرَۃٌ۔ مَحِیْشَۃٌ۔ مَحِیْضٌ۔ مَطلَعٌ۔مَعذِرَۃٌ۔مَصِیْرٌ۔مَزِیدٌ۔المجَانَدَۃٌ

☆مصدر غیر میمی: جس کے شروع میں میم زائد نہ ہو جیسے الضَرب،النصر، مَدْحٌ۔مَضْغٌ۔مَسْخٌ وغیرہ

اوزان مصدر میمی:

مصدر میمی اگر ثلاثی مجرد صحیح کا ہو تو مضارع کو دیکھا جائے گا کہ اگر مفتوح العین یا مضموم العین ہو تو مصدر میمی مَفْعَلٌ کے وزن پر آئے گا جیسے: مَدْخَلٌ۔ اور مَسجِدٌ قلیل اور شاذ ہے۔

اور اگر مضارع مکسور العین ہو تو وزن مَفْعِل آئے گا جیسے :مَرِجعٌ جبکہ لفیف مقرون ناقص اور لفیف مفروق مثال کی طرح آئیں گے۔

اور اگر ابتداء م یں میم اور آخر میں تآء زائد ہو تو پھر مصادر مَسْعَاۃٌ۔محمدۃ اور مَغفِرَۃٌ کے وزن پر آئیں گے۔

[۳]مصدر مَرَّۃ: وہ مصدر جو فعل کے ایک مرتبہ واقع ہونے پر دلالت کرے جیسے: ضَرْبَۃٌ ایک دفعہ مارنا، جَلْسَۃٌ ایک دفعہ بیٹھنا۔

مصدر مَرَّہ کا وزن:

ثلاثی مجرد سے مصدر مرہ فَعْلَۃٌ کے وزن پر جیسے: ضَربَۃٌ، جَلْسَۃٌ اور غیر ثلاثی مجرد

سے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اس باب کے عام و مشہور مصدر کے آخر میں تاء کا اضافہ کیا جائے جیسے:اِکْرَامٌ سے اِکْرَامَۃٌ [ایک مرتبہ اکرام کرنا] اِنْطِلَاقٌ سے اِنْطِلَاقَۃٌ [ایک دفعہ چلنا] اور اگر کسی مصدر کے آخر میں تاء پہلے سے موجود ہو تو مزید تاء کے اضافے کی ضرورت نہیں بلکہ مصدر مرّۃ بنانے کے لیے وہاں اُسی مصدر کے بعد ایک ایسا لفظ لایا جائے گا۔جو وحدۃ پر دلالت کرتا ہو ؟؟ جیسے:دَعْوَۃٌ واحدۃٌ [ایک دفعہ بلانا] یہاں واحدۃ وحدۃ پر دلالت کرتا ہے جیسے اسی طرح اِسْتِجَابَۃٌ فقط [صرف ایک دفعہ قبول کرنا] یہاں فقط وحدۃ پر دلالت کرتا ہے۔

[۴] مصدر نوع:

وہ مصدر جو فعل کی ہیئت اور نوعیت پر دلالت کرے جیسے:جَلَسْتُ جِلْسَۃَ الْقَارِیْ [میں قاری کی طرح بیٹھا] اس میں جِلْسَۃٌ مصدر نوع ہے۔جو اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ متکلم کا بیٹھنا [جو ایک فعل ہے] اس کی ہیئت اور صورت قاری کی بیٹھنے کی طرح ہے یا وَقَفْتُ وِقْفَۃَ الْأَسَدِ [میں شیر کی طرح کھڑا ہوا] اس مصدر نوع کو اسم نوع بھی کہتے ہیں۔

مصدر نوع کا وزن:

ثلاثی مجرد سے مصدر نوع فِعْلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے:جِلْسَۃٌ۔ صِبْغَۃٌ وغیرہ اور غیر ثلاثی مجرد سے مصدر نوع کے لیے کوئی خاص وزن مقرر نہیں یہ بھی عموماً مصدر مرّۃ کی طرح استعمال ہوتا ہے:اِنْطَلَقْتُ اِنْطِلَاقَۃَ الْأَسَدِ [میں شیر کی چال کی طرح چلا]

نوٹ: مصدر مَرّۃ اور مصدر نوع کو عام طور پر مفعول مطلق کہا جاتا ہے۔

[۵] مصدر صَنَاعی:

صراف کے ہاں مصدر کا ایک قسم مصدر صَنَاعی بھی ہے جس کو مصدر جَعْلِی بھی کہتے ہیں۔جو اپنے آپ سے بنتا ہے۔

مصدر جعلی بنانے کا قاعدہ:

یہ اسم جامد سے اس طرح بنایا جاتا ہے کہ کسی لفظ کے آخر میں یاء مشددہ اور اس

کے بعد تاء آخر میں بڑھادیا جاتا ہے جیسے:اِنْسَانٌ سے اِنْسَانِيَّةٌ اور حُرٌّ سے حُرِّيَّةٌ اور نَوْعٌ سے نَوْعِيَّةٌ وغیرہ

قاعدہ برائے اوزان مصادر:

ثلاثی مجرد کے مصادر کے اوزان متعین اور مقرر نہیں بلکہ کثیر ہیں اس لیے وہ کسی قاعدہ کے تحت منضبط نہیں ہیں۔البتہ غیر ثلاثی مجرد کے مصادر کے اوزان مقرر ہیں۔

ثلاثی مجرد کے مصادر بہت ہیں۔اکثر مصادر مندرجہ ذیل اوزان پر آتے ہیں اور یہ سب اوزان سماعی ہیں۔

کثیر الاستعمال مصادر ثلاثی مجرد

	وزن	مثال	معنی	باب
۱۔	فَعلٌ (بفتح الفاء وسکون العین)	قتلٌ	مارڈالنا	از نصر
۲۔	فِعلٌ (بکسر الفاء وسکون العین)	فِسوٌ	نافرمانی کرنا	از نصر
۳۔	فُعلٌ (بضم فسکون)	شُکرٌ	شکر کرنا	از نصر
۴۔	فَعلَةٌ (بفتحات بینھما سکون)	رَحمَةٌ	مہربانی کرنا	از نصر
۵۔	فُعلةٌ (بضم فسکون)	کُدرةٌ	غبار آلود ہونا	از نصر
۶۔	فِعلةٌ (بکسر فسکون)	نِشدَةٌ	گمشدہ کو تلاش کرنا	از نصر
۷۔	فَعَلٌ (بفتح الفاء والعین)	طَلَبٌ	طلب کرنا	از نصر
۸۔	فَعِلٌ (بفتح فکسر)	خَنِقٌ	پھانسی دینا	از ضرب
۹۔	فَعَالَةٌ (بضم ففتح)	زَهَادَةٌ	پرہیز گار ہونا	سمع
۱۰۔	فِعَالَةٌ (بکسر ففتح (	دِرايَةٌ	جاننا	ضرب
۱۱۔	فُعَالَةٌ (بضم ففتح)	بُغَايَةٌ	ڈھونڈھنا	ضرب
۱۲۔	فَعِيلٌ (بفتح فکسر)	وَمِيضٌ	بجلی چمکنا	ضرب

۱۳۔	فَعِیلَۃٌ (بفتح فکسر)	قَطِیعَۃٌ	قطع رحمی کرنا	فتح
۱۴۔	فُعُولٌ (بضمتین)	دُخُولٌ	داخل ہونا	نصر
۱۵۔	فُعُولَۃٌ (بضمتین)	صُھُوبَۃٌ	سرخ سفید ہونا	سمع
۱۶۔	مَفعَلٌ (بفتح المیم وسکون الفاء)	مَدخَلٌ	داخل ہونا	نصر
۱۷۔	فَعَلَۃٌ (بفتحتین)	غَلَبَۃٌ	غالب آنا	ضرب
۱۸۔	فَعِلَۃٌ (بفتح فکسر)	سَرِقَۃٌ	چرانا	ضرب
۱۹۔	فِعَلٌ (بکسر ففتح)	صِغَرٌ	چھوٹا ہونا	کرم
۲۰۔	فُعَلٌ (بفتح فکسر)	ھُدًی اسکی اصل ھُدَیٌ ہے	راستہ دکھانا	ضرب
۲۱۔	فَعَالٌ (بفتحتین)	ذَھَابٌ	جانا	فتح
۲۲۔	فِعَالٌ (بکسر ففتح)	قِیَامٌ	کھڑا ہونا	نصر
۲۳۔	فُعَالٌ (بضم ففتح)	سُوالٌ	مانگنا	فتح
۲۴۔	فَعلَانٌ (بفتح فسکون)	لَیَّانٌ	مڑنا	ضرب
۲۵۔	فِعلَانٌ (بکسر فسکون)	حِرمَانٌ	محروم ہونا	ضرب
۲۶۔	فَعَلَانٌ (بفتحتین)	نَزَوَانٌ	کودنا	نصر
۲۷۔	فَعلُولَۃٌ (بفتح فسکون)	قیلوُلَۃٌ	دوپہر کو سونا	ضرب
۲۸۔	مَفعُولَۃٌ (بفتح المیم وسکون الفاء)	مکذُوبَۃٌ	جھوٹ بولنا	ضرب
۲۹۔	فَعُولٌ (بفتح فضم)	قَبُولٌ	قبول کرنا	سمع
۳۰۔	فَعُّولَۃٌ (بفتح فضم مشددۃ العین)	جَبُّورَۃٌ	غرور کرنا	ضرب
۳۱۔	فَعلَاءُ (بفتح فسکون)	رَغبَاءُ	خواہش کرنا	سمع
۳۲۔	فَعلُوۃٌ (بفتح فسکون)	رَغبُوۃٌ	بہت خواہش کرنا	سمع
۳۳۔	تِفِعَّالٌ (بکسر تین وعین مشددۃ)	تِقِطَّاعٌ	بہت کاٹنا	فتح

۳۴۔	فُعُلّٰی (بضمتین ولام مشددۃ)	غُلُبّیٰ	بہت غلبہ پانا	ضرب
۳۵۔	مَفعِلٌ (بفتح المیم وسکون الفائ)	مَیسِرٌ	جوا کھیلنا	ضرب
۳۶۔	مَفعَلَةٌ (بفتحتین بینہما سکون)	مَسعَاۃٌ اسکی اصل مسعیۃٌ	کوشش کرنا	فتح
۳۷۔	مَفعِلَةٌ (بفتح المیم وکسر العین بینہما سکون)	مَحمِدَۃٌ	تعریف کرنا	سمع
۳۸۔	فَعلیٰ (بفتح فسکون)	دَعویٰ	بلانا	نصر
۳۹۔	فُعلیٰ (بضم فسکون)	بُشرٰی	خوشخبری دینا	نصر
۴۰۔	فِعلیٰ (بکسر فسکون)	ذِکرٰی	یاد کرنا	نصر
۴۱۔	تَفعَالٌ (بفتحتین بینہما سکون)	تَجوالٌ	بہت گھومنا	نصر
۴۲۔	فُعلَانٌ (بضم فسکون)	غُفرَانٌ	بخشنا	ضرب
۴۳۔	فَعَالِیَةٌ (بفتحتین ولام مکسورۃ)	کَرَاھِیَۃٌ	ناپسند کرنا	سمع
۴۴۔	مَفعُولٌ (بفتح فسکون)	مَکذُوبٌ	جھوٹ بولنا	ضرب
۴۵۔	فَاعِلَةٌ	کَاذِبَۃٌ	جھوٹ بولنا	ضرب
۴۶۔	مَفعُلَةٌ (بفتح فسکون فضم)	مَملُکَۃٌ	مالک ہونا	ضرب
۴۷۔	فَعلُوَّةٌ (بفتح فضم بینہما سکون وواو مشددۃ)	جَبرُوَّۃٌ	غرور کرنا	نصر
۴۸۔	فَیعُولَةٌ (بفتح فسکون)	کَینُونَۃٌ	ہونا	نصر
۴۹۔	فَعلُوتیٰ (بفتح فسکون فضم)	رَغبُوتیٰ	بہت خوش ہونا	سمع
۵۰۔	فِعِّیلیٰ (بکسرتین وعین مشددۃ)	دِلِّیلیٰ	بہت رہبری کرنا	نصر

[تسہیل الصرف للباندویؒ]

فائدہ:

مصدر اور مشتقات از مصدر مجرد اور مزید ہونے میں اپنے فعل کے ماضی کے تابع ہوتے ہیں مثلاً مضروب مکرم میں اگرچہ حروف زائدہ دونوں میں ہے لیکن مضروب مجرد اور مکرم

مزید ہے اس لیے کہ مضروب کے ماضی میں حرف زائد نہیں اور مکرم کے ماضی میں ہے۔

قاعدہ برائے مصادر غیر ثلاثی مجرد: اس قاعدے کے پانچ اجزاء ہیں۔

[۱] غیر ثلاثی مجرد کا ہر وہ مصدر جس کے آخر میں تاء زائدہ ہو اور اس مصدر کا فاء کلمہ مفتوح ہو تو اس میں ساکن اول [یعنی پہلے ساکن حرف] کے بعد والا حرف مفتوح ہوتا ہے جیسے: **مُفَاعَلَةٌ** کہ اس کے آخر میں تاء زائدہ ہے اور اس کا فاء کلمہ مفتوح ہے اس میں ساکن اول الف ہے جس کے بعد والا حرف [یعنی عین کلمہ] مفتوح ہے۔ اس طرح **فَعْلَلَةٌ** اور اس کے تمام سات ملحقات کہ ان کے آخر میں تاء ہوتی ہے اور فاء کلمہ مفتوح ہوتا ہے اور یہاں ساکن اول عین کلمہ ہوتا ہے تو اس کے بعد جو حرف ہوگا وہ مفتوح ہوگا جیسے: **دَحْرَجَ** ، **جَلْبَبَ**، **سَرْوَلَ** وغیرہ۔

[۲] اور غیر ثلاثی مجرد کا ہر وہ مصدر جس میں فاء کلمہ سے پہلے تاء ہو اور فاء کلمہ مفتوح ہو تو اس میں ساکن اول کے بعد والا حرف مضموم ہوتا ہے جیسے: **تَقَابُلٌ** بروزن **تَفَاعُلٌ** اس میں فاء کلمہ [یعنی قاف سے] پہلے تاء ہے اور یہ فاء کلمہ مفتوح ہوتا ہے اور ساکن اول الف ہے جس کا مابعد [یعنی باء] مضموم ہے اس طرح **تَقَبُّلٌ** بروزن **تَفَعُّلٌ** اس میں بھی فاء کلمہ سے پہلے باء ہے اور فاء کلمہ مفتوح ہے اور ساکن اول باء اول ہے جو کہ باء ثانی میں مدغم ہے۔ اور باء ثانی ساکن اول کا مابعد ہے جو کہ مضموم ہے

اسی طرح **تَسَرْبُلٌ** اور اس کے تمام آٹھ ملحقات کہ ان سب میں فاء کلمہ سے پہلے تاء ہوتی ہے اور خود فاء کلمہ مفتوح ہوتا ہے اور ساکن عین کلمہ ہوتا ہے جس کا مابعد مضموم ہوتا ہے۔

[۳] اور اگر فاء کلمہ سے پہلے تاء ہو لیکن خود فاء کلمہ ساکن ہو [مفتوح نہ ہو] تو ایسے مصدر میں ساکن اول کا مابعد مکسور ہوتا ہے جیسے: **تَصْرِيْفٌ** بروزن **تَفْعِيْلٌ** اس میں فاء کلمہ [یعنی صاد] سے پہلے تاء ہے اور خود فاء کلمہ ساکن ہے اور ساکن اول یہی فاء کلمہ ہے جس کا مابعد یعنی راء مکسور ہے۔

[۴] اور غیر ثلاثی مجرد کا ہر وہ مصدر جس کی ابتداء میں ہمزہ وصلی ہو اس میں ساکن اول کا مابعد مکسور ہوتا ہے جیسے: اِجْتِنَابٌ بروزن اِفْتِعَالٌ اس مصدر کے شروع میں ہمزہ وصلی ہے اور اس میں ساکن اول جیم ہے جس کا مابعد یعنی تاء مکسور ہے اس طرح اِسْتِنْصَارٌ، اِنْصِرَافٌ وغیرہ، اور اِفَّعُّلٌ و اِفَّاعُلٌ میں اگرچہ شروع میں ہمزہ وصلی ہے اور ساکن اول کے بعد مکسور نہیں بلکہ مفتوح ہے اس لیے کہ یہ دونوں مصادر اس کے اعتبار سے ہمزہ وصلی والے نہیں بلکہ اِفَّعُّلٌ تَفَعُّلٌ اور اِفَّاعُلٌ تَفَاعُلٌ سے بنے ہیں۔

اِطَّهَّرَ و اِثَّاقَلَ والے قاعدہ سے لہٰذا ان میں مذکورہ قاعدہ جاری نہ ہونے کی وجہ سے اس قاعدے کی کلیت متاثر نہیں ہوتی۔

[۵] غیر ثلاثی مجرد کا ہر وہ مصدر جس کی ابتداء میں ہمزہ قطعی ہو اس میں ساکن اول کا مابعد مفتوح ہوتا ہے جیسے: اِکْرَامٌ بروزن اِفْعَالٌ۔ اس مصدر کے شروع میں ہمزہ قطعی ہے کیونکہ باب افعال کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے اور ساکن اول کاف ہے جس کا مابعد [یعنی راء] مفتوح ہے۔

فائدہ:

ان تمام قواعد میں ساکن اول کے مابعد کی حرکت کا خاص طور پر نشاندہی کی گئی ہے اس لیے کہ اکثر لوگ بلکہ خواص اور مدرسین حضرات بھی اس ساکن اول کے مابعد والے حرف کی حرکت میں غلطی کرتے ہیں۔ اکثر باب مُفَاعَلَه کے مصادر کے عین کلمہ کو کسرہ کے ساتھ پڑھتے ہیں جبکہ باب مُفاعَلَه کے مصدر میں عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے: مُنَاسَبَتٌ کو مُنَاسِبَتٌ، مُنَاظَرَةٌ کو مُنَاظِرَة اور مُظَاهَرَہ کو مُظَاهِرَہ پڑھتے ہیں۔

اسی طرح باب اِفْتِعَال کے مصدر میں تاء کو مکسور کی بجائے مفتوح پڑھتے ہیں جیسے: اِجْتِنَابٌ کو اِجْتَنَابٌ پڑھتے ہیں۔ وغیرہ

اسم مشتق:

مشتق لغت میں شق سے ہے پارہ کردن وشگافتن [پھاڑنا، سوراخ کرنا] اور اِسی سے شَقُّ الْقَمَر بھی ہے۔ تو مشتق کا معنٰی ہوا نکالا ہوا، بنایا ہوا، چونکہ یہ فعل [مصدر] سے بنایا ہوا ہوتا ہے اس لیے اس کو مشتق کہتے ہیں۔ اصطلاح میں مشتق وہ اسم ہے جو مصدر سے بالواسطہ یا بلاواسطہ بنا ہو اور وصف اور ذات [ذات مع الوصف] دونوں پر دلالت کرے جیسے: ضَارِبٌ وغیرہ۔ یہ ذات پر بھی دلالت کرتا ہے جس ذات اور شخص سے یہ ضرب صادر ہوتی ہے اور وصف [معنی مصدری] پر بھی یعنی مارنے پر بھی دلالت کرتا ہے۔

☆ جس سے اشتقاق ہو جائے اُس کو مشتق منہ، مصدر، ماخوذ منہ اور مبنی منہ کہتے ہیں اور جو بن جائے اُس کو مشتق، ماخوذ اور مبنی کہتے ہیں۔

☆ بناء بنانے کو کہتے ہیں۔ اشتقاق کو بناء اس لیے کہتے ہیں کہ اس عمل میں ایک صیغہ دوسرے سے بنتا ہے۔

☆ اشتقاق مصدر سے ہوتا ہے اسم جامد سے نہیں ہوتا البتہ عرب کبھی کبھی شاذ ونادر اسم جامد سے بھی اشتقاق کرتے ہیں جیسے: عقرب بچھو کو کہتے ہیں اور وہ زمین جہاں بچھو زیادہ ہوتے ہیں عرب اُس کو عَقْرَبَتِ الْاَرْض کہتے ہیں۔ ورقتِ الاشجار وغیرہ۔

☆ اسم مشتق کو فعل سے زیادہ مناسبت اور گہرا تعلق ہے اس لیے اس کو فعل کا ضمیمہ بھی کہتے ہیں۔ مثلاً جب ضَرَبَ کہا جائے جس کے معنی ہیں "اس نے مارا" تو اس ضَرَبَ کے لیے ایک مارنے والا ہو گا جو فاعل ہے، ایک وہ شخص ہو گا جس کو مارا گیا ہے وہ مفعول ہے پھر مارنے کے لیے کوئی نہ کوئی آلہ بھی ہو گا جس سے مار [ضَرْبٌ] کیا گیا ہے وہ اسم آلہ ہے اسی طرح اس فعل ضَرْب کے لیے کسی نہ کسی جگہ اور وقت بھی ضرورت ہے جس میں یہ کام ہوا ہے اُسے ظرف زمان یا مکان کہتے ہیں۔ باقی صفت

مشبہ،اسم تفضیل اور مبالغہ یہ سب اسم فاعل ہی کے حکم میں ہیں۔اس طرح سے اسماء مشتقہ کی تعداد سات ہوئی۔

[۱]اسم فاعل [۲]اسم مفعول [۳]اسم ظرف [۴]اسم آلہ

[۵]اسم تفضیل [۶]اسم مبالغہ [۷]صفت مشبہ۔

ان کی تفصیل بیان ہو چکی ہے۔

☆ اشتقاق میں جو تبدیلیاں ہوتی ہے وہ چھ ہیں۔

[۱] حرف کی زیادتی جیسے:یآء کی زیادتی یَضْرِبُ میں جب یہ ضَرَبُ سے بنتا ہے۔

[۲] حرف کی کمی[حذف]جیسے یآء کی کمی ضَارِبٌ میں جب یَضْرِبُ سے بنتا ہے۔

[۳] ایک حرف کو دوسرے حرف سے تبدیل کرنا جیسے: مضارع مونث غائب کے صیغوں میں تَضْرِبُ واحد موئنث سے یَضْرِبْنَ جمع موئنث غائب بناتے وقت تاء کو یآء سے تبدیل کرنا۔

[۴] حرکت کی زیادتی جیسے:ضَرْباً مصدر سے ضَرَبَ بناتے وقت راء کو فتحہ دینا۔

[۵] حرکت کی کمی جیسے:ضَرَبَ سے یَضْرِبَ بناتے وقت ضاد سے حرکت ہٹانا۔

[۶] حرکت کو دوسری حرکت سے تبدیل کرنا جیسے:ضُرِبَ مجہول بناتے وقت ضَرَبَ معلوم کے ضاد کا فتحہ ضمہ کے ساتھ تبدیل کرنا۔

اقسام اشتقاق:

اشتقاق تین قسم پر ہے:[۱]اشتقاق صغیر [۲]اشتقاق کبیر [۳]اشتقاق اکبر

عربی تعریف:

هو اخذ كلمة من كلمة بشرط ان يكون بين الكلمتين تناسب فى اللفظ والمعنى وترتيب الحروف مع تغاير فى الصيغة [جامع الدروس:۱/۱۵۶]

اشتقاق صغیر: اُس اشتقاق کو کہتے ہیں جس میں دونوں کلمے[مشتق اور مشتق منہ]حروف،

ترتیب اور معنی میں ایک جیسے ہوں جیسے: ضَرَبَ ضَرْبٌ سے۔

اشتقاق کبیر: هو ان یکون بین الکلمتین تناسب فی اللفظ والمعنی دون ترتیب الحروف [جامع الدروس:۱/۱۵۶]

وہ اشتقاق جس کے دونوں کلموں کے حروف تو ایک جیسے ہوں البتہ ترتیب میں فرق ہو جیسے: جَبَذَ جَذْبٌ سے۔

اشتقاق اکبر: هو ان یکون بین الکلمتین تناسب فی مخارج الحروف [جامع الدروس:۱/۱۵۶]

جس کے حروف میں فرق ہو یعنی اکثر حروف ایک جیسے ہوں لیکن جو حروف بدل ہو یعنی ایک جیسی نہ ہو تو پھر بھی اُن میں مناسبت ضرور ہو گا۔ جیسے: نَعَقَ نَهْقٌ سے کہ یہاں پر عین اور ھاء کے درمیان مخرج میں مناسبت موجود ہے۔

فائدہ: علم صرف میں اشتقاق سے مراد اشتقاق کی پہلی قسم یعنی اشتقاق صغیر ہوتی ہے۔

فائدہ: اسماء میں حروف اصلی وزوائد مل کر سات تک ہو سکتے ہیں ماسوائے تاء تانیث، الف تانیث وتصغیر اور علامتِ تثنیہ وجمع کے لہٰذا مُستَخْرَجاتٌ مستخرجتَانِ جیسے: آٹھ نو حروف والے پر کوئی اعتراض وارد نہیں اور فعلوں میں حروف اصلی وزوائد مل کر چھ سے زائد نہیں ہوتے ماسوا تائے تانیث، علامتِ تثنیہ وجمع وغیرہ اس اِستَخْرَجْتُ، یَسْتَخْرِجَانِ یَستَخْرِجون جیسے: کلمات پر بھی اعتراض وارد نہیں۔

تقسیم چہارم اسم:

اسم باعتبار حروف اصلی اور زائد

اسم جامد متمکن کے اقسام تین ہیں۔ یہ تقسیم بھی اسم جامد متمکن میں جاری ہوتا ہے نہ کہ اسماء مبنیہ میں اس لئے کہ وہ تمام جوامد ہیں۔

[۱]اسم جامد ثلاثی [۲]اسم جامد رباعی [۳]اسم جامد خماسی

فائدہ: اسم جامد ثنائی [دو حرفی] اس لیے نہیں آتا کہ کلمہ کی اصل بناء تین حرفی ہے اور خماسی سے زیادہ یعنی سداسی وغیرہ ثقل کی وجہ سے نہیں آتا۔ اور مَنْ و ما جو ثلاثی آئے ہیں تو وہ اسم غیر متمکن [مبنی] ہیں اور ہمارا بحث اسماء متمکنہ وافعال متصرفہ میں ہے۔ پھر ثلاثی رباعی اور خماسی ہر ایک دو دو قسم پر ہیں تو اس طرح چھ قسمیں بنتی ہیں:

[۱] اسم جامد ثلاثی مجرد جیسے: رَجُلٌ بروزن فَعُلٌ

[۲] ثلاثی مزید فیہ جیسے: حِمَارٌ بروزن فِعَالٌ، ۔سُلْطَانٌ بروزن فُعْلَانٌ ۔ قَلَنْسُوَةٌ بروزن فَعَنْلُوَةٌ

[۳] اسم جامد رباعی مجرد جیسے: جَعْفَرٌ بروزن فَعْلَلٌ

[۴] رباعی مزید فیہ جیسے: قِرْطَاسٌ بروزن فِعْلَالٌ ۔صُنْدُوقٌ بروزن فُعْلُولٌ۔ عَنْكَبُوتٌ بروزن فَعْلَلُوتٌ۔عَبُوْثَرَانِ بروزن فَعُوْلَلَانِ۔

[۵] اسم جامد خماسی مجرد جیسے: سَفَرْجُلٌ [بہی ایک قسم میوہ] بروزن فَعَلَّلٌ۔ جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ

[۶] خماسی مزید فیہ جیسے: قَبَعْثَرٰی بروزن فَعَلَّلٰی [الف مقصورہ زائد ہے] خَنْدَرِيْسٌ [فَعْلَلِيْلٌ] اِصْطَفْلِيْنَ] گاجر] [فِعْلَلِّيْنَ]

اسم مصدر اور اسم مشتق کے اقسام دو ہیں:

فعل چونکہ خماسی نہیں آتا صرف ثلاثی اور رباعی آتا ہے اس لئے مصدر اور اسماء مشتقہ میں ثلاثی اور رباعی کا پتہ ان کے افعال سے ہوگا اگر فعل ثلاثی یا رباعی ہو تو مصدر اور اسماء مشتقہ بھی اسی طرح ثلاثی یا رباعی ہونگے۔ اسی طرح مجرد اور مزید بھی۔

[۱] ثلاثی [۲] رباعی۔ پھر ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں تو اس طرح چار قسمیں بنتی ہیں۔

[۱] اسم مصدر یا اسم مشتق ثلاثی مجرد [۲]۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ثلاثی مزید فیہ

[۳]۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ رباعی مجرد [۴]۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ رباعی مزید فیہ

فائدہ:

اسم مصدر اور اسم مشتق اگرچہ اسم کی قسمیں ہیں لیکن ا ن کا فعل کے ساتھ ایک خاص قسم [اشتقاق] کا تعلق ہے اس لیے یہ فعل کے تابع ہوتے ہیں لہٰذا فعل کی طرح اس میں بھی ثلاثی اور رباعی سے زیادہ [خماسی، سداسی] نہیں آتے۔

باقی تَسَرْبُلٌ مصدر خماسی نہیں بلکہ رباعی مزید، اِکْتِسَاب مصدر سداسی نہیں بلکہ ثلاثی مزید ہے اور مُدَحْرِجٌ خماسی اور مُسْتَنْصِرٌ سداسی اسم مشتق نہیں بلکہ مُدَحْرِجٌ میں حروف اصلی چار ہیں باقی زائد ہیں۔ اور مُسْتَنْصِرٌ میں حروف اصلی تین ہیں باقی زائد ہیں۔

تقسیم پنجم اسم:

یہ تقسیم بھی افعال متصرفہ اور اسماء متمکنہ میں جاری ہوتا ہے۔ اس لئے کہ یہ اقسام افعال غیر متصرفہ اور اسم غیر متمکن میں نہیں آتے اور اگر آ بھی جائے تو صرفی حضرات ان سے بحث نہیں کرتے۔ [زرادی مع شرحہ پشتو]

مزاج حروف کے اعتبار سے کلمہ ہفت اقسام یہ ہفت اقسام اسم اور فعل دونوں میں آتے ہیں۔

[۱] صحیح [۲] مہموز [۳] مضاعف [۴] مثال

[۵] اجوف [۶] ناقص [۷] لفیف

شعر: صحیح است ومثال است مضاعف   لفیف وناقص ومہوز اجوف

ہفت اقسام کے لغوی معانی ان اشعار میں ذکر ہے۔

مانند شد مثال و صحیح است تندرست   مہوز کوز پشت دوچنداں مضاعف است

اجوف میان خالی پیچیدہ دان لفیف   ناقص بہ دُم بریدہ بیان سازم اے شریف

فائدہ:

عام صرفی زیادہ اختصار سے کام لیتے ہوئے اس کے چار اقسام بتاتے ہیں۔

[۱] صحیح [۲] مہوز [۳] مضاعف [۴] معتل [یہ چار اصول ہیں] حقیقت میں اصل کے اعتبار سے یہی چار اقسام ہیں اور یہ باقی اقسام انہی چار اقسام کے اجزاء ہیں۔ یہ چار اقسام مبتدی طلبہ کو یاد کرنے کے اعتبار سے بھی آسان ہے۔ لیکن زیادہ مشہور اصطلاح ہفت اقسام کی جو عام کتب صرف میں لکھی اور طلبہ کو یاد کرائی جاتی ہیں۔ اس میں معتل کے چار اجزاء مثال، اجوف، ناقص اور لفیف کو بھی شمار کرکے ہفت اقسام بنائے جاتے ہیں کیونکہ زیادہ تر صرفی بحث اِن سات میں ہوتا ہے اس لیے جمہور نے اس کا خیال کرتے ہوئے ہفت اقسام کا قول کیا ہے۔

جبکہ بعض نے تفصیل کا اعتبار کرکے دس اقسام بتائے ہیں [یہ دس فروع ہیں]

[۱] صحیح]۲] مھموز الفاء [۳] مھموز العین [۴] مھموز اللام [۵] مضاعف [۶] مثال [۷] اجوف [۸] ناقص [۹] لفیف مقرون [۱۰] لفیف مفروق لیکن در حقیقت اگر ہر قسم کے الگ الگ جزء کا اعتبار کیا جائے تو چودہ [۱۴] قسمیں بن جاتی ہیں۔

[۱] صحیح [۲] مھموز الفاء [۳] مھموز العین [۴] مھموز اللام [۵] مثال واوی [۶] مثالی یائی [۷] اجوف واوی [۸] اجوف یائی [۹] ناقص واویُ [۱۰] ناقص یائی [۱۱] لفیف مقرون [۱۲] لفیف مفروق [۱۳] مضاعف ثلاثی [۱۴] مضاعف رباعی

صحیح:

صحیح کی لغوی معنٰی تندرست اور عیب سے پاک اس کو صحیح اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے کلمات تغیر و تبدل اور ردوبدل سے محفوظ اور سالم رہتے ہیں۔

اصطلاح میں صحیح اُس کلمے کو کہتے ہیں جس کے حروف اصلی [ف ع ل] کے مقابلہ میں کوئی حرف علت ہمزہ اور تضعیف [دو حرف ایک جنس کے] نہ ہو جیسے:

ضَرَبَ ضَرْبًا۔ نَصَرَ۔ نَصْرًا

الفرق بین الصحیح والسالم:

[۱] اول قول یہ ہے کہ یہ دونوں مترادف اور متساوی ہیں **فَکُلُّ صحیح سَالِمٌ وَکُلُّ سَالِمٍ صَحِیحٌ** صاحب شافیہ، صاحب مراح اور صاحب علم الصیغہ نے اس طرف ذهاب کیا ہے۔

[۲] ان دونوں کے درمیان فرق ہے۔ صحیح وہ ہے کہ جس کے حروف اصلی کے مقابل میں حرف علت نہ ہو اور سالم وہ جس کے حروف اصلی کے مقابل حرف علت، ہمزہ اور تضعیف نہ ہو۔ پس صحیح اور سالم کے مابین عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے مادہ اجتماعی جیسے: ضرب کہ یہ صحیح بھی ہے اور سالم بھی افتراقی جیسے: مَدَّ اور اَخَذَ یہ صحیح ہے اور سالم نہیں۔

[۳] صحیح اور سالم ایسے الفاظ ہیں کہ **اِذَا اجْتَمَعَا افْتَرَقَا وَاِذَا افْتَرَقَا اجْتَمَعَا** یعنی جب یہ دونوں ایک ہی جگہ پر ذکر ہو جائے تو پھر ان میں فرق کیا جاتا ہے۔ **لِاَنَّ التَّاسِیْسَ اَولٰی مِنَ التَّاکِیْدِ** اور جب یہ دونوں الگ الگ ذکر ہوں تو پھر فرق نہیں کیا جاتا جیسے: لفظ فقیر و مسکین اور ایمان واسلام

فائدہ:

ایک صحیح ہے نحویوں کے نزدیک اور دوسرا صحیح ہے صرفیوں کے نزدیک۔

صرفیوں کے نزدیک صحیح وہ ہے جس کے حروف اصلی کے مقابل میں حرف علت، ہمزہ اور تضعیف نہ ہو اور نحویوں کے نزدیک صحیح وہ ہے کہ جس کے صرف لام کلمہ کے مقابل حرف علت نہ ہو مادہ اجتماعی جیسے: ضرب ضرباً اور مادہ افتراقی جیسے: وعد اور قال

حروف علت: حروف علت کل تین ہیں واو، الف، یاء جن کا مجموعہ "وای" ہے۔

مزاج حروف کے اعتبار سے انیتس حروف میں سے تین حروف انتہائی بیمار ہیں جن میں تغیر و تبدل بہت زیادہ ہوتی ہے۔

علت بیماری کو کہتے ہیں اور بیماری کے وقت مریض کی زبان سے اکثر و بیشتر تکلیف کی وجہ سے وای کا لفظ نکلتا رہتا ہے اور یہ وای بھی واو الف یاء کا مجموعہ ہے اس لیے اس کو بھی حروف علت کا نام دیا گیا ہے۔

شعر: حرف علت نام کردم واو الف ویائے را
ہر کہ رادردے رسد ناچار گوید وائے را

بعض علماء کے نزدیک حروف علت مستقل صرف دو" واو "اور"یاء" ہیں اور الف کبھی واو سے بدل کر آتا ہے جیسے: قال ودعا اور کبھی یاء سے بدل ہو کر آتا ہے۔ جیسے: بَاعَ ورُمٰی

فائدہ: حروف علت کو حروف علت، حروف مدہ اور حروف لین بھی کہتے ہیں۔

حروف علت تو یہ تین حروف جس کو عام حالت میں یہی نام کہا جاتا ہے۔

حروف مدہ وہ ہے کہ تینوں حرف علت خود ساکن ہو اور اس سے ماقبل حرکت ان کے موافق ہو یعنی واو ساکن سے پہلے ضمہ ہو جیسے سُوْءٌ اور اِس واو کو اُختِ ضمہ کہتے ہیں یاء ساکن سے پہلے کسرہ ہو جیسے: جِیْئٌ اِس یاء کو اُختِ کسرہ کہتے ہیں اور الف ساکن سے پہلے فتحہ ہو جیسے: شَاءَ اِس الف کو اُختِ فتحہ کہتے ہیں

حروف لین وہ ہیں کہ واو ساکن یا یاء ساکن ہو اور اس سے ماقبل فتحہ ہو جیسے:
خَوْفٌ، صَیْفٌ، سَیْفٌ۔

مہموز:

مہموز کا لغوی معنٰی ہمزہ دیا ہوا اور کوزپشت یعنی کبڑا جس کی کمر جھک گئی ہو۔اس کو مہموز اس لیے کہتے ہیں مھموز کلمہ ہمزہ کی وجہ سے خمدار اور کبڑا سا نظر آتا ہے۔اصطلاح میں مہموز اُس کلمہ کو کہتے ہیں جس کے حروف اصلیہ کے مقابل میں کوئی حرف ہمزہ ہو۔

اقسامِ مہموز: مہموز کے پھر تین قسمیں ہیں:

[۱] **مہموز الفاء:** یعنی جس کے فاکلمہ کی جگہ ہمزہ ہو جیسے: اَمَرَ و اَمْرٌ بروزن فَعَلَ و فَعْلٌ

[۲] **مہموز العین:** جس کے عین کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو جیسے سَئَلَ و سَئُلٌ بروزن فَعَلَ و فَعْلٌ۔

[۲] **مہموز اللام:** جس کے لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو جیسے: قَرَأَ قَرْأٌ بروزن فَعَلَ فَعْلٌ

مضاعف:

مضاعف کا لغوی معنٰی دو چند کیا ہوا، دوگنا۔اس میں بھی چونکہ ایک جنس کے دو حروف ہوتے ہیں گویا کہ یہ دوچند کیا ہوا ہے۔مضاعف کو اصم بھی کہتے ہیں۔

اَصَمٌ کا معنی سخت کی ہے۔چونکہ ایک جنس کے دو حرف مکرر آنے کی وجہ سے اس میں شدت و سختی پائی جاتی ہے اس لیے اس کو اَصَم کہتے ہیں۔

اصطلاح میں مضاعف وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی کے مقابل میں دو حرف صحیح ایک جنس کے ہوں۔

اقسام مضاعف: مضاعف کے پھر دو قسمیں ہیں:

[۱] **مضاعف ثلاثی:** ثلاثی کلمہ کے حروف اصلی کے مقابل دو حرف ایک جنس کے ہوں جیسے: ضَرٌّ [ضَرَرَ] مَدّ [مَدَدَ] دَدَنَ، قَلَقٌ، ثَلْثٌ، سُدسٌ بروزن فَعَلَ و فَعْلٌ وغیرہ۔

[۲] مضاعف رباعی: رباعی کلمہ کے حروف اصلی کے مقابل دو حرف اصلی ایک جنس کے ہوں جیسے: زَلْزَلَ، زِلْزَالٌ بروزن فَعْلَلَ فِعْلَالٌ۔ مَضْمَضَ وَمَضْمَضَةٌ، حَصْحَصَ وحَصْحَصَةٌ۔

فائدہ: بعض صرفی مضاعف ثلاثی کی جو تعریف کرتے ہیں کہ جس کے عین اور لام کلمہ کی جگہ ایک جنس کے دو حروف ہوں تو وہ اکثر استعمال ہونے کے اعتبار سے ہے۔ دراصل تعریف وہ ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔ البتہ فاء اور عین جیسے: دَدَنَ میں متجانسین بہت کم اور فاء لام جیسے: قَلَقَ میں اُن لوگوں کا اختلاف ہے جو متجانسین میں اتصال کا شرط لگاتے ہیں اُن کے نزدیک یہ مضاعف نہیں لیکن عام صراف کے نزدیک یہ شرط نہیں۔ اسی طرح مضاعف رباعی میں بھی جو تعریف کی جاتی ہے کہ جس کے فاء ولام اول اور عین ولام ثانی کے مقابل دو حروف ایک جنس کے ہوں جیسے: زَلْزَلَ تو یہ تعریف بھی اکثر استعمال ہونے کی اعتبار سے ہے۔

معتل:

معتل کا لغوی معنی بیمار کے ہیں اس کو معتل اس لیے کہتے ہیں کہ یہ کلمہ حروف علت پر مشتمل ہونے کی وجہ سے گویا مریض اور بیمار ہے اور صرفی قواعد کے ذریعے اس کی علاج کی ضرورت ہے۔

اصطلاح میں معتل وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی کے مقابل میں حروف علت میں سے ایک یا دو حروف ہوں۔ جیسے: وَعَدَ، یَوْمٌ وغیرہ

اقسامِ معتل: معتل کی دو قسمیں ہیں [۱] معتلِ مفرد [۲] معتلِ مرکب

معتل مفرد: وہ معتل ہے کہ جس کے حروف اصلیہ کے مقابل ایک حرف علت ہو۔

معتل مفرد کے اقسام: پھر یہ معتل مفرد تین قسم پر ہیں:

[۱] معتل الفاء (مثال) [۲] معتل العین (اجوف) [۳] معتل اللام (ناقص)

وجہ حصر:

اگر حرف علت فاء کے مقابل ہو تو مثال اور اگر عین کے مقابل ہو تو اجوف اور اگر لام کے مقابل ہو تو ناقص کہلاتا ہے۔

معتلِ مرکب:

وہ معتل ہے کہ جس کے حروف اصلی کے مقابل ایک سے زائد حروف علت ہوں۔ پھر اگر حروف علت دو ہو تو معتلِ دو حرفی جیسے: وَیلٌ ،قَوِی اور اگر حروف علت تین ہو تو معتلِ سہ حرفی کہلائے گا جیسے: وَوَّیْتَ ،یَتَیَّتُ ،وَایٌ۔ اس معتل مرکب کو لفیف بھی کہتے ہیں۔

فائدہ:

چونکہ معتل، سہ حرفی اور وہ معتلِ مرکب جس میں حروف علت ،فاء اور عین کے مقابل ہو جیسے: ویلٌ یومٌ وغیرہ قلیل الاستعمال ہونے کی وجہ سے اکثر صرفی حضرات اِن کو بیان نہیں کرتے۔

وجہ حصر:

اگر حرف علت فاء عین لام میں سے کسی ایک کے مقابل ہو تو معتل یک حرفی اور اگر دو کے مقابل ہو تو معتلِ دو حرفی اور اگر تین کے مقابل ہو] جیسے: وَایٌ، وَوَّیْتُ، یَتَیّیْتُ] تو معتلِ سہ حرفی کہلاتا ہے۔

لفیف:

لغت میں مخلوط، لپٹا ہوا، اس کو لفیف اس لیے کہتے ہیں کہ اس کلمہ میں حروف علت اور حروف صحیح مخلوط ہوتے ہیں اور صحیح سے زیادہ حروف علت ہوتے ہیں گویا یہ کلمہ حروف علت میں لپٹا ہوا ہے۔

اصطلاح میں لفیف وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ کے مقابل میں کوئی دو حروفِ علت موجود ہوں۔

اقسام: لفیف کے پھر دو اقسام ہیں:

[۱]لفیف مقرون:

جس میں دونوں حروفِ علت اکھٹے آئے ہو جیسے طوی، قوی۔

مقرون لغت میں ملا ہوا چونکہ اس میں حروف علت ملے ہوئے یعنی ایک ساتھ ہوتے ہیں اس لیے مقرون کہلاتا ہے اصطلاح میں وہ کلمہ جس کے حروف اصلی کے مقابل میں دو حروف علت متصل ایک ساتھ ہوں چاہیے فاء عین کے مقابل ہو جیسے: وَیلٌ۔ یَوْمٌ یا عین لام کے مقابل ہو جیسے: قَوِیَ، حَیِیَ، طَوٰی۔

[۲]لفیف مفروق:

جس میں دونوں حرف علت ایک دوسرے سے جدا آئے ہو جیسے وشی۔

مفروق لغت میں الگ اور جدا کو کہتے ہیں کیونکہ اس میں حروف علت ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں اصطلاح میں وہ کلمہ جس کے حروف اصلی کے مقابل میں دو حرف علت ایک دوسرے سے جدا اور الگ الگ ہوں یعنی فاء اور لام کلمہ میں ہوں جیسے: وَقْیٌ وَقٰی جو دراصل وَقِیَ تھا۔

فائدہ: لفیف کو ایک حرف علت کی وجہ سے مثال، اجوف اور ناقص بھی مجازاً کہا جاسکتا ہے۔

[از تقریر مفتی مجتبٰی صاحب]

مثال:

لغت میں مانند، مشابہ۔ اس کو مثال اس لیے کہتے ہیں کہ قلت تغیر کی وجہ سے اس کی گردان صحیح کی مانند ہوتی ہے یا جس طرح صحیح میں علت نہ ہونے کی وجہ سے قانون نہیں لگتا اسی طرح مثال میں بھی علت کم ہونے کی وجہ سے قوانین تبدیل وحذف کم لگتے ہیں۔

اصطلاح میں وہ کلمہ جس کے حروف اصلی میں سے فاء کلمہ کی جگہ حرف علت آجائے اس کو معتل الفاء بھی کہتے ہیں۔

اقسام: مثال کی پھر دو اقسام ہیں: [۱]مثال واوی [۲]مثال یائی

☆ مثال واوی جس کے فاء کلمہ کی جگہ حرف علت واو ہو جیسے: وَعْدٌ وَعَدَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ

☆ مثال یائی جس کے فاء کلمہ کی جگہ حرف علت یاء ہو جیسے: یَسْرٌ یَسَرَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ

فائدہ:

مثال الفی اس لیے نہیں آتا کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ابتداء بالساکن محال ہے۔

اجوف:

لغت میں کھوکھلا، خالی پیٹ والا، چونکہ اجوف میں حرف علت وسط میں ہوتا ہے۔ اور عین کلمہ [وسط] حرف علت میں ردوبدل ہونے کی وجہ سے نہ ہونے کے برابر ہے گویا اس کلمہ کا پیٹ خالی ہے اس لیے اس کو اجوف کہتے ہیں یعنی اسکا وسط حرف اصلی سے خالی ہے۔

اصطلاح میں وہ کلمہ جس کے حروف اصلی میں سے عین کلمہ کی جگہ حرف علت ہو۔ اس کو معتل العین بھی کہتے ہیں۔

اقسام: اجوف کی پھر دو قسمیں ہیں: [۱] اجوف واوی [۲] اجوف یائی

☆ اجوف واوی جس کے عین کلمہ کی جگہ حرف علت واو ہو جیسے: قَوْلٌ وقَالَ جو دراصل قَوَلَ بروزن فَعَلَ تھا۔

☆ اجوف یائی جس کے عین کلمہ کی جگہ حرف علت یاء ہو جیسے: بَیْعٌ و بَاعَ جو دراصل بَیَعَ بروزن فَعَلَ تھا۔

فائدہ: اجوف کو ایک نام ذُوالثلٰثة بھی کہتے ہیں کیونکہ اس کی ماضی میں واحد متکلم کا صیغہ تین حرفی ہوتا ہے جیسے: قُلْتُ، بِعْتُ

ناقص:

لغت میں نقص والا، کم اور ناتمام چونکہ اس کے آخر میں حرف علت ہونے کی وجہ سے یہ نقص والا اور ناتمام ہوتا ہے کیونکہ صرفی ہمیشہ تبدیلی آخر میں کرتے ہیں اور حرف علت میں اکثر حذف اور تبدیلی ہوتی رہتی ہے اس لیے اس کو ناقص کہتے ہیں۔

اصطلاح میں وہ کلمہ جس کے حروف اصلی میں لام کلمہ کی جگہ حرف علت آجائے اس کو معتل اللام بھی کہتے ہیں۔

اقسام: ناقص کی پھر دو قسمیں ہیں: [۱]ناقص واوی [۲]ناقص یائی

☆ ناقص واوی جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت واو ہو جیسے: **عَفْوٌ عَفَا**، دعا ، **غَزْوٌ غَزٰی** جو اصل میں **عَفَوَ** ، **دَعَوَ** ہے

☆ ناقص یائی جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت یاء ہو جیسے: **رَمْیٌ رَمٰی** جو دراصل **رَمَیَ** تھا۔

فائدہ:

[۱] ناقص کو **ذُوالْاَرْبَعَة** بھی کہتے ہیں کیونکہ اس کی، ماضی واحد متکلم کے صیغہ کے چار حرف ہوتے ہیں جیسے: **دَعَوْتُ**، **رَمَیْتُ** وغیرہ

[۲] اجوف الفی اور ناقص الفی اس لیے نہیں آتی کہ عین یا لام کلمہ میں جو الف ہوتا ہے وہ اصل میں واو یاء سے تبدیل شدہ ہوتا ہے خود اصلاً الف نہیں ہوتا۔

جیسے: **قَالَ** میں الف واو سے **بَاعَ** میں الف یاء سے، **دَعَا** میں الف واو سے اور **رَمٰی** میں الف یاء سے تبدیل شدہ ہے۔ اگر اجوف عین کلمہ اور ناقص کالام کلمہ اصل کے اعتبار سے الف ہوتا تو پھر اس کو اجوف الفی اور ناقص الفی کہتے لیکن ایسا نہیں۔ لہذا بظاہر اجوف الفی اور ناقص الفی نظر آنے والا کلمہ دراصل اجوف واوی و یائی اور ناقص واوی و یائی ہوتا ہے۔ الغرض علماء صرف کے اتفاق سے **اسماء متمکنہ [معربہ]** اور افعال متصرفہ [جس کی گردان ہوتی ہے] میں کبھی بھی الف اصلی نہیں آتا بلکہ واو یا یاء سے بدل کر آتا ہے۔

فائدہ: ثلاثی مجرد کے چھ ابواب سے ہفت اقسام میں عام طور پر کون کون سے قسم آتے ہیں:

[۱] مضاعف عام طور پر تین ابواب سے آتا ہیں **ضرب، نصر، سمع** اور مزید کے آٹھ ابواب سے آتا ہے: **افتعال، استفعال، انفعال، افعال، تفعیل، مفاعله، تفعل، تفاعل۔**

[۲] مہموز الفاء عام طور پر پانچ ابواب سے آتا ہیں ضرب، نصر، فتح، سمع، کرم۔

[۳] مہموز العین عام طور پر چار ابواب سے آتا ہیں ضرب، فتح، سمع، کرم۔

[۴] مہموز اللام پانچ ابواب سے آتا ہیں نصر، ضرب، فتح، سمع، کرم اور ثلاثی مزید کے سات بابوں سے آتا ہے افتعال، استفعال، افعال، تفعیل، مفاعلہ، تفعل، تفاعل۔

[۵] مثال عام طور پر پانچ ابواب سے آتا ہیں ضرب، فتح، سمع، کرم، حسب۔ البتہ مثال واوی نصر سے ایک مادہ لغت عامر یہ میں آیا ہے وجد یجد۔ جریر کہتے ہیں:

لو شئت قد نقع الفواد بشربۃ

تدع الصوادی لا یجدن غلیلا

اس شعر میں یجدن بکسر الجیم والضمہ آیا ہے۔ مثال واوی ثلاثی مزید کے سات ابواب سے آتا ہے: افتعال، استفعال، افعال، تفعیل، تفعل، تفاعل، مفاعلہ لیکن آخر چار بابوں سے مثل صحیح کے آتا ہے۔ مثال یائی ثلاثی مزید کے پانچ بابوں سے آتی ہے: افتعال، استفعال، افعال، تفعیل، تفعل۔

[۶] اجوف عام طور پر تین ابواب سے آتے ہیں نصر، ضرب، سمع البتہ باب نصر سے اجوف واوی اور باب ضرب سے اجوف یائی آتے ہیں اور سمع سے واوی اور یائی دونوں آتے ہیں۔ صرف طال یطول باب کرم سے آیا ہے اور اجوف ثلاثی مزید کے آٹھ ابواب سے آتا ہے افتعال، استفعال، انفعال، افعال، تفعیل، مفاعلہ، تفعل، تفاعل۔

[۷] ناقص عام طور پر پانچ ابواب سے آتے ہیں نصر، ضرب، فتح، سمع، کرم۔ البتہ نصر سے واوی اور ضرب سے یائی آتے ہیں۔ ناقص یائی مزید میں آٹھ ابواب سے آتا ہے افتعال، استفعال، انفعال، افعال، تفعیل، مفاعلہ، تفعل، تفاعل۔

[۸] لفیف مفروق عام طور پر تین ابواب سے آتے ہیں ضرب، سمع، حسب لیکن حسب سے کم اور سمع سے بہت کم آتا ہے اور ثلاثی مزید کے پانچ ابواب سے آتا ہے استفعال، افعال، مفاعلہ تفعل، تفاعل۔ لفیف مفروق میں عین کلمہ میں بالکل تعلیل نہیں ہوتی۔ لفیف مقرون مزید کے بارہ بابوں سے آتا ہے افعال، استفعال، انفعال، افتعال، تفعیل، مفاعلہ، تفعل، افعل، افاعل، تفاعل، افعلال، افعیلال۔

[۹] لفیف مقرون عام طور پر دو ابواب سے آتا ہیں ضرب، سمع البتہ لفیف مقرون [جس کا عین ولام کلمہ میں یاء ہو] باب سمع سے صرف دو مادہ آئے ہیں عیی، حیی۔

[۱۰] صحیح تمام ابواب سے آتا ہے۔

[انظر للتفصیل شذ العرف: ۲۷تا۲۹ وتسهیل الصرف للباندوی حصہ سوم]

فائدہ:

[۱] لفیف کو ایک حرف علت کا اعتبار کر کے مثال، اجوف یا ناقص بھی مجازاً کہا جاسکتا ہے۔

[۲] باب افعلال اور افعیلال جیسے: کے لام اول سے حکماً عین کلمہ کا تعبیر کیا جاتا ہے یعنی لام اول کو عین کلمہ کہا جاتا ہے لہذا اگر ان ابواب کے لام اول کی جگہ حرف علت آجائے تو اس کو اجوف کہا جائے گا نہ کہ ناقص۔

[۳] ہفت اقسام میں مرکبات اور مختلطات بھی آتے ہیں جیسے: مضاعف ومهموز، اَمَّ، اُمٌّ مضاعف ومثال وَدَّ، وُدٌّ مهموز الفاء مع اجوف وناقص ولفیف مقرون اُوسٌ، اُسَ، اَتَیٰ اَتیٰ، اَوَیٌ واَوٰی مهموز العین مع لفیف مفروق وَاُیٌ مهموز اللام مع مثال واجوف وَدْءٌ ووَدَءَ، نَوْءٌ ونَاءَ وغیرہ

ان کو مختلطات کہتے ہیں ان میں مفردات والے قوانین ہی جاری ہوتے ہیں۔

فائدہ: معتل میں تخفیف کے تین قاعدے جاری ہوتے ہیں: ابدال، حذف، اسکان مهموز میں چار قاعدے جاری ہوتے ہیں: ابدال، حذف، زیادت، تسہیل

مضاعف میں تین قاعدے جاری ہوتے ہیں: ابدال، اسکان، تحریک
حروف علت میں سب سے زیادہ ثقیل واو ہے اسکے بعد یاء، اسکے بعد الف۔

[تسہیل الصرف: ۳/۹]

مشق

ہفت اقسام متعین کریں:

دِرْهَمٌ	خَوْفٌ	كَوْكَبٌ	قِسْطَاسٌ	جَوْهَرٌ
زَنْبُوْرٌ	دَعْوَةٌ	لِسَانٌ	مِيزَابٌ	سُدُسٌ
فِرْعَوْنُ	هَامَانُ	مَنَّانٌ	رِضْوَانٌ	رَجُلٌ
يَمٌّ	وَهَبَ	اَمْرٌ	بَاءٌ	اَلِفٌ
جيمٌ	رَاءٌ	يَاءٌ	نُوْنٌ	زمزمٌ
رَضِيَ	وَسْوَسَ	ذَبٌّ	رَضِيٌّ	سَجُنْبولٌ
عَقَنْقَلٌ	جَحَنْفَلٌ	يَاجُوجُ وَمَاجُوجُ		سِنَانٌ
عِرْفَانٌ	صَرْصَرٌ	كَوْثَرٌ	جُرمُوْقٌ	صَوْمَعَةٌ
فَوصَعَةٌ	تَابُوتٌ	اَصَاصٌ	حَيَوانٌ	عنكبوتٌ
سَوْطٌ	رَحِيْمٌ	قِرَاْءَةٌ	وِقَايَةٌ	بَيْعٌ
طَالَ	كتاب	جُلْجُلٌ	لُبَابٌ	وَعْدَغَةٌ
سَمَعْمَعٌ	قَارُونٌ	طومارٌ	طُورٌ	صَحَراءُ
حمراءُ	خضراءُ	صَفراءُ	هَارُوت ومَارُوتٌ	
يُؤْيُؤٌ	شَرِيعَتٌ	دَرْدَبِيْسٌ	خَشْخَاسٌ	
اَرْضٌ،	سَمَاءٌ			

تقسیمات وتفصیلات فعل

تقسیم اولِ فعل:

فعل دو قسم پر ہے: [ا] فعل متصرف [۲] فعل غیر متصرف

فعل متصرف:

ما یجری فیه التصریف والنقل الی الماضی والمضارع واسم الفاعل والمفعول والامر والنهی وغیر ذلک والثانی بعکسه نحو نعم وبئس ولیس وعسی وکاد وکرب ویذر...الخ۔ [حاشیہ زرادی]

فعل متصرف:

اُس کو کہتے ہیں جس کی گردان مکمل ہوتی ہو جیسے: ضَرَبَ، نَصَرَ وغیرہ

فعل غیر متصرف:

ما لا یجری فیه التصریف۔ اُس کو کہتے ہیں جس کی مکمل گردان نہ ہوتی ہو جیسے: لیس

فائدہ: فعل غیر متصرف کو فعل جامد بھی کہتے ہیں۔ [جامع الدروس العربیہ]

فائدہ:

صرفی حضرات اسم متمکن اور فعل متصرف سے بحث کرتے ہیں، اسم غیر متمکن اور فعل غیر متصرف سے بحث نہیں کرتے اس لئے کہ صرفی حضرات اس کلمہ سے بحث کرتے ہیں جس میں تغیر واقع ہو اور ان میں تغیر واقع نہیں ہوتا اور اگر واقع ہو تو وہ انکے ہاں زیادہ معتبر نہیں اس لئے تو حرف سے بالکل ہی بحث نہیں کرتے۔ لہذا صرف کی کتابوں میں جہاں اسم یا فعل کا ذکر ہو تو اُس سے مراد اسماء متمکنہ اور افعال متصرفہ مراد ہونگے۔ [شرح زرادی]

افعال اور ان کے صیغے :

جاننا چاہیے کہ عربی زبان میں فاعل کے اعتبار سے فعل کی تین قسمیں ہیں:

غائب حاضر متکلم ان میں سے ہر ایک کی تین تین قسمیں ہیں واحد تثنیہ جمع یہ نو قسمیں ہیں ان نو قسموں میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں مذکر اور مونث اس طرح کل اٹھارہ صورتیں نکلتی ہے جن کو صیغہ بھی کہتے ہیں۔

واحد مذکر غائب، تثنیہ مذکر غائب، جمع مذکر غائب، واحد مونث غائب، تثنیہ مونث غائب، جمع مونث غائب، واحد مذکر حاضر، تثنیہ مذکر حاضر، جمع مذکر حاضر، واحد مونث حاضر، تثنیہ مونث حاضر، جمع مونث حاضر، واحد مذکر متکلم، تثنیہ مذکر متکلم، جمع مذکر متکلم، واحد مونث متکلم، تثنیہ مونث متکلم، جمع مونث متکلم، لیکن متکلم میں واحد مذکر متکلم اور واحد مونث متکلم کے لیے ایک ہی صیغہ ہے اور تثنیہ مذکر متکلم اور تثنیہ مونث متکلم اور جمع مذکر متکلم جمع مونث متکلم ان چاروں کے لیے ایک ہی صیغہ ہے اس لیے بجائے چھ صیغوں کے صرف دو صیغوں سے کام چل گیا اور اٹھارہ صیغوں کے بجائے اب چودہ صیغے رہ گئے۔

تقسیم دوم فعل:

معنٰی اور زمانہ کے اعتبار سے فعل کی تین قسمیں ہے:

[۱] فعل ماضی   [۲] فعل مضارع   [۳] فعل امر

فائدہ:

بعض صرفی حضرات نے فعل کی چار قسمیں بتائی ہیں چوتھا فعل نہی لیکن در حقیقت فعل نہی کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ یا تو فعل مضارع ہی ہے جس کی ابتداء میں لاء نہی لگا دیا جاتا ہے تو یہ قسم فعل مضارع میں داخل ہے اور یا تو فعل امر میں داخل ہے کیونکہ دونوں میں طلب کا معنٰی پایا جاتا ہے امر میں کام کرنے کی طلب اور نہی میں کام نہ کرنے کی طلب تو نفس طلب میں دونوں مشترک ہیں۔

تقسیم سوم فعل: نسبت کے اعتبار سے فعل پھر دو قسم پر ہے:

[۱]معروف(معلوم) [۲]مجہول

معلوم:

اگر فعل کی نسبت فاعل کی طرف ہو یعنی فعل کا فاعل معلوم اور مذکور ہو تو یہ فعل معلوم[معروف]ہو گا جیسے:ضَرَبَ زیدٌ ،یَضْرِبُ زیدٌ ،اِضْرِبْ اَنْتَ وغیرہ

مجہول:

اور اگر فعل کی نسبت فاعل کی طرف نہ ہو یعنی فاعل معلوم اور مذکور نہ ہو تو یہ فعل مجہول ہو گا جیسے:ضُرِبَ زیدٌ،یُضْرَبُ زَیْدٌ،لِتُضْرَبْ اَنْتَ یہاں فاعل[مارنے والا]معلوم نہیں۔

تقسیم چہارم فعل: نفی واثبات کے اعتبار سے بھی فعل کے دو قسم ہے:

[۱]فعل مثبت [۲]فعل منفی

فعل مثبت: وہ فعل جو کسی کام کے ثابت ہونے پر دلالت کرے جیسے:ضَرَبَ،یَضْرِبُ

فعل منفی: وہ جو کسی کام کی نفی پر دلالت کرے جیسے:مَاضَرَبَ،لَایَضْرِبُ،لَا تَضْرِبْ

تقسیم پنجم فعل: حروف کی تعداد کے اعتبار سے بھی فعل دو قسم پر ہے:

[۱]فعل ثلاثی(سہ حرفی) [۲]فعل رباعی(چہار حرفی)

پھر ان میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں: [۱]مجرد [۲]مزید فیہ

[۱]مجرد(یعنی حروف زائدہ سے خالی)

[۲]مزید فیہ (جس میں حروف زائد ہوں) تو اس طرح چہار قسم بن گئے:

[۱]فعل ثلاثی مجرد [۲]فعل ثلاثی مزید فیہ

[۳]فعل رباعی مجرد [۴]فعل رباعی مزید فیہ

فائدہ:

[۱] چونکہ اسم میں خماسی مجرد اور خماسی مزید بھی آتے ہیں اس اعتبار سے یہ چھ اقسام بن جاتے ہیں جس کی وجہ سے اس کو شش اقسام بھی کہتے ہیں۔ لیکن فعل میں خماسی نہیں آتے۔

[۲] ثلاثی، رباعی، خماسی کے آخر میں یہ یاء نسبت کی ہے بمعنی "والے" یعنی تین حروف والے، چار حروف والے، پانچ حروف والے، اور جو عدد مَفْعَلٌ اور فُعَالٌ کے وزن پر ہو تو اُس میں تکرار والا معنی پایا جاتا ہے جیسے: ثُلَاثٌ، رُبَاعٌ، خُمَاسٌ یعنی تین تین، چار چار، پانچ پانچ،

[۳] فعل ثُنائی اس لئے نہیں آتا کہ ہر کلمہ کی اصل بناء تین حرفی ہوتا ہے۔ اس طرح کلام عرب میں کوئی فعل اصلاً تین حروف سے کم نہیں ہوتا۔

اور فعل خماسی وسداسی اس لیے نہیں آتا کہ فعل کے ساتھ حروف مضارع، ضمائر، نون اعرابی تاکید وغیرہ بھی ملحق ہوتے ہیں تو پھر خماسی یا سداسی کی صورت میں ان چیزوں کی الحاق کے وقت بہت ثقیل ہو جاتا اور دوسرا طالب العلم کو اشکال ہو جاتا کہ کہیں یہ تین تین یا تین چار حروف والے دو فعل تو نہیں۔

اس طرح یَجْتَنِبُ خماسی، اِسْتَخْرَجَ سداسی اور تَتَدَحْرَجُوْنَ ثمانی نہیں کیونکہ اس میں حروفی اصلی کا اعتبار ہوتا ہے جبکہ حروف اصلی فعل میں تو تین سے کم اور چار سے زائد نہیں ہوسکتے۔ لہٰذا تینوں مثالوں میں حروف اصلی تین یا چار ہیں۔ اور باقی تو حروف زائدہ ہیں۔

فعل ثلاثی مجرد:

فعل ثلاثی مجرد وہ ہے جس کی ماضی کے واحد مذکر غائب کے صیغہ میں صرف تین حروف [فاعین لام] اصلی ہوں کوئی زائد حرف نہ ہو جیسے: نَصَرَ، یَنْصُرُ

فائدہ:

نَصَرَ باب کے تمام صیغے ثلاثی مجرد حساب ہونگے کیونکہ کسی باب کے مجرد یا مزید کا حکم اسی باب کے ماضی واحد مذکر غائب کے صیغے کے اعتبار سے ہو گا۔لہٰذا یَنْصُرُ نَصَرْتُم، یَنْصُرُوْنَ، نَاصِرٌ وغیرہ تمام ثلاثی مجرد ہیں نہ کہ ثلاثی مزید،اگرچہ ان میں یاء تم، و،ن،الف،زائد ہیں لیکن اعتبار واحد مذکر غائب کو ہے:

فعل ثلاثی مزید فیہ:

وہ ہے جس کی ماضی کے واحد مذکر غائب کے صیغہ میں تین حروف اصلی کے علاوہ کوئی زائد حرف بھی ہو جیسے:اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ اور اِجْتَنَبَ بروزن اِفْتَعَلَ کہ اس میں فاء عین لام سے زائد حروف ایک میں ہمزہ اور دوسرے میں ہمزہ و تاء موجود ہیں۔

فعل رباعی مجرد:

وہ ہے جس کی ماضی کے واحد مذکر غائب کے صیغہ میں صرف چار حروف اصلی کے علاوہ کوئی زائد حرف بھی ہو جیسے:بَعْثَرَ بروزن فَعْلَلَ۔

فعل رباعی مزید فیہ:

وہ ہے جس کی ماضی کے واحد مذکر غائب کے صیغہ میں چار حروف اصلی کے علاوہ کوئی زائد حرف بھی ہو جیسے:تَسَرْبَلَ بروزن تَفَعْلَلَ کہ اس میں تاء زائد ہے۔اور اِبْرَنْشَقَ بروزن اِفْعَنْلَلَ اس میں دو حروف ہمزہ اور نون زائد ہیں۔ [میزان عرب]

جس طرح چیزوں کے وزن اور کمی بیشی معلوم کرنے کے لیے ترازو ہوتا ہے اسی طرح عربی کے کلموں کے وزن، حروف اصلی اور زائد معلوم کرنے کے لیے صرفیوں نے بھی میزان مقرر [وضع] کیا ہے۔کلمہ ثلاثی کے لیے فاء عین لام [فعل ضَرَبَ] کلمہ رباعی کے لیے فاء عین دو لام [فعل دَحْرَجَ] اور خماسی کلمہ کے لیے فاعین سہ لام [فَعْلَلِلٌ جَحْمَرِشٌ] مقرر ہے۔

فائدہ:

[۱] جس کلمے کا وزن معلوم کرنا ہو جیسے: ضَرَبَ تو اس کو موزون اور جس میزان [جیسے: فَعَلَ]، کے ذریعے وزن معلوم کیا جاتا ہے اُس کو وزن کہتے ہیں۔

یہ وزن اور میزان بظاہر دونوں ایک چیز ہیں لیکن ان میں باریک سافرق ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ میزان تو حرف "فاعین لام" کو کہتے ہیں اور وزن پورے ڈھانچے کو جیسے ضَارِبٌ بروزن فَاعِلٌ اور اَکْرَمُ بروزن اَفْعَلُ۔ اس میں ضاربٌ اور اکرم موزون ہے اور فاعل وافعل وزن اور پوراڈھانچہ ہے جبکہ فاعین لام ہی حرف میزان ہے اور یہ اکرم اور ضارب میں یہ الف میزان میں شامل نہیں البتہ وزن میں شامل ہے۔

[۲] اٹھائیس یا انیتس حروف ہجاء میں سے فاعین لام کا انتخاب میزان کے لیے اس لیے کیا گیا کہ مخارج کے اعتبار سے حروف کی بڑی قسمیں تین ہیں:

[۱] حروف شفوی [۲] حروف وسطی [۳] حروف حلقی

تو ان تینوں میں سے میزان کے لیے ہر قسم سے ایک ایک حرف لیا گیا ہے یعنی حروف شفوی سے فاء حلقی سے عین اور وسطی سے لام لیا گیا ہے۔ جس سے فعل بن گیا۔

اور فعل کو اس ترتیب پر رکھنے کا مقصد یہ تھا کہ ان تین حروف کی ترتیب سے میزان جب بن جائے تو وہ ایسا عام معنٰی رکھتا ہو کہ جو ہر چیز پر پورا اترے اور تمام کلمات کو شامل ہو۔ جبکہ ہر کلمہ میں فعل کا معنٰی موجود ہے مثلاً ذَهَبَ کا معنٰی ہے فَعَلَ فِعْلَ الذِّهَابِ اور كَاتِبٌ کا معنٰی موجود ہے فاعل فَعْلَ الْكِتَابَةِ وغیرہ

اور دوسری ترتیب کو اس لیے نہیں لیا گیا کہ فاعین لام کو ترتیب دینے کی کل چھ صورتیں بن سکتی ہیں۔

[۱] فَلَعٌ (پھٹنا) [۲] لَعَفَ (دبک کر بیٹھنا) [۳] عَلَفَ (چارہ دینا)

[۴] لَفَعٌ (ڈھانک لینا) [۵] عَفَلٌ [۶] فَعَلٌ (کرنا)

چونکہ پہلے چار صورتوں میں خاص معنٰی بنتا ہے اور پانچویں کا معنٰی ہی نہیں بلکہ مہمل ہے اور چھٹے کا معنٰی عام ہے اس لیے اس ترتیب کو مقرر کیا گیا۔

اور عَمَلٌ اگرچہ اس میں میم شفوی ہے کو اس لیے میزان کے لیے مقرر نہیں کیا گیا کہ اس کا معنٰی بھی ایک اعتبار سے خاص ہے کیونکہ عَمَلٌ مخلوق کے کام کو کہتے ہیں نہ کے خالق کے کام کو لہذا فَعَّالٌ لِمَّا یُرِیدُ کہا جاتا ہے نہ کہ عمَّالٌ لِمَا یُرِید۔

[۳] میزان چونکہ ترازو کو کہتے ہیں اور جس طرح ترازو کے دو پلڑے [چابڑی] ہوتے ہیں اور ایک شاھین [وہ لکڑی اور ڈھنڈا جس سے ترازو کھڑا ہوتا ہے] پلڑے تو ہلکے پلکے اور مساوی ہوتے ہیں جبکہ شاہین قوی ہوتا ہے اسی طرح فاء اور لام چونکہ خفیف ہے اس لیے ان کو دونوں جانبوں کے لیے مقرر کیے گئے اور عین مستحکم اور ثقیل ہے تو اس کو ترازو کی شاھین کی طرح وسط میں وضع کیا گیا۔[اس کے بعد وزن کرنے کا طریقہ ۲۷]

فعل ماضی:

ماضی لغت میں مضی سے گزرا ہوا جیسا کہ قرآن میں ہے قد مضت سنة الاولین۔ اور اصطلاح میں فعل ماضی جو زمانہ گزشتہ میں اپنے معنی کے واقع ہونے پر دلالت کرے جیسے: ضَرَبَ

فائدہ:

یہ ماضی [ثلاثی مجرد میں] کبھی مفتوح العین کبھی مضموم العین اور کبھی مکسور العین بھی آتا ہے جیسے: ضَرَبَ، کَرُمَ، سَمِعَ۔

اقسام:

فعل ماضی کے پھر چھ اقسام ہیں:

[۱] ماضی مطلق [۲] ماضی قریب [۳] ماضی بعید

[۴] ماضی احتمالی [۵] ماضی تمنائی [۶] ماضی استمراری

ماضی مطلق:

وہ فعل ماضی جس میں گزرا ہوا زمانہ پایا جائے لیکن اس میں کسی بھی قید یعنی قریب و بعید کالحاظ نہ ہو جیسے عام گردان فعلِ ماضی فَعَلَ، نَصَرَ، ضَرَبَ فعل مطلق کے پھر چار صورتیں ہیں۔

[۱] ماضی مطلق مثبت معروف:

ضَرَبَ	ضَرَبَا	ضَرَبُوا	ضَرَبَتْ
ضَرَبَتَا	ضَرَبْنَ	ضَرَبْتَ	ضَرَبْتُمَا
ضَرَبْتُمْ	ضَرَبْتِ	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْتُنَّ
ضَرَبْتُ	ضَرَبْنَا۔		

فائدہ:

فاعل کے اعتبار سے فعل کی تین قسمیں ہیں: غائب، حاضر، متکلم، اور پھر ان میں سے ہر ایک کی تین تین قسمیں بنتی ہیں واحد، تثنیہ، جمع تو یہ نو قسمیں ہوئی پھر ان نو قسموں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں مذکر اور موئنث اس طرح کل اٹھارہ صورتیں نکلتی ہیں جن کو صیغہ بھی کہتے ہیں لیکن گردان میں اٹھارہ کی بجائے چودہ صیغے آتے ہیں کیونکہ گردان کے دو صیغوں ضربتُ اور ضربْنا میں چھ صیغے آجاتے ہیں تو چار کم ہو گئے۔

[۳] ماضی مطلق مثبت مجہول:

ضُرِبَ	ضُرِبَا	ضُرِبُوْا	ضُرِبَتْ
ضُرِبَتَا	ضُرِبْنَ	ضُرِبْتَ	ضُرِبْتُمَا
ضُرِبْتُمْ	ضُرِبْتِ	ضُرِبْتُمَا	ضُرِبْتُنَّ
ضُرِبْتُ	ضُرِبْنَا۔		

فائدہ:

☆ یہ وہی ماضی مطلق مثبت کی گردان ہے مگر فرق صرف اتنا ہے کہ وہ معلوم تھا اور یہ

مجہول کیونکہ اس میں فاعل[کام کرنے والا] معلوم نہیں جیسے: ضُرِبَ زیدٌ اس میں یہ تو معلوم ہے کہ زید کو گزشتہ زمانے میں مارا گیا ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ کس نے مارا ہے۔

☆ مجہول بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ پہلے حرف کو ضمہ [پیش]اور ماقبل آخر کو کسرہ[زیر] دے دو اور آخری حرف کو اپنی حالت پر چھوڑ دو جیسے: ضَرَبَ سے ضُرِبَ الخ

ماضی مطلق منفی معروف:

مَاضَرَبَ	مَاضَرَبَا	مَاضَرَبُوْا	مَاضَرَبَتْ
مَاضَرَبَتَا	مَاضَرَبْنَ	مَاضَرَبْتَ	مَاضَرَبْتُمَا
مَاضَرَبْتُمْ	مَاضَرَبْتِ	مَاضَرَبْتُمَا	مَاضَرَبْتُنَّ
مَاضَرَبْتُ	مَاضَرَبْنَا۔		

☆ بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ فعل ماضی مطلق مثبت معروف کے شروع میں ما یا لا لگا دینے سے ماضی مطلق منفی، معروف بن جاتا ہے۔مَاولَا لفظ میں کوئی تغییر و تبدیلی نہیں کرتا البتہ صرف معنٰی میں تبدیلی ہوتی ہے کہ بجائے اثبات کے منفی کی معنی بن جاتی ہے جیسی: ضَرَبَ [اُس نے مارا] سے مَاضَرَبَ [اُس نے نہیں مارا] بن جاتا ہے۔

☆ ماضی منفی بنانے کے لیے ما اور لا دونوں استعمال ہوتے ہیں لیکن ما کا استعمال اکثر ہوتا ہے اور لا اُس وقت آتا ہے جب لا اور ماضی مکرر ہو یعنی لا کے لیے فعل مکرر آنا لازمی ہے یا لا اُس وقت آتا ہے کہ جہاں دو کاموں کا نفی مقصود ہو جیسے: لَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰی [نہ اُس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی] یا اُس جگہ لا آنا ہے جہاں دعا کا موقع ہو یا فعل ماضی جواب قسم واقع ہو۔

[۴]ماضی مطلق منفی مجہول:

مَاضُرِبَ ،مَاضُرِبَا ،مَاضُرِبُوْا ،مَاضُرِبَتْ ،مَاضُرِبَتَا،مَاضُرِبْنَ۔۔الخ

☆ بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی مطلق مثبت مجہول کے شروع میں مَا یا لا لگا دینے سے فعل

ماضی مطلق منفی مجہول بن جاتا ہے۔

ماضی قریب:

اُس گزرے ہوئے زمانے پر دلالت کرتا ہے جو حال کے قریب ہو۔ جیسے: قَدْ نَصَرَ [اس نے مدد کی ہے] قَدْ ضَرَبَ [اُس نے مارا ہے] قَدْ جَلَسَ (وہ بیٹھا ہے)۔

بنانے کا قاعدہ:

فعل ماضی مطلق مثبت معروف کے شروع میں قد لگا دینے سے فعل ماضی قریب مثبت معروف بن جاتا ہے۔

[۱] ماضی قریب مثبت معروف:

قَدْ ضَرَبَ، قَدْ ضَرَبَا، قَدْ ضَرَبُوْا۔۔۔ الخ، اُس نے مارا ہے۔

فائدہ: قد کی وجہ سے صیغوں کے لفظ میں کوئی تغیر نہیں ہوتی البتہ معنٰی کے آخر میں لفظ "ہے" بڑھا دیا جاتا ہے۔

[۲] ماضی قریب مثبت مجہول:

ماضی مطلق مثبت مجہول کے شروع میں قد لگا دینے سے ماضی قریب مثبت مجہول بن جاتا ہے۔ قَدْ ضُرِبَ، قَدْ ضُرِبَا، قَدْ ضُرِبُوْا۔۔۔ الخ، مارا گیا ہے۔

[۳] ماضی قریب منفی معلوم:

ماضی مطلق منفی معروف کے شروع میں قد لگانے سے ماضی قریب منفی معروف بن جاتا ہے۔ قَدْ مَا ضَرَبَ، قَدْ مَا ضَرَبَا، قَدْ مَا ضَرَبُوا۔۔۔ الخ اُس نے مارا ہے۔

[۴] ماضی قریب منفی مجہول:

ماضی مطلق منفی مجہول کے شروع میں قد لگانے سے ماضی قریب منفی مجہول بن جاتا ہے۔ قَدْ مَا ضُرِبَ، قَدْ مَا ضُرِبَا، قَدْ مَا ضُرِبُوْا۔۔۔ الخ اُسے نہیں مارا گیا ہے۔

ماضی بعید:

اُس گزرے ہوئے زمانے پر دلالت کرتا ہو جو حال سے بعید ہو۔ جیسے: کَانَ نَصَرَ [اُس نے مدد کی تھی] کَانَ ضَرَبَ [اُس نے مارا تھا]

بنانے کا قاعدہ:

ماضی مطلق مثبت معروف کے شروع میں کان لگانے سے ماضی بعید مثبت معروف بن جاتا ہے۔ جیسے: کَانَ نَصَرَ [اس نے مدد کی تھی]

فائدہ:

[۱] اس کے ترجمہ میں "تھا" آتا ہے۔

[۲] ماضی بعید کی گردان میں صیغوں کے بدلنے کے ساتھ کَان کا صیغہ بھی بدلتا رہتا ہے۔

کَانَ کَانَا کَانُوا کَانَتْ کَانَتَا کُنَّ کُنْتَ

کُنْتُمَا کُنْتُمْ کُنْتِ کُنْتُمَا کُنْتُنَّ کُنْتُ کُنَّا

[۱] ماضی بعید مثبت معروف:

کَان ضَرَبَ کَانَا ضَرَبَا کَانُوا ضَرَبُوْا کَانَتْ ضَرَبَتْ

کَانَتَا ضَرَبَتَا کُنَّ ضَرَبْنَ کُنْتَ ضَرَبْتَ کُنْتُمَا ضَرَبْتُمَا

کُنْتُمْ ضَرَبْتُمْ کُنْتِ ضَرَبْتِ کُنْتُمَا ضَرَبْتُمَا کُنْتُنَّ ضَرَبْتُنَّ

کُنْتُ ضَرَبْتُ کُنَّا ضَرَبْنَا

[۲] ماضی بعید مثبت مجہول:

ماضی مطلق مثبت مجہول کے شروع میں کان لگانے سے ماضی بعید مثبت مجہول بن جاتا ہے۔ کَانَ ضُرِبَ، کَانَا ضُرِبَا، کَانُوا ضُرِبُوْا۔۔۔الخ [وہ مارا گیا تھا]

[۳] ماضی بعید منفی معروف:

ماضی بعید مثبت معروف کے شروع میں مَانافیہ لگانے سے ماضی بعید منفی معروف بن

جاتا ہے۔

مَا کَانَ ضَرَبَ ،مَاکَانَا ضَرَبَا،مَاکَانُوا ضَرَبُوا۔الخ [وہ نہیں مارا گیا تھا]

ماضی احتمالی:

جو گزرے ہوئے زمانے پر علی سبیل التردد [شک کے ساتھ] دلالت کرے۔

جیسے:لَعَلَّمَا فَعَلَ [شائد اُس مرد نے کیا ہو]لَعَلَّمَا ضَرَبَ [شائد اُس نے مارا ہو]

[۱] ماضی احتمالی مثبت معروف:

ماضی مطلق مثبت معروف کے شروع میں لَعَلَّمَا لگانے سے فعل ماضی احتمالی مثبت معروف بن جاتا ہے۔اور اس کے ترجمہ میں "شائد" کا لفظ بڑھا دیا جاتا ہے۔

لَعَلَّمَا ضَرَبَ، لعلّما ضَرَبَا ،لَعَلَّمَا ضَرَبُوْا۔۔الخ[شائد اُس نے مارا ہو]

[۲] ماضی احتمالی مثبت مجہول:

ماضی مطلق مجہول کے شروع میں لَعَلَّمَا لگا دینے سے ماضی احتمالی مثبت مجہول بن جاتا ہے۔لَعَلَّمَا ضُرِبَ ، لَعَلَّمَا ضُرِبَا، لَعَلَّمَا ضُرِبُوا۔الخ [شائد کہ اُسے مارا گیا ہو]

[۳] ماضی احتمالی منفی معروف:

فعل ماضی مطلق منفی کے شروع میں لَعَلَّمَا لگانے سے فعل ماضی احتمالی منفی معروف بن جاتا ہے۔لَعَلَّمَا مَا ضَرَبَ ،لَعَلَّمَا مَاضَرَبَا ،لَعَلَّمَا مَا ضَرَبُوْا۔الخ

[شائد اُس نے نہ مارا ہو]

[۴] ماضی احتمالی منفی مجہول:

ماضی مطلق منفی مجہول کے شروع میں لعلما لگانے سے ماضی احتمالی منفی مجہول بن جاتا ہے -لَعَلَّمَا مَا ضُرِبَ ،لَعَلَّمَا مَا ضُرِبَا ،لَعَلَّمَا مَا ضُرِبُوا۔۔الخ

[شائد اُسے نہ مارا گیا ہو]

ماضی تمنائی:

جو گزرے ہوئے زمانے پر علی سبیل التَّمَنِّي [تمنا اور آرزو کے ساتھ] دلالت کرے۔ جیسے: لَيْتَمَا فَعَلَ [کاش کہ وہ کرتا] لَيْتَمَا ضَرَبَ [کاش کہ وہ مارتا]

[۱] ماضی تمنائی مثبت معروف:

ماضی مطلق مثبت معروف کے شروع میں لَيْتَمَا لگانے سے فعل ماضی تمنائی مثبت معروف بن جاتا ہے اور اس کے ترجمہ میں "کاش" کا لفظ بڑھا دیا جاتا ہے۔

لَيْتَمَا ضَرَبَ، لَيْتَمَا ضَرَبَا، لَيْتَمَا ضَرَبُوْا۔۔۔ الخ [کاش کہ وہ مارتا]

[۲] ماضی تمنائی مثبت مجہول:

ماضی مطلق مجہول کے شروع میں لیتما لگانے سے فعل ماضی تمنائی مثبت مجہول بن جاتا ہے۔ لَيْتَمَا ضُرِبَ، لَيْتَمَا ضُرِبَا، لَيْتَمَا ضُرِبُوْا۔۔۔ الخ [کاش کہ وہ مارا جاتا]

[۳] ماضی تمنائی منفی معروف:

ماضی مطلق منفی معروف کے شروع میں لیتما لگانے سے ماضی تمنائی منفی معروف بن جاتا ہے۔ لَيْتَمَا مَا ضَرَبَ، لَيْتَمَا مَا ضَرَبَا، لَيْتَمَا مَا ضَرَبُوا۔ الخ [کاش کہ وہ نہ مارتا]

[۴] ماضی تمنائی منفی مجہول:

ماضی مطلق منفی مجہول کے شروع میں لیتما لگانے سے ماضی تمنائی منفی مجہول بن جاتا ہے۔ لَيْتَمَا مَا ضُرِبَ، لَيْتَمَا مَا ضُرِبَا، لَيْتَمَا مَا ضُرِبُوا۔ الخ [کاش کہ وہ نہ مارا جاتا]

ماضی استمراری:

جو گزرے ہوئے زمانے پر علی سبیل الدوام [ہمیشہ ہونے پر] دلالت کرے۔

جیسے: كَانَ يَضْرِبُ [وہ ہمیشہ مارتا تھا] كَانَ يَفْعَلُ [وہ ہمیشہ کیا کرتا تھا]

[۱]ماضی استمراری مثبت معروف:

مضارع مثبت معروف کے شروع میں کان لگانے سے فعل ماضی استمراری مثبت معروف بن جاتا ہے۔

ترجمہ: میں "ہمیشہ" کا لفظ لگانا اور مضارع کے صیغوں کے بدلنے کے ساتھ کان کا لفظ بھی موافق صیغہ بدلتا رہے گا۔ جیسا کہ ماضی بعید میں بیان ہوا ہے۔

كَانَ يَضْرِبُ كَانَا يَضْرِبَانِ كَانُوْا يَضْرِبُوْنَ كَانَتْ تَضْرِبُ

كَانَتَا تَضْرِبَانِ كُنَّ يَضْرِبْنَ كُنْتَ تَضْرِبُ كُنْتُمَا تَضْرِبَانِ

كُنْتُمْ تَضْرِبُوْنَ كُنْتِ تَضْرِبِيْنَ كُنْتُمَا تَضْرِبَانِ كُنْتُنَّ تَضْرِبْنَ

كُنْتُ اَضْرِبُ كُنَّا نَضْرِبُ

[۲]ماضی استمراری مثبت مجہول:

مضارع مثبت مجہول کے شروع میں کان لگانے سے فعل ماضی استمراری مثبت مجہول بن جاتا ہے۔كَانَ يُضْرَبُ، كَانَا يُضْرَبَانِ، كَانُوا يُضْرَبُوْنَ۔۔الخ [وہ ہمیشہ مارا جاتا تھا]

[۳]ماضی استمراری منفی معلوم:

ماضی استمراری مثبت معروف کے شروع میں ما لگانے سے ماضی استمراری منفی معروف بن جاتا ہے۔مَا كَانَ يَضْرِبُ، مَا كَانَا يَضْرِبَانِ ، مَا كَانُوا يَضْرِبُوْنَ۔۔۔الخ [وہ ہمیشہ نہیں مارتا تھا]

[۴]ماضی استمراری منفی مجہول :

ماضی استمراری مثبت مجہول کے شروع میں ما لگانے سے ماضی استمراری منفی مجہول بن جاتا ہے۔مَا كَانَ يُضْرَبُ، مَا كَانَا يُضْرَبَانِ ، مَا كَانُوا يُضْرَبُوْنَ۔۔۔الخ [وہ ہمیشہ نہیں مارا جاتا تھا]

مشق

[۱] مندرجہ ذیل کون کونسے صیغے ہیں مع اقسام ماضی کی تعین کے ساتھ؟

كَتَبَ	نَصَرَتْ	كَتَبْتَ	فَعَلْنَ
كَرُمَتْ	طَلَبُوْا	ضَرَبْتُ	سَمِعْتُ
ضَرَبْتُمَا	نَصَرْتُنَّ	تَرَكْنَا	قَدْ كَتَبْتُ
ليتما سَمِعُوْا	كَانَتَا حَفِظَتَا	اَنْصُرُ	كُنْتُ
اَسْمَعُ	مَا كُنْتَ تَضْرِبُ	لَعَلَّمَا كَتَبْتُ	كَانَتَا تحفظانِ
قد عَلِمْتِ	مَا ضَرَبُوا	لَيْتَمَا لَبِستَ	كَانَا يَضْرِبَانِ
قد مَا سَمِعْتُمْ	مَا كَانُوْا يَجْلِسُوْنَ۔		

[۲] فَعَلَ، نَصَرَ، سَمِعَ، حَسِبَ، فَتَحَ، كَرُمَ، ظَلَمَ، عَلِمَ، مَنَعَ

مندرجہ بالا افعال سے ماضی کے چھ اقسام میں سے ہر ایک کی چاروں قسموں کے ساتھ گردان کیجئے۔

فعل مضارع

مضارع لغت میں مضارعت سے بمعنی مشابہت کیونکہ مضارع بھی اسم فاعل کے ساتھ مشابہ ہے۔[وجوہ مشابہت]

[۱] تعدادِ حروف اور حرکات وسکنات میں کہ جتنے حروف اسم فاعل میں ہوتے ہیں اتنے ہی فعل مضارع میں بھی ہوتے ہیں اور اسم فاعل میں جس ترتیب سے حروف متحرک اور ساکن ہوتے ہیں ۔ فعل مضارع میں بھی وہی ترتیب ہوتی ہے ۔ جیسے: يَنْصُرُ میں نَاصِرٌ کی طرح چار حروف ہیں اور حرف اول مفتوح، حرف ثانی ساکن پھر دو حروف متحرک ہیں۔اسی طرح يُدَحْرِجُ میں مُدَحْرِجٌ کی طرح پانچ حروف ہیں پہلے دو متحرک تیسرا ساکن اور آخری دو پھر متحرک ہیں۔

[۲] جس طرح اسم فاعل نکرہ کے لیے صفت واقع ہوتا ہے جیسے: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ تو اسی طرح فعل مضارع بھی نکرہ کی صفت واقع ہو سکتی ہے جیسے: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ يَضْرِبُ۔

[۳] اسی طرح اسم فاعل کی طرح فعل مضارع پر بھی لام ابتداء داخل ہوتا ہے جیسے:
اِنَّ زیدًا لَقَائِمٌ اور اِنَّ زَيدًا لَّيَقُوْمُ۔

[۴] اسی طرح فعل مضارع مشابہ ہے اسم جنس کے ساتھ عموم اور خصوص میں کہ اسم جنس پر لام تعریفی داخل ہونے سے پہلے عام ہوتا ہے اور جب لام داخل ہو جائے تو خاص بن جاتا ہے۔ جیسے: رجل سے الرجل تو اسی طرح مضارع دخول قرائن [سین، سوف اور لام ابتدائیہ] سے پہلے عام ہوتا ہے اور جب اس پر لام ابتدائیہ داخل ہو جاتا ہے تو حال کے ساتھ اور جب سین اور سوف داخل ہو جائے تو استقبال کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔

اصطلاح میں:

فعل مضارع جو موجودہ یا آئندہ زمانے میں اپنے معنی کے واقع ہونے پر دلالت کرے یعنی جس میں موجودہ [حال] اور استقبال [آئندہ] کا زمانہ پایا جائے۔ يَضْرِبُ [وہ مارتا ہے یا مارے گا] يَفْعَلُ [وہ کرتا ہے یا کرے گا]

فائدہ: فعل مضارع کے بارے میں تین اقوال:

[۱] جمہور صراف کا مذہب ہے کہ فعل مضارع زمانہ حال اور استقبال دونوں میں مشترک ہے لیکن ایک وقت کسی ایک زمانہ کا ارادہ کیا جا سکتا ہے دونوں زمانے بیک وقت مراد نہیں لیے جاسکتے کیونکہ پھر عموم مشترک لازم آئے گا جو ناجائز ہے۔

[۲] فعل مضارع زمانہ حال میں حقیقت اور استقبال میں مجاز ہے یعنی فعل مضارع کی اصل وضع تو زمانہ حال پر دلالت کرنے کے لیے ہوئی ہے لیکن مجازاً زمانہ استقبال میں بھی

استعمال ہوتا ہے۔

[۳] اس کا برعکس یعنی استقبال میں حقیقت اور زمانہ حال میں مجاز ہے۔ [قالہ المحققون والرضی]

اقسام فعل مضارع:

فعل مضارع کی بھی ماضی کی طرح چار قسمیں ہیں:

[۱] مضارع مثبت معروف	[۲] مضارع مثبت مجہول
[۳] مضارع منفی معروف	[۴] مضارع منفی مجہول

[۱] مضارع مثبت معروف:

یَضْرِبُ	یضربان	یضربون	تضرب
تَضْرِبَانِ	یضربن	تضرب	تضربان
تَضْرِبُوْنَ	تَضْرِبِیْنَ	تَضْرِبَانِ	تَضْرِبْنَ
اَضْرِبُ	نَضْرِبُ		

مضارع بنانے کا قاعدہ:

مضارع مثبت معروف ماضی مثبت معروف سے اس طریقے سے بنتا ہے کہ ماضی کے شروع میں چار حروف مضارع [الف، تاء، یاء، ن، جن کا مجموعہ اَتَیْنَ ہے] میں سے ایک حرف علامت کے طور پر اس طرح لگایا جاتا ہے کہ

الف: صرف ایک صیغہ یعنی واحد متکلم کے شروع ہیں۔اَضْرِبُ

تاء: آٹھ صیغوں کے شروع میں تین مذکر حاضر تَضْرِبُ،تَضْرِبَانِ ،تَضْرِبُوْنَ تین مونث حاضر تَضْرِبِیْنَ،تَضْرِبَانِ،تَضْرِبْنَا اور دو مؤنث غائب تَضْرِبُ،تَضْرِبَانِ

یاء: چار صیغوں کے شروع میں، تین مذکر غائب میں یَضْرِبُ،یَضْرِبَانِ، یَضْرِبُوْنَ، اور ایک جمع مونث غائب میں یَضْرِبْنَ،

ن: صرف ایک صیغہ جمع متکلم[جمع مع الغیر]کے شروع میں نَضْرِبُ شروع میں علامت مضارع کے ساتھ آخر میں پانچ صیغوں کے ضمہ[پیش]اور باقی میں سے چار صیغوں کے اخر میں نون مکسور اور تین صیغوں یَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبِیْنَ میں نون مفتوح ان کو نون اعرابی کہتے ہیں جو کبھی کبھی ساقط بھی ہوتا ہے جبکہ دو صیغوں یَضْرِبْنَ،تَضْربن [جمع مؤنث مخاطب]میں بھی نون مفتوح ہے لیکن یہ اعرابی نہیں بلکہ یہ فاعل کی ضمیر ہے جو کبھی بھی ساقط نہیں ہوتی اس کو نون ضمیر کہتے ہیں۔

[۲]مضارع مثبت مجہول:

مضارع مثبت مجہول مضارع مثبت معروف سے اس طرح بنایا جاتا ہے کہ اگر حرف مضارع پر پیش نہ ہو تو اُس کو پیش [ضمہ]دے دو اور ماقبل آخر [آخری حرف سے پہلے والے حرف] کو اگر زبر[فتحہ]نہ ہو تو فتحہ دے دو باقی اپنی حالت پر بدستور چھوڑو، جیسے: یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ، یُضْرَبُ، یُضْرَبَانِ، یُضْرَبُوْنَ ،تُضْرَبُ، تُضْرَبَانِ، یُضْرَبْنَ، تُضْرَبُ،تُضْرَبَانِ ، تُضْرَبُوْنَ، تُضْرَبِیْنَ، تُضْرَبَانِ، تُضْرَبْنَ، اُضْرَبُ، تُضْرَبُ۔

[۳]مضارع منفی معروف:

مضارع مثبت معروف کے شروع میں ”لا“ لگا دینے سے مضارع منفی معروف بن جاتا ہے لَا لفظ میں کوئی عمل نہیں کرتا البتہ معنی میں بجائے اثبات کے منفی معنٰی بناتا ہے۔

لَایَضْرِبُ، لَا یَضْرِبَانِ، لَا یَضْرِبُوْنَ۔۔الخ [وہ نہیں مارتا یا نہیں مارے گا]

[۴]مضارع منفی مجہول:

مضارع مثبت مجہول کے شروع میں ”لا“ لگانے سے مضارع منفی مجہول بن جاتا ہے۔

لَا یُضْرَبُ، لَا یُضْرَبَانِ، لَا یُضْرَبُوْنَ [وہ نہیں مارا جاتا یا نہیں مارا جائے گا]

تغیرات مضارع:

فعل مضارع کی ابتداء میں بعض خاص حروف کے آنے سے کبھی معنٰی میں اور کبھی معنی ولفظ دونوں میں تغیر واقع ہوتا ہے چنانچہ اس کی دو صورتیں ہیں:

تغیرات معنوی:

لا م مفتوح زمانہ حال کے ساتھ مضارع کو خاص کر دیتا ہے۔ جیسے: اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْ [یقینا مجھے غم میں ڈالتا ہے] اور سین یا سوف زمانہ مستقبل کے ساتھ مضارع کو خاص کر دیتا ہے جیسے: سَیَقْرَأُ [ابھی پڑھے گا] سَوْفَ یَقْرَأُ [تھوڑی دیر میں پڑھے گا]

فائدہ: سین مستقبل قریب اور سوف مستقبل بعید کے لیے آتا ہے۔

تغیرات لفظی و معنوی: تین قسم کے حروف ان تغیرات کا باعث ہوتے ہیں:

[۱] حروف ناصبہ [۲] حروف جازمہ [۳] نون تاکید

پہلی دو قسم اکیلے ہی مضارع کے آخر میں تغیر پیدا کرتے ہیں جبکہ آخری یعنی نون تاکید دوسرے حرف سے مل کر اکھٹا تغیر پیدا کرتا ہے۔

حروف ناصبہ جیسے لن:

یہ مضارع میں لفظی اور معنوی دونوں طرح کا تغیر لاتا ہے۔ لفظی تغیر اس طرح کہ مضارع کے جن پانچ صیغوں میں ضمہ تھا وہ لن کی وجہ سے نصب [زبر] ہو جائے گا۔ جیسے: یَضْرِبُ سے لَن یَّضْرِبَ۔ اور مضارع کے جن سات صیغوں میں نون اعرابی تھا وہ بھی لن کی وجہ سے گر جائے گا۔ جیسے: یَفْعَلُوْنَ سے لن یَّفْعَلُوْا اور یَفْعَلَانِ سے لَن یَّفْعَلَا بن جائے گا۔ اور باقی دو صیغوں لَن یَّفْعلْنَ اور لَن تَفْعَلْنَ کے لفظوں میں کچھ عمل نہیں کرتا ۔لَن کا معنوی تغیر یہ ہے کہ مضارع پر داخل ہونے سے مضارع کو مستقبل منفی کے ساتھ خاص کر دیتا ہے اور نفی میں تاکید کا معنی پیدا کرتا ہے۔ جیسے: یَضْرِبُ میں اثبات کے طور پر حال اور استقبال دونوں کے معنی پائے جاتے تھے جب اس پر لَن داخل ہوا تو اب دونوں کی بجائے اب

صرف استقبال کے ساتھ اور اثبات کی بجائے منفی تاکید کے ساتھ خاص ہو گیا۔ تو لَنْ یَّضْرِبَ کا معنٰی ہوا [ہرگز نہیں مارے گا وہ ایک مرد] اس کو نفی تاکید بلن بھی کہتے ہیں۔

فائدہ: حروف ناصبہ کل چار ہیں:

اَنْ و لَن پس کی اذن، این چار حروفِ معتبر
نصب مستقبل کنند ایں جملہ دائم اقتضاء

اَنْ کَی اور اِذَن بھی لن کی طرح صرف لفظ میں وہی تغیر کرتا ہے۔ جیسے: اَنْ یَضْرِبَ، اَن یَرْمِ، کَی یَضْرِبَ، کَی یَدْعُ، اِذَنْ یَضْرِبَ، اِذَنْ یَرْمِ

نفی تاکید بلَنْ فعل مضارع معروف:

لَنْ یَّضْرِبَ	لَنْ یَّضْرِبَا	لَنْ یَّضْرِبُوْا
لَنْ تَضْرِبَ	لَنْ تَضْرِبَا	لَنْ یَّضْرِبْنَ
لَنْ تَضْرِبَ	لَنْ تَضْرِبَا	لَنْ تَضْرِبُوا
لَنْ تَضْرِبِیْ	لَنْ تَضْرِبَا	لَنْ تَضْرِبْنَ
لَنْ اَضْرِبَ	لَنْ نَّضْرِبَ	

نفی تاکید بلَنْ فعل مضارع مجہول:

مضارع مجہول کے شروع میں لَن داخل کرے اور مذکورہ تغیرات کو مدنظر رکھتے ہوئے نفی تاکید بلَن مجہول بن جاتا ہے۔

لَن یُّضْرَبَ لَن یُّضْرَبَا لَنْ یُّضْرَبُوْا لَن تُّضْرَبَ
لَنْ تُضْرَبَا لَنْ یُّضْرَبْنَ۔۔۔ الخ [وہ ہرگز نہیں مارا جائے گا]

حروف جازمہ جیسے لَمْ:

لَمْ بھی مضارع میں لفظی اور معنوی دونوں طرح کی تغیرات لاتا ہے۔ لفظی تغیر یہ ہے کہ مضارع کے پانچ صیغوں کا ضمہ دخول لم کی وجہ سے جزم سے تبدیل ہو جاتا ہے جیسے: یَضْرِبُ سے لَمْ یَضْرِبْ۔ اور اگر ان پانچ صیغوں کے آخر میں حرف علت ہو تو اُسے گرا

دیتا ہے جیسے :یَدْعُوْ سے لَمْ یَدْعُ، یَرمِیْ سے لَمْ یَرمِ اور یَخشٰی سے لَمْ یَخْشَ کر دیتا ہے۔باقی صیغوں میں لَن جیسا عمل کرتا ہے۔

اور لم کا معنوی تغیر اور عمل یہ ہے کہ مضارع یَضْرِبُ میں حال واستقبال کا معنٰی بطور ثبوت تھا اب لم داخل ہونے کی صورت میں نہ حال واستقبال کا معنٰی باقی رہے گا اور نہ اثبات کا بلکہ ماضی منفی کے معنی میں جائے گا۔لَمْ یَضْرِبْ [نہیں مارا اُس نے]

فائدہ: حروف جازمہ کل پانچ ہیں:

اِن وَلم لَمَّا ولام اَمُر لاءِ نھی نیز پنج حرف این جازم فعلند ہر یک بے دغا۔

اِن لمّا لام امر لاءِ نھی بھی لَمْ کی طرح صرف لفظ میں جزم کا عمل کرتے ہیں۔

اِن نَضْرِبْ اَضْرِبْ ،لَمَّا یَضْرِبْ ،لِیَضْرِبْ،لَا نَضْرِبْ، وغیرہ اِنْ دو فعلوں شرط اور جزاء پر داخل ہو کر جزم کا عمل کرتا ہے لَمْ اور لَمَّا میں فرق یہ ہے کہ لَمَّا استغراق ماضی کے لیے آتا ہے یعنی متکلم کے کلام کرتے وقت تک نفی مراد ہوتی ہے جیسے:لَمَّا یَضْرِبْ [ابھی تک اُس نے نہیں مارا]

اور لَمْ میں کسی بھی وقت گذشتہ زمانہ میں نفی ہو گئی ہو تو کافی ہے لَمْ یَضْرِبْ [اس نے نہیں مارا] اس میں استغراق ماضی ضروری نہیں۔اس کو نفی جحد بلم کہتے ہیں۔

نفی جحد بلم مضارع معروف:

لَمْ یَضْرِبْ	لَمْ یَضْرِبَا	لَمْ یَضْرِبُوْا	لَمْ تَضْرِبْ
لَمْ تَضْرِبَا	لَمْ یَضْرِبْنَ	لَمْ تَضْرِبْ	لَمْ تَضْرِبَا
لَمْ تَضْرِبُوْا	لَمْ تَضْرِبِی	لَمْ تَضْرِبَا	لمْ تَضْرِبْن
لَمْ اَضْرِبْ	لَمْ نَضْرِبْ		

نفی جحد بلم مضارع مجہول:

مضارع مجہول کے شروع لَمْ لگانے اور تغیرات مذکورہ کا خیال رکھتے ہوئے معنی

جحد مجہول بن جاتا ہے۔ لَمْ یُضْرَبْ ،لَمْ یُضْرَبَا،لَمْ یُضْرَبُوْا۔الخ [وہ نہیں مارا گیا]

نون تاکید:

جس طرح لم و لن مضارع پر داخل ہو کر اُس میں تغیر لاتا تھا اسی طرح نون تاکید بھی مضارع پر داخل ہو کر مضارع میں تغیر لاتا ہے۔یہ نون تاکید مضارع کے آخر میں آتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ مضارع کی ابتداء میں لام مفتوح جس کو لام تاکید کہتے ہیں، کالانا ضروری ہے۔ لَیَضْرِبَنَّ، لَیَضْرِبَنْ[وہ ضرور مارے گا]اس کو مضارع موکد بلام تاکید و نون تاکید کہتے ہیں۔

نون تاکید کی اقسام: نون تاکید دو قسم پر ہے:[۱]نون تاکید ثقیلہ [۲]نون تاکید خفیفہ

نون تاکید ثقیلہ:

یہ نون مشدد ہوتا ہے نون تاکید تمام صیغوں میں آتا ہے۔اس کا لفظی عمل یہ ہے کہ نون تاکید ثقیلہ کے آنے سے سات صیغوں سے نون اعرابی گر جاتے ہیں، جمع مذکر غائب اور جمع حاضر میں سے واو گر جاتا ہے اور اسکے ماقبل ضمہ باقی رکھا جاتا ہے۔اسی طرح واحد مونث حاضر سے یا گر جاتی ہے اور پہلے والا کسرہ بحال رہتا ہے۔نون تاکید ثقیلہ سے چھ جگہ یعنی چاروں تثنیہ، جمع موئنث غائب اور حاضر میں الف آتا ہے۔جمع موئنث کے صیغوں میں جو الف آتا ہے اس کو الف فاصل کہتے ہیں کیونکہ یہ الف نون جمع مونث اور نون تاکید کے درمیان فصل لاتا ہے تاکہ نون ضمیر اور نون ثقیلہ کے اجتماع سے جو تین نون ہو جاتے ہیں ثقل واقع نہ ہو۔اور جن چھ صیغوں میں الف آتا ہے وہاں نون ثقیلہ مکسور اور باقی آٹھ صیغوں میں نون ثقیلہ مفتوح ہوتا ہے۔

فائدہ: فعل مضارع کے آخر میں آنے والے نون کی تین صورتیں ہیں:

(۱) نون اعرابی جو ضمہ کے عوض فعل مضارع کے سات صیغوں میں آتا ہے۔

(۲) نون ضمیری: جو جمع مونث کے دو صیغوں میں آتا ہے۔

(۳) نون تاکید (ثقیلہ و خفیفہ) جو فعل مضارع میں تاکید کے لیے آتا ہے۔

[حاشیہ اردو ارشاد الصرف]

فعل مضارع معروف بالام تاکید ونون ثقیلہ:

لَیَضْرِبَنَّ	لَیَضْرِبَانِّ	لَیَضْرِبُنَّ	لَتَضْرِبَنَّ
لَتَضْرِبَانِّ	لَیَضْرِبْنَانِّ	لَتَضْرِبَنَّ	لَتَضْرِبَانِّ
لَتَضْرِبُنَّ	لَتَضْرِبِنَّ	لَتَضْرِبَانِّ	لَتَضْرِبْنَانِّ
لَاَضْرِبَنَّ	لَنَضْرِبَنَّ		

فعل مضارع مجہول بالام تاکید ونون ثقیلہ:

مضارع مجہول کی ابتداء میں لام تاکید اور اخر میں نون ثقیلہ حسب تفصیل سابق لَیُضْرَبَنَّ ،لَیُضْرَبَانِّ، لَیُضْرَبَنَّ۔۔الخ [ضرور بضرور وہ مارا جائے گا]

فائدہ: نون تاکید کے ابتداء میں کبھی لام مفتوح کی جگہ اِمَّا بھی آتا ہے جیسے: اِمَّا یَبْلُغَنَّ، اِمَّا تَرَیِنَّ ،اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الکِبَرَ [اگر تیرے سامنے اچھی طرح بڑھاپے کو پہنچے]

فعل مضارع معروف بالام تاکید ونون تاکید خفیفہ:

فعل مضارع معروف بالام تاکید ونون تاکید خفیفہ مضارع معروف اور فعل مضارع مجہول بانون تاکید خفیفہ مضارع مجہول سے بنتے ہیں۔ بنانے کا طریقہ وہی ہے جو نون ثقیلہ میں تھا البتہ نون خفیفہ میں خواہ معروف ہو کہ مجہول اُن چھ صیغوں میں نون خفیفہ نہیں آئے گا جن صیغوں میں نون ثقیلہ سے پہلے الف آتا تھا یعنی چار تثنیہ اور دو جمع مونث غائب وحاضر، کیونکہ ان صیغوں میں نون خفیفہ کے نہ آنے کی وجہ یہ ہے کہ الف ساکن ہے اور نون خفیفہ بھی ساکن ہے اور دو ساکنوں کا اکھٹا آنے سے اجتماع ساکنین لازم آتا ہے جو کلام عرب میں ناجائز اور دشوار ہے اور باقی آٹھ صیغوں میں آتا ہے۔

فعل مضارع معروف بالام تاکید ونون خفیفہ:

لَیَضْرِبَنْ	لَیَضْرِبُنْ	لَتَضْرِبَنْ	لَتَضْرِبَنْ
لَتَضْرِبُنْ	لَتَضْرِبِنْ	لَاَضْرِبَنْ	لَنَضْرِبَنْ

فعل مضارع مجہول بالام تاکید ونون خفیفہ:

لَیُضْرَبَنْ لَیُضْرَبُنْ لَتُضْرَبَنْ۔۔۔الخ

فائدہ: لَنَسْفَعًا اصل میں لَنَسْفَعَنْ تھا نون خفیفہ کو الف کی شکل میں لکھا گیا ہے۔

مشق

سوال ۱: یَفْتَحُ، یَحْسِبُ، یُکْرِمُ، سَیَضْرِبُ، سَوْفَ یَنْصُرُ سے مضارع مثبت منفی معلوم ومجہول اور یَمْدَحُ، یَمْنَعُ، یَقْرُبُ، یَجْلِسُ سے نفی تاکید بلن، اور لم جحد معلوم ومجہول اور یَقْتُلُ، یَکْتُبُ، یَحْمَدُ، یَکْذِبُ سے نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ کا گردان کریں۔

سوال ۲: مندرجہ ذیل صیغوں کی پہچان اور معانی بتائیں:

یُتْرَکُ، یَشْهَدُ، لَمْ یَمْنَعْ، لَمْ یُکْتَبْ،
لَا یَضْرِبَانِ، لَا تَطْلُبْنَ، لَا تُمْدَحُوْنَ، لَا تَغْسِلُ،
لَنْ یَدْخُلُوا، لَنْ تُسْمَعِیْ، لَمْ یُرْزَقْنَ، لَمْ تُفْتَحْنَ،
لَیَخْرِجَانِّ، لَیَشْهَدْنَانِّ، اِمَّا یُمْنَعُنَّ، لَاَقْرُبَنْ،
لَخُزْرَجَنْ،

فعل امر:

امر لغت میں فرمودنِ کار یعنی حکم دینا فرمان جاری کرنا۔

اور اصطلاح میں فعل امر وہ فعل ہے جو زمانہ مستقبل [آئندہ] میں فاعل سے کسی کام کی طلب پر دلالت کرے یعنی کسی کام کا حکم دے۔ جیسے: اِضْرِبْ [تو مار]

امر معروف		امر مجہول	
امر غائب	امر حاضر	غائب	حاضر
لِيَضْرِبْ	اِضْرِبْ	لِيُضْرَبْ	لِتُضْرَبْ
لِيَضْرِبَا	اِضْرِبَا	لِيُضْرَبَا	لِتُضْرَبَا
لِيَضْرِبُوْا	اِضْرِبُوا	لِيُضْرَبُوْا	لِتُضْرَبُوْا
لِتَضْرِبْ	اِضْرِبِي	لِتُضْرَبْ	لِتُضْرَبِيْ
لِتَضْرِبَا	اِضْرِبَا	لِتُضْرَبَا	لِتُضْرَبَا
لِيَضْرِبْنَ	اِضْرِبْنَ	لِيُضْرَبْنَ	
لِتُضْرِبْنَ			
لِاَضْرِبْ		لِاُضْرَبْ	
لِنَضْرِبْ		لِنُضْرَبْ	

امر بنانے کا قاعدہ:

امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ علیحدہ ہے اور باقی سب صیغوں [امر غائب معروف و مجہول، امر حاضر مجہول اور امر متکلم معروف و مجہول] کا قاعدہ ایک ہی ہے۔

امر غائب و متکلم معروف و مجہول اور امر حاضر مجہول:

یہ تمام صیغے فعل مضارع سے بنتے ہیں۔ بناوٹ کے لحاظ سے یہ کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ در حقیقت یہ دوسرا نام ہے مضارع بلام امر کا۔ مضارع کے صیغے سے پہلے لام امر مکسور لگا دیا جاتا ہے اور اگر آخر میں حرف علت نہ ہو تو اس کو ساکن اور اگر حرف علت ہو تو اس کو گرا دیا جاتا ہے۔ جیسے: يَضْرِبُ، يَذْهَبُ سے لِيَضْرِبْ، لِيَذْهَبْ۔۔۔ الخ

اور يَدْعُو، يَرْمِيْ، يَخْشٰى سے لِيَدْعُ، لِيَرْمِ، لِيَخْشَ۔۔۔ الخ

مضارع کے جن سات صیغوں میں نون اعرابی آتا ہے وہ امر میں گر جائے گا۔ اور

مجہول بنانے کے لیے حرف مضارع کو ضمہ اور ماقبل آخر کو فتحہ دیا جائے گا۔ یَضْرِبُ سے لِیُضْرَبْ، یَضْرِبَانِ سے لِیَضْرِبَا

امر حاضر بنانے کا قائدہ:

امر حاضر معروف فعل مضارع حاضر معروف سے اس طرح بنتا ہے کہ علامت مضارع کو حذف کر کے دیکھا جائے گا کہ اب جو حرف شروع میں ہے وہ متحرک ہے یاساکن اگر متحرک ہے۔

تو پھر آخری حرف کو دیکھا جائے گا اگر وہ حرف علت نہ ہو تو اُسے ساکن کیا جائے گا۔ جیسے: تَعِدُ سے عِدْ، تُعَلِّمُ سے عَلِّمْ ،تُقَاتِلُ سے قَاتِلْ، تَضَعُ سے ضَعْ اور اگر آخری حرف حرف علت ہو تو اُسے گرادیا جائے گا جیسے: تَقِیْ سے قِ ا ور علامت مضارع کے حذف کے مابعد اگر ساکن ہو تو پھر عین کلمہ کو دیکھا جائے گا اگر وہ مضموم ہو تو شروع میں ہمزہ وصل مضموم لایاجائے گا جیسے: تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ، تدعُوْا سے اُدْعُ اور اگر عین کلمہ مفتوح یامکسور ہو تو دونوں صورتوں میں ہمزہ وصل مکسور لایا جائے گا جیسے: تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ، تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ، تَرْمِیْ سے اِرْمِ ،تَخْشٰی سے اِخْشَ۔

تثنیہ اور جمع کے صیغوں میں سے نون اعرابی ساقط ہو جائے گا جیسے: تَضْرِبَانِ سے اِضْرِبَا، تضربون سے اِضْرِبُوا اور نون ضمیر اپنی حالت پر رہے گا جیسے تضربن سے اِضْرِبْنَ۔ اور امر حاضر مجہول بنانے کے لیے مضارع حاضر مجہول کے صیغوں کے ابتداء میں لام امر اور اخر کے ساتھ وہی امر والا قاعدہ جو اوپر ذکر ہوا ہے جاری کیا جائے گا۔ جیسے: تُضْرَبُ سے لِتُضْرَبْ، تُدْعٰی، تُرْمٰی، تُخْشٰی سے لِتُدْعَ، لِتُرْمَ ،لِتُخْشَ۔

امر بانون ثقیلہ معروف:

فعل مضارع کی طرح امر میں بھی نون تاکید ثقیلہ اور خفیفہ آتا ہے۔

لِيَضْرِبَنَّ، لِيَضْرِبَانِّ، لِيَضْرِبُنَّ، لِتَضْرِبَنَّ،
لتضربانِّ، ليضربنانِّ، اضربن اِضْرِبَانّ،
اضربنَّ، اضربن، اضربان، اِضْرِبْنَانِّ،
لِاَضْرِبَنَّ، لِنَضْرِبَنَّ۔

امر بانون ثقیلہ مجہول: لِيُضْرَبَنَّ، لِيُضْرَبَانِّ، لِيُضْرَبُنَّ۔۔۔الخ

امر بانون خفیفہ معروف:

لِيَضْرِبَنْ لِيَضْرِبُنْ لِتَضْرِبَنْ اِضْرِبَنْ
اِضْرِبُنْ اِضْرِبِنْ لِاَضْرِبَنْ لِنَضْرِبَنْ

امر بانون خفیفہ مجہول: لِيُضْرَبَنْ، لِيُضْرَبُنْ۔۔۔الخ

فعل نہی:

نہی لغت میں منع کرنا اور روکنا اور اصطلاح میں نہی ایسا فعل ہے کہ جس میں کام نہ کرنے کی طلب ہو یعنی آئندہ زمانہ میں کسی کام سے روکا جائے۔

بنانے کا قاعدہ:

مضارع مثبت معروف کے شروع میں لاء نہی لگادینے سے نہی مثبت معروف اور مضارع مثبت مجہول کے شروع میں لا ء نہی لگادینے سے نہی مثبت مجہول بن جاتا ہے۔

لا ء نہی مضارع میں لفظ کے اعتبار سے لم جیسا عمل کرتا ہے یعنی پانچ صیغوں کو جزم دیتا ہے اور اگر حرف علت ہو تو وہ اور سات صیغوں میں سے نون اعرابی گرادیتا ہے۔ جبکہ دو صیغوں جمع مونث غائب وحاضر کے لفظ میں کوئی عمل نہیں کرتا۔

فعل نہی میں مضارع اور امر کی طرح نون ثقیلہ اور خفیفہ بھی آتا ہے۔

فعل نہی معروف:

لَا یَضْرِبْ،	لَا یَضْرِبَا،	لَایَضْرِبُوْا،	لاتضرب
لا تضْرِبَا،	لَا یَضْرِبْنَ،	لَا تَضْرِبْ،	لَاتَضْرِبَا،
لَا تَضْرِبُوْا،	لَا تَضْرِبِیْ،	لَاتَضْرِبَا،	لا تضربن،
لَا اَضْرِبْ،	لَا نَضْرِبْ		

فعل نہی مجہول:

علامت مضارع پر ضمہ اور ما قبل اخر کو فتحہ دیا جائے گا۔

لَا یُضْرَبْ، لَایُضْرَبَا، لَا یُضْرَبُوْا۔۔۔الخ

فعل نہی بانون ثقیلہ معروف:

لَایَضْرِبَنَّ	لَایَضْرِبَانِّ	لَا یَضْرِبُنَّ	لَا تَضْرِبَنَّ
لَا نَضْرِبَانَ	لَا یَضْرِبْنَانِّ	لَاتَضْرِبَنَّ	لَا تَضْرِبَانِّ
لَا تَضْرِبُنَّ	لَا تَضْرِبِنَّ	لَا تَضْرِبَانِّ	لَاتَضْرِبْنَانِّ
لَا اَضْرِبَنَّ	لَا نَضْرِبَنَّ		

فعل نہی بانون ثقیلہ مجہول:

لَا یُضْرَبَنَّ، لَایُضْرَبَانِّ، لَایُضْرَبُنَّ الخ

فعل نہی بانون خفیفہ معلوم:

لَایَضْرِبَنْ	لَا یَضْرِبُنْ	لَاتَضْرِبَنْ	لَا تَضْرِبَنْ
لَا تَضْرِبُنْ	لَاتَضْرِبِنْ	لَا اَضْرِبَنْ	لَانَضْرِبَنْ

فعل نہی بانون خفیفہ مجہول:

لَا یُضْرَبَنْ، لَا یُضْرَبُنْ۔۔۔ الخ

شش اقسام (ابواب صرفیہ اوران کے علامات)

ثلاثی مجرد: وہ فعل جس کے ماضی واحد مذکر غائب کے صیغے کے صرف تین حروف اصلی ہو جیسے [نصر ،ضرب]

ثلاثی مجرد کے دو قسم ابواب ہے: [۱]مطرد[مشہور اور قیاسی] [۲]شاذ

مطرد کے پھر پانچ ابواب ہیں:

[۱] نصر ینصر (مفتوح العین فی الماضی مضموم العین فی المضارع)

[۲] ضرب یضرب(مفتوح العین فی الماضی مکسور العین فی المضارع)

[۳] سمع یسمع (مکسور العین فی الماضی مفتوح العین فی المضارع)

[۴] فتح یفتح(مفتوح العین فی الماضی والمضارع)

[۵] کرم یکرم (مضموم العین فی الماضی والمضارع)

شاذ کے تین ابواب ہے:

[۱] حسب یحسب (مکسور العین فی الماضی و المضارع)

[۲] فضل یفعل(مکسور العین فی الماضی مضموم العین فی المضارع)

[۳] فعُل یفعَلُ(مضموم العین فی الماضی مفتوح العین فی المضارع)

[۲]ثلاثی مزید:

وہ فعل جس کے فعل ماضی واحد مذکر غائب کے صیغے میں تین حروف سے زائد حروف آئے ہوں جیسے اکرم ،اجتنب ثلاثی مزید کے دو قسم ہے ایک وہ ثلاثی مزید جو رباعی کے ساتھ ملحق بہ ہو دوسرے وہ جو رباعی کے ساتھ ملحق نہ ہو وہ دو قسم پر ہے ثلاثی مجرد کے شروع یا وسط میں ایک یا دو یا تین حروف بڑھانے سے ثلاثی مزید بنتے ہیں جس فعل میں جتنے حروف زائد ہوتے ہیں وہی زائد حروف اس بات کی علامت ہوتے ہیں:

[۱]باہمزہ وصل [۲]بے ہمزہ وصل

باہمزہ وصل کے نو ابواب ہیں:

[۱]افتعال [۲]استفعال [۳]انفعال [۴]افعلال [۵]افعیلال

[۶]افعیعال [۷]افعوال [۸]افَّاعل [۹]افَّعُّل۔

آخری دو مستقل ابواب نہیں ہے بلکہ **تفاعل** اور **تفعل** سے بنے ہوئے ہے لہٰذا ثلاثی مزید کے اصل ابواب 12 ہیں۔

بے ہمزہ وصل کے پانچ ابواب ہے:

[۱]افعال [۲]تفعل [۳]تفعیل [۴]مفاعلہ [۵]تفاعل

اسی طرح ثلاثی مزید کے کل ابواب ۱۴ بن گئے۔ ثلاثی مزید کے تین باب ایسے ہیں جن میں ایک حرف زائد ہے۔

(۱)افعال: اس کی ماضی میں فاء کلمہ سے پہلے ہمزہ زائد ہے۔

(۲)تفعیل: اس کی ماضی میں عین کلمہ مشدد ہے یعنی اس کی جنس کا ایک حرف زائد ہے پھر ادغام ہوا۔

(۳)مفاعلہ: اس کی ماضی (فاعل) میں فاء کے بعد الف زائد ہے۔

پانچ ابواب میں دو حروف زائد ہیں:

(۱) تفعل: اس کی ماضی میں فاء کلمہ سے پہلے تاء زائد ہے اور عین کلمہ اپنے ہم جنس سے ملنے کی وجہ سے مشدد ہے۔

(۲) تفاعل: اس کی ماضی (تفاعل) میں فاء کلمہ سے پہلے تاء زائدہ اور فاء کے بعد الف زائدہ ہے

(۳)افتعال: اس کی ماضی (افتعل) میں فاء کلمہ سے پہلے ہمزہ وصلی اور فاء کے بعد تاء زائدہ ہے

(۴)انفعال: اس کی ماضی (انفعل) میں فاء سے پہلے ہمزہ اور نون زائدہ ہیں۔

(۵) افعلال: اس کی ماضی (افعل) میں فاء سے ہمزہ زائد ہے اور لام کلمہ اپنے ہم جنس سے ملنے

کی وجہ سے مشدد ہے۔

چار ابواب میں تین حروف زائد آتے ہیں:

(۱) افعیعال اس کی ماضی (اِفْعَوْعَلَ) میں فاء سے پہلے ہمزہ اور عین کے بعد واو زائد ہے اور اس کے بعد لام کلمہ سے پہلے عین کلمہ کا ہم جنس حرف زائد ہے۔

(۲) افعیلال اس کی ماضی (اِفْعَالَّ) میں فاء سے پہلے ہمزہ اور عین کے بعد الف زائد ہے اور لام کلمہ ہم جنس کے ملنے کی وجہ سے مشدد ہے۔

(۳) استفعال اس کی ماضی (استفعل) میں فاء سے پہلے ہمزہ سین اور تاء زائد ہیں

(۴) افعوال اس کی ماضی (افعول) میں فاء سے ہمزہ اور لام سے پہلے واو مشدد زائد ہے۔

[۳] رباعی مجرد:

وہ فعل جس کے فعل ماضی واحد مذکر غائب کے صیغے میں چار حروف اصلی آئے ہو جیسے بعثر دحرج رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہوتا ہے فعللۃ۔

[۴] رباعی مزید:

وہ فعل جس کے فعل ماضی واحد مذکر غائب کے صیغے میں چار حروف اصلی کے علاوہ ایک حرف زائد آیا ہو جیسے: تسربل

رباعی مزید کے تین ابواب ہیں:

[۱] تفعلل (اس میں فاء سے پہلے تاء زائد ہے)

[۲] افعلال (اس میں فاء سے پہلے ہمزہ وصلی لام ثانی مشدد زائد ہے)

[۳] افعنلال (اس میں فاء سے پہلے ہمزہ وصلی اور عین کے بعد نون زائد ہے)۔

اسی طرح رباعی کے کل چار ابواب بن گئے۔

ثلاثی مزید کے پھر دو قسم ہے:

[۱] ملحق بہ رباعی مجرد

[۲] غیر ملحق بہ رباعی غیر مجرد یعنی ملحق بہ رباعی مزید۔

[۱] ثلاثی مزید ملحق بہ رباعی مجرد:

جو کہ ثلاثی مجرد میں حرف زائد کر کے بنائے جاتے ہیں، اس کے کل سات ابواب ہیں:

[۱]فعللة (جلببة) [۲]فعنلة (قلنسة) [۳]فوعلة (جوربة)

[۴]فعولة (سرولة) [۵]فیعلة (خیعلة) [۶]فعیلة (شریفة)

[۷]فعلاة بزیادة الالف المبدلة من الیاء بعد اللام (قلساة)

[۲] ثلاثی مزید ملحق بہ رباعی مزید:

ملحق بہ تدحرج 8 ابواب ہے ان ابواب میں دو حروف زائد ہیں ایک تاء جو سب کے شروع میں ہے اور ایک اور حرف جو ہر باب میں مختلف ہے۔

[۱] تَفَعْلُلٌ [تجلبب] (اس میں فاء سے پہلے تاء زائد اور لام مکرر ہے)

[۲] تَفَعْنُلٌ [تقلنس] (اس میں فاء سے پہلے تاء اور عین کے بعد نون زائد ہے)

[۳] تَمَفْعُلٌ [تمسکن] (اس میں فاء سے پہلے تاء اور میم زائد ہے)

[۴] تَفَعْلَةٌ [تعفرة] (اس میں فاء سے پہلے اور لام کے بعد دو جگہ تاء زائد ہے)

[۵] تفوعل [تجورب] (اس میں فاء سے پہلے تاء اور فاء کے بعد واو زائد ہے)

[۶] تفعول [تسرول] (اس میں فاء سے پہلے تاء اور عین کے بعد واو ہے)

[۷] تفیعل [تخیعل] (اس میں فاء سے پہلے تاء اور بعد میں یاء زائد ہے)

[۸] تفعلیٰ بزیادة التاء قبل الفاء و الیاء بعد اللام (اس میں فاء سے پہلے تاء اور لام کے بعد یاء زائد ہے)۔ جیسے تَقَلْسیٰ

ملحق بہ احرنجم دو ابواب ہیں:

[۱]افعنلال [اقعنساس] [۲]افعنلاء [اسلنقائ]

فائدہ: باب صرفیوں کی اصطلاح میں صیغوں کے ایسے مجموعے کا نام ہے جو ماخذ (مصدر) اور

اس کے تمام مشتقات پر مشتمل ہو اور ان کے درمیان لفظاً و معنی مناسبت ہو۔

باب کا لغوی معنی ہے دروازہ اور اصطلاحی معنی گروہِ الفاظ یعنی الفاظ کا مجموعہ۔

علم الصرف میں باب ان کلمات کو کہتے ہیں جن میں آپس میں لفظی و معنوی مناسبت ہو اور ایک ہی ماخذ سے مشتق ہو [حاشیہ ارشاد الصرف اردو]

صرف صغیر:

مصدر سے مشتق ہونے والی چیزوں میں سے افعال کے معلوم اور مجہول کے ابتدائی ایک ایک صیغہ کو اور اسی طرح اسماء کے ابتدائی ایک ایک صیغہ کو ذکر کر دیا جائے تو اس مجموعہ کو صرف صغیر کہتے ہیں۔ بعض حضرات اسم فاعل اور اسم مفعول کے علاوہ باقی اسماء کی پوری پوری گردان بھی صرف صغیر میں ذکر کر دیتے ہیں جیسا کہ ارشاد الصرف میں ہے ۔

[حاشیہ ارشاد الصرف اردو]

صرف کبیر:

صرف کبیر کا مطلب یہ ہے کہ کلمات مشتقہ کو غائب، مخاطب اور متکلم اور اسی طرح تذکیر و تانیث، واحد، تثنیہ، جمع کے اعتبار سے ہونے والی تبدیلیوں کے اعتبار سے بیان کیا جائے

[حاشیہ ارشاد الصرف اردو]

اصل تو یہ ہے کہ ابواب کو ان کے مصادر کی طرف منسوب کیا جائے مثلاً اکرم باب افعال کا صیغہ ہے کرّم باب تفعیل کا صیغہ ہے اور اس میں نسبت سے مقصود ابواب ہو ایک دوسرے سے امتیاز پیدا کرنا ہے لیکن چونکہ ابواب ثلاثی مجرد کے مصادر غیر محدود ہیں تمام مصادر معلوم نہ تھے تو ان کی طرف نسبت کرنا بھی مشکل ہوا اسی وجہ سے ثلاثی مجرد کے صیغے اور ابواب متعلقہ باب کے ماضی اور مضارع کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں مثلاً قتل یا نصر باب نصر ینصر کا صیغہ ہے البتہ اختصار کی وجہ سے صرف ماضی پر بھی اکتفاء کیا جاتا ہے مثلاً فلاں صیغہ اور فلاں باب ضرب کا یا نصر کا ہے۔ [کشف الضمیر شرح صرف میر]

نمبر شمار ابواب صرفیہ کا اجمالی نقشہ

کل ابواب

۱:	ابواب ثلاثی مجرد مطرد پانچ ہے اور شاذ تین ہے۔	۸
۲:	ثلاثی مزید باہمزہ وصل نو ابواب ہے جبکہ بے ہمزہ وصل پانچ ابواب ہیں۔	۱۴
۳:	رباعی مجرد ایک ہے۔	۱
۴:	رباعی مزید بے ہمزہ وصل ایک ہے اور باہمزہ وصل دو ابواب ہے۔	۳
۵:	ثلاثی مزید ملحق بہ رباعی مجرد سات ابواب ہے۔	۷
۶:	ثلاثی مزید ملحق بہ رباعی مزید [ملحق بہ تدحرج] آٹھ ابواب ہے اور ملحق بہ احرنجم دو ابواب ہیں۔	۱۰

کل ابواب 43

[ماخوذ از تسہیل الصرف للباندوی]

مشق

[۱] صیغے معلوم کریں:۔

اِضْرِبِيْ اِذْهَبُوا اُنْصُرْنِي لَا تَسْمَعْ

لَا تَسْمَعُ لَيَشْرَبَنَّ لِيَشْرَبْنَ لَا تَجْعَلْنَ

[۲] يَفْعَلُ، يَكْسِرُ، يَنْشُرُ، يَسْقُطُ، يَعْرِفُ، يَبْعُدُ سے امر و نہی کے تمام گردانیں کریں؟

تقسیمات و تفصیلات حروف

حرف لغت میں طرف اور کنارے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں وہ کلمہ جو دوسرے کلمے کے ملائے بغیر اپنے معنٰی مستقل پر دلالت نہ کرتا ہو جیسے: الی، علی یہ حروف غیر مستقل معنٰی پر دلالت کرتے ہیں [تک، پر] لیکن دوسرے کلمے کے بغیر سمجھ میں نہیں آتے اور اس میں کوئی زمانہ بھی نہیں ہوتا۔

تقسیم اول حرف باعتبار عمل:

حروف دو قسم پر ہے : [۱] حروف عاملہ [۲] حروف غیر عاملہ

حروف عاملہ کلمے یا جملے پر داخل ہو کر عمل کرتے ہیں جبکہ غیر عاملہ کچھ عمل نہیں کرتے۔

حروف عاملہ:

حروف جارہ:

تعداد میں سترہ [۱۷] اور اسم پر داخل ہو کر جر دیتے ہیں۔

باو تاء کاف ولام واو منذ ومذ خلا

رُب حاشا من عدا فی عن علی حتی الی

حروف مشبہ بالفعل:

تعداد میں چھ ہیں جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔

اِنَّ اَنَّ کَاَنَّ، لیتَ لٰکِنّ، لَعَلَّ ناصب اسم اندو رافع در خبر ضد ماولا

حروف النداء:

تعداد میں پانچ ہیں: ان میں ایا وھیا بعید اور ای وھمزہ قریب جبکہ یا عام ہے قریب وبعید دونوں کے لیے آتا ہے مفرد معرفہ کو ضمہ جیسے: یَا زیدُ اور اسم مضاف یعنی مرکب

کو نصب دیتا ہے جیسے: یا عبدَ اللّٰہِ

حروف الشرط: تعداد میں چار ہیں: اِنْ، لَوْ، لَوْلَا، اَمَّا

حروف نواصب المضارع: تعداد میں چار ہیں:

اَن و لَن پس کَیْ اِذَن ایں چار حرف معتبر
نصب مستقبل کنند ایں جملہ دائم اقتضاء

حروف جوازم مضارع: تعداد میں پانچ ہیں:

ان، لَم لَمَّا، ولام امر ولاء نہی
نیز پنج حرف ایں جازم فعل اند ہر یک بے دغا

حروف نفی: تعداد میں دو ہے۔ مَا و لَا

حروف غیر عاملہ:

حروف عطف:

تعداد میں دس ہیں: و، ف، ثُم، حتی، او، اِمَّا، اَمْ، لَا، بل، لکن جیسے: جاء زیدٌ وعمرٌ۔ قَامَ زیدٌ فعَمْرٌ، مَاقَامَ زیدٌ لکن عمروٌ وغیرہ

حروف تنبیہ:

تین ہیں: اَلَا، اَمَا، ھا۔ اَلَا انھم ھم المفسدون، ھَا زیدٌ قامَ، اَمَا تَضْرِبُ

حروف الایجاب:

پانچ ہیں: نَعَم، بلیٰ، اِیْ، اَجَل، جَیرِ

حروف تفسیر:

دو ہیں: اَیْ، اَنْ ھو مَکِّیٌّ اَیْ منسوبٌ اِلی مکۃ۔ نَادَیْنٰہُ اَنْ یّٰا ابراھیمُ

حروف استفہام:

دو ہیں: ھمزہ، ھل ان کے علاوہ بعض اور کلمات بھی استفہام کے لیے مستعمل

ہوتے ہیں۔ مَنْ ،مَا، اَیُّ، حتّٰی، اَیَّان، اَنّٰی

حروف تحضیض وتوبیخ:

تین ہیں: ھَلاَّ ،لَوْلَا ،لَوْمَا جب یہ حروف ماضی پر آتے ہیں تو توبیخ کا فائدہ دیتے ہیں۔ جیسے:ھَلاَّ ،اَکْرَمْتَ زَیْدًا اور جب مستقبل پر آتے ہیں تو ترغیب کا فائدہ دیتے ہیں جیسے:ھَلاَّ تقرء ،فتکون عَالِمًا

حروف مصدر:

دو ہیں: مَا،اَن جیسے:اَعْجَبَنِیْ اَن تَضْرِبَ زیدًا اَی ضَرَبُکَ

حرف توقع:

قد ماضی پر داخل ہونے سے تحقیق کا معنی دیتا ہے جیسے:قَدْ قَامَتِ الصلوٰۃُ۔

اور مضارع پر داخل ہونے سے تقلیل کا معنٰی دیتا ہے جیسے:اَلْجوادُ قَدْ یُقْتِرُ

حروف تاکید:

دو ہیں نون تاکید اور لام مفتوح للتاکید

نون تاکید مضارع کے ساتھ خاص ہے جبکہ لام مفتوح فعل اور اسم دونوں پر آتا ہے جیسے: لَوْ کَانَ فِیھما آلھۃ اِلاَّ اللّٰہ لفسَدَتا۔ اِنَّ زیدًا لَقَائِمٌ

تقسیم دوم حرف: باعتبار اصلی وزائد:

حروف دو قسم پر ہیں: [۱] حروف اصلی [۲] حروف زائد

حروف اصلی:

حروف اصلی وہ ہیں جو وزن کرتے وقت فاء، عین ولام کے مقابل ہو اور ہر جگہ یعنی مجرد ومزید فیہ کے تمام گردانوں اور تمام صیغوں [ماضی مضارع،اسم فاعل ، مفعول، جحد امر، نہی طرف وغیرہ] میں آئے ہوں۔

جیسے:ضَرَبَ ،یَضْرِبُ، ضَارِبٌ، مَضْرُوْبٌ،وغیرہ۔ان تمام میں ض،ر،ب، ہر جگہ

موجود ہے لہذا یہ حروف اصلی اور باقی زائد ہیں۔

البتہ اس طریقے سے ہم کسی کلمہ کو مجرد یا مزید نہیں کہہ سکتے لیکن کلمے کا معنٰی معلوم کرنے کا طریقہ اسم اور فعل کے بیان میں گزر چکا ہے۔ کیونکہ مجرد اور مزید کا اعتبار باب کے فعل ماضی کے پہلے صیغے کے اعتبار سے ہوتا ہے۔

الحروف الاصلیۃ:

ماثبت فی جمیع تصاریف الکلمۃ لفظا کحروف [الضرب] فی ضرب ضربا۔۔۔الخ او تقدیرا ک "واو" القول فی قلن قلت ۔۔۔الخ۔

الحروف الزائدۃ:

ھی مالا توجد فی جمیع التصاریف ۔

حروف زائد:

یہ وہ حروف ہیں جو فاء، عین ولام کے مقابل نہ ہو اور اسی متعلقہ باب کے تمام گردانوں کے تمام صیغوں میں نہ آتے ہوں بلکہ کہیں موجود ہوں اور کہیں موجود نہ ہوں جیسے: یَضْرِبُ میں یاء جو ضَارِبٌ میں موجود نہیں اور ضَارِبٌ کا الف ضَرَبَ یَضْرِبُ میں نہیں اور یہ کہ وزن نکالتے وقت یہ حروف فاعین لام کے مقابل نہیں آتے بلکہ خود اپنی جگہ پر آتے ہیں جیسے: یَضْرِبُ بروزن یَفْعِلُ میں یاء اور ضَارِبٌ بروزن فَاعِلٌ میں الف خود اپنی جگہ پر آئے ہوئے ہیں۔

وزن کرنے کا طریقہ:

پہلے آپ معلوم کر چکے ہیں کہ صراف نے وزن کرنے کے لیے جو میزان مقرر کیا ہے فاعین لام تو اس کو میزان اور جو چیز اس پر وزن کیا جاتا ہے اُس کو موزون کہتے ہیں۔ وزن کرنے کے لیے یہ چند اصول مد نظر رکھنا ضروری ہے۔

اصل نمبر ۱: کہ ہر وزن اپنے موزون کے ساتھ چار چیزوں میں برابر ہو گا۔

☆ حروف اصلی اور وہ حروف جو اصلی سے بدل کر آئے ہوں وہ فاعین لام کے مقابلے میں

آئیں گے پھر خواہ لام ایک ہو یا دو یا تین ہوں۔ جیسے: ضَرَبَ قال بروزن فَعَلَ جبکہ حروف زائد فا عین لام کے مقابلے میں نہیں آئیں گے بلکہ ان سے تعبیر بلفظہ کرینگے جیسا حرف ہو وہی وزن میں آئے گا۔

☆ حروف حروف کے برابر برابر ہونگے۔

☆ حرکات بھی برابر ہونگے یعنی فتحہ فتحہ کے مقابل، ضمہ ضمہ کے مقابل اور کسرہ کسرہ کے مقابل۔

☆ سکنات لازمہ میں برابر ہونا یعنی ساکن لازم کے مقابل میں سکون ہو گا جیسے: زَیْدٌ بروزن فَعْلٌ اور اگر سکون لازمی نہ ہو بلکہ عارضی ہو جیسے: قال جس میں الف ساکن ہے تو وہاں متحرک لانا قال بروزن فَعَلَ۔

اصل نمبر ۲:

وزن میں جو حروف فاء کلمے کے مقابل آجائے اُسے فاء کلمہ جو عین کے مقابل آجائے اُس کو عین کلمہ اور جو لام کے مقابل آجائے وہ لام کلمہ کہلائے گا۔ جیسے: ضَرَبَ بروزن فَعَلَ میں ض فاء کلمہ، راء عین کلمہ اور باء لام کلمہ کہلائے گا۔

اصل نمبر ۳:

فعل ماضی کے پہلے صیغے میں جو حرف فا عین لام کے مقابل آجائے تو باقی تمام گردان کے تمام صیغوں میں بھی وہ حرف فا عین لام کے مقابل آئے گا اور باقی حروف زائد ہو نگے جیسے: ضَرَبَ بروزن فَعَلَ یضرب بروزن یَفْعِلُ نہ کہ فَعْلِلُ۔

اصل نمبر ۴:

اگر حروف اصلی میں ادغام [شدّ] ہو تو وزن بغیر ادغام کے کیا جائے گا تا کہ حروف اصلی کا پتہ لگ جائے جیسے: مَدَّ بروزن فَعَلَ اور جَنَّةٌ بروزن فَعْلَةٌ

اصل نمبر۵:

اگر کسی کلمہ میں حرف علت اور کسی دوسرے حرف کے درمیان تعارض آجائے تو حرف علت زائد کرنا چاہیے یہ اولیٰ ہے بنسبت دوسرے حرف کے

اصل نمبر۶:

اگر کسی کلمہ میں حروف زائد دو سے زیادہ ہوں اور احتمالات بھی زیادہ ہوں تو حل کے لیے لغت کی طرف رجوع کرنا چاہیے تو لغت میں وہ جس مادہ سے لکھا گیا ہو تو وہی حروف اصلی ہونگے اور باقی زائد جیسے: مَنْجَنِیْقٌ کے میم، نون، یاء تینوں میں تعارض ہے اور وزن میں بھی یہ احتمالات ہیں۔ مَفْعَلِیْلٌ، فَعْلَلِیْلٌ، فَنْعَلِیْلٌ، مَنْفَعِیْلٌ لیکن جب ہم نے لغت میں دیکھ لیا تو وہاں پر مادہ، ج، ن، ق لکھا تھا تو آخری وزن متعین ہوا، اور اگر لغت نے اسے زیادہ مادوں میں لکھا ہو تو پھر مشہور مادہ لیں گے۔

وزن کرنے کے مزید چند قواعد:

[۱] اگر کوئی کلمہ سہ حرفی ہو تو اسکا وزن فاء عین لام ہو گا۔ پھر اگر تین حروف سے کلمات زیادہ ہو تو دیکھے گے کہ اگر یہ زائد حرف حروف اصلیہ میں سے ہو یعنی کلمہ چار حرفی یا پانچ حرفی ہو تو وزن میں ایک یا دو لام زائد کرینگے جیسے **دحرج** بروزن **فعلل**، **جحمرش** بروزن **فعللل**، اور اگر زائد حروف اسطرح ہو کہ حروف اصلی میں سے کوئی حرف مکرر آیا ہو تو وزن میں بھی وہی لفظ مکرر لائینگے جیسے **قدم** بروزن **فعل**، **جلبب** بروزن **فعلل**۔

[۲] اور اگر زائد حروف سالتمونیھا کے قبیل سے ہو تو پھر حروف اصلیہ حروف اصلی کے مقابل [فاعین لام کے مقابل] لائینگے اور حروف زائدہ سے تعبیر **بلفظه** کرنگے یعنی جو لفظ زائد ہو وزن میں وہی آئے گا جیسے **قائم** بروزن **فاعل**، **تقدم** بروزن **تفعل**، **استخرج** بروزن **استفعل**۔

اور اگر حرف زائد دوسرے حرف زائد سے بدل آیا ہو تو پھر حرف مبدل منہ [جس سے بدل آیا ہو] وزن میں لائینگے جیسے اضطرب اصل میں اضترب تھاتاء طاء سے بدل ہو کر اضطرب ہو اب اسکا وزن افتعل ہو گا نہ کہ افطعل، اگرچہ رضی کے نزدیک یہ بھی جائز ہے،

[۳] اگر کسی کلمہ میں کوئی حرف حذف ہوا ہو تو وزن میں بھی وہی حرف حذف ہو گا جیسے قل بروزن فل، قاض بروزن فاع، عدۃ بروزن علۃ، یعد بروزن یعل۔

[۴] اگر کسی کلمہ میں قلب ہوا ہو [قلب مکانی] یعنی فاء کلمہ عین کی جگہ آیا ہو اور عین فاء کی جگہ مثلاً تو وزن میں بھی قلب کرنگے مثلاً جاہ بروزن عفل یہاں پر عین مقدم ہوا فاء پر۔ یہ قلب مکانی سماعی ہے قیاسی نہیں اور اگر قلب اعلال کے ذریعے حاصل ہو یعنی حرف اصلی کسی دوسرے حرف سے تبدیل ہو جائے تو وزن کرتے وقت حرف مبدل منہ [اصل] کا لحاظ کیا جائے گا جیسے قال بروزن فعل نہ کہ بروزن فال اگرچہ بعض کے نزدیک اس صورت میں حرف مبدل کا لحاظ ہو گا تو قال بروزن فال ہو۔

[انظر للتفصیل شذ الصرف والکلام المنیف]

فائدہ: کسی کلمہ میں قلب مکانی کے پہچاننے کے طریقے

قلب مکانی کے پہچاننے کے چند طریقے درجہ ذیل ہیں:

[۱] اشتقاق: جیسے ناء اس میں قلب ہوا اس لیے کہ اس کا مصدر جو [نأْء] ہے اس پر دلیل ہے کہ ناء مقلوب ہے نأیٌ سے تو اب ناء بروزن فلع ہو گا جیسا کہ جاہ بروزن عفل اس لیے کہ وجہ اور وجھۃ اس کی دلیل ہے کہ جاہ مقلوب ہے وجہ سے۔

[۲] تصحیح مع وجود موجب الاعلال: [یعنی اعلال کے شرائط کے ہوتے ہوئے اعلال کا نہ ہونا]: مثلاً ایس میں یاء متحرک ماقبل مفتوح اعلال کا تقاضہ کے باوجود اعلال کا نہ ہونا قلب کی دلیل ہے کہ اس کا اصل یئس کا تھا۔ اسی طرح یہاں قلب

اس کے اصل [مصدر] سے بھی پہچانی جاتی ہے جو کہ یأس ہے۔

[۳]ندرۃ الاستعمال : کوئی لفظ کسی وزن پر نادر الاستعمال ہو جیسے آرام جمع رِئم [ظبی] تو آرام کا ندرت اور آرام کا کثرت استعمال یہاں قلب کی دلیل ہے أرآم بروزن افعال ہے اور آرام بروزن اعفال ہے فاء اور عین میں قلب مکانی ہوا ہے۔ اسی طرح لفظ آراء بروزن اعفال اس میں قلب کی دلیل اس کا مفرد ہے جو کہ رأیٌ ہے۔ عند البعض ان دونوں میں قلب کی دلیل ان کی اصل کا ہونا ہے جو کہ رئم اور رأیٌ ہے۔

[۴] عدم قلب ماننے کی صورت میں طرف [آخر] وجود همزتین کا لازم ہونا۔ اجوف و مہموز اللام کے اسم فاعل میں یہ طریقہ قلب کے پہچاننے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے مثلا جاء شاء ان کا اسم فاعل فاعلٌ کے وزن پر آتا ہے اور قاعدہ ہے کہ فعل کے عین کلمہ میں اعلال ہو کر الف بن جائے تو اسم فاعل میں وہ الف ہمزہ سے بدلے گا تو اب اگر ہم تقدیم اللام پر قول نہ کرے تو اسم فاعل میں دو همزے جمع ہونگے جیسے جاء سے جائِیٌ لہٰذا مجبوراً قلب پر قول کرنا ہوگا تو اسم فاعل جائِیٌ بروزن فالع ہوا پھر قاضی کے قاعدے سے جاءٍ ہوا۔

[۵] عدم قلب ماننے کی صورت میں کلمہ کا بغیر سبب کے غیر منصرف ہونا یعنی اگر ہم قلب نہ مانے تو اسباب غیر انصراف کے بغیر کلمہ غیر منصرف ہو جائے گا جیسے اشیاء میں اگر قلب نہ مانے تو وزن افعال بغیر کسی سبب کے غیر منصرف ہو جائے گا۔ حالانکہ یہ وزن منصرف ہے کما فی قولہ تعالیٰ ان ھی الا اسماء سمیتموھا۔

لہٰذا اشیاء میں قلب ہوا اصل میں شَیْئَاءُ بروزن فعلاء تھا همزہ [لام کلمہ] فاء کی جگہ آیا بروزن لفعاء ہوا۔ اب اگر یہ غیر منصرف پڑھا جائے تو اصل کے اعتبار سے ہوگا کیونکہ وزن فعلاء الف ممدودہ تانیثی کی وجہ سے غیر منصرف کا سبب ہے واللہ اعلم۔ [انظر شذ العرف ۱۹۔۲۰]

فائدہ: لغت دیکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی کلمہ کا وزن کیا جائے اور جو حروف فا عین لام کی جگہ آجائے تو یہ حروف اصلی ہی اس کلمہ کا اصل مادہ کہلاتا ہے۔ پھر لغت کی کسی بھی کتاب مثلاً

مصباح اللغات میں یہ مادہ دیکھا جائے تو وہاں تقریباً ہر کلمے کے ساتھ اسم فاعل کے لیے فاؔء، مفعول کے لیے **مفع**، جمع کے لیے 'ج' مصدر کے لیے مص، لکھا ہوتا ہے اور باب کی نشاندہی کے لیے ضَرَبَ کے لیے 'ض' نصر کے لیے 'ن' فتح کے لیے 'ف' سمع کے لیے 'س' کرم کے لیے 'ک' وغیرہ وغیرہ لکھا ہوتا ہے۔

اب اگر کسی کلمہ کی تلاش ہو اور وہ مجرد ہو یا اگر مزید ہو تو مجرد بنا کر یا اگر کسی کلمے کا پہلا حرف بدلا ہوا ہو تو اُسے اصل کی طرف لوٹا کر پہلے حرف کے باب میں تلاش کریں۔ جیسے: **یضربون** تو اس کے اصل حروف یعنی مصدر کو لے کر زائد حروف کو چھوڑ دو گے۔ مصدر کے تین حروف ضرب کا پہلا حرف جو کہ 'ض' ہے کسی لغت کی کتاب مثلاً مصباح اللغات کے باب 'ض' میں دیکھ لیں تو وہاں اس کلمہ کا مصدری، معنیٰ لکھا ہوا ہو گا۔ کتب لغات کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ وہ صرف مصدر لکھتے ہیں اور مجرد کے بعد تمام مستعمل مزیدات مصادر بھی لکھتے ہیں۔

فائدہ متعلقہ قواعد وزن: وزن تین قسم پر ہے:

[۱] وزن صرفی [۲] وزن صوری [۳] وزن عروضی

وزن صرفی:

اس کو کہتے ہیں جس میں لفظ [موزون] اور وزن کے درمیان پانچ چیزوں کی موافقت کا ہونا ضروری ہے۔

[۱] حروف اصلی: اصلی کے مقابلہ میں ہوں۔

[۲] حروف زائدہ: زائدہ کے مقابلہ میں ہوں۔

[۳] تعداد حروف میں برابر ہوں

[۴] تعداد حرکات ایک جیسی ہوں

[۵] تعداد سکنات بھی ایک جیسی ہوں جیسے **شریف** بروزن **فعیل** **یضرب** بروزن **یفعل** **ضارب** بروزن **فاعل**۔

وزن صوری:

اس کو کہتے ہیں جس میں لفظ اور وزن کے درمیان تین چیزوں کی موافقت کا ہونا ضروری ہے۔[۱]تعداد حروف [۲]تعداد حرکات [۳]تعداد سکنات میں ایک جیسی ہو جبکہ حروف اصلیہ وزائدہ میں برابر نہ ہو۔ جیسے ضوارب بروزن مفاعل جبکہ ضوارب کاوزن صرفی فواعل آتاہے۔

وزن عروضی:

وہ ہے جس میں موزون اور وزن میں تعداد حروف کا اعتبار ہو ساکن ساکن کے مقابل ہو متحرک متحرک کے مقابل ہو لیکن بعینہ وہی حرکت نہ ہو جو موزون میں ہے جیسے زمان ، شریف ، صبور بروزن فعول۔یعنی تعداد حروف میں برابر ہو جبکہ حرکات ایک جیسے نہ ہو اور حروف اصلیہ وزائدہ میں بھی برابر نہ ہو۔

فائدہ:

وزن نکالتے وقت صرف وزن صرفی کا اعتبار ہوتا ہے البتہ الف مفاعل والا قانون میں وزن صوری استعمال ہوتاہے اور وزن عروضی کا تعلق صرف سے نہیں بلکہ اشعاروں میں کام آتاہے۔ [انظر معارف الصرف ۱۳۷۔۱۳۸]

فائدہ:

صحیح ابواب کے صیغے بمنزلہ قالب کے ہیں یعنی جن صیغوں میں ادغام ابدال یا حذف وغیرہ کے قوانین لگے ہوئے ہوں ان کے اصل معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تعبیر شدہ صیغے کو اسی باب کے صحیح مادہ کے وزن پر بنایئے تو اصل معلوم ہو جائے گا جس کی وجہ سے قوانین کے اجراء میں آسانی آئے گی مثلاأقال صیغہ واحد مذکر غائب ازباب افعال۔ صحیح مادہ سے اس صیغے کا وزن افعل مثلا اکرم آئے گا تواَقْوَلَ اکرم کا ہم شکل ہے اب اقال میں قانون لگانا آسان ہوا۔ [الکلام المنیف]

معنی کرنے کا طریقہ:

مصدری معنی معلوم ہونے کے بعد اس کے ساتھ زمانہ اور فاعل لگانے سے متعلق کلمے کا معنی بن جائے گا۔ جیسے: مثال مذکور میں گردان سے معلوم ہوا ہے کہ یضربون میں زمانہ مضارع ہے اور ضمیر سے معلوم ہوا کہ یہ فاعل جمع مذکر غائب یعنی وہ تمام آدمی ہیں جب اس کلمہ کا وزن کیا گیا تو یفعلون ہوا تو فاء عین لام کے مقابل ضرب آیا تو لغت میں ضَرْبٌ مصدر کا معنی ہے مارنا تو اب اس کے ساتھ زمانہ اور فاعل جمع کر کے معنی ہو جائے گا۔ مارتے ہیں یا ماریں گے وہ تمام آدمی۔

اس طرح ہر فعل زمانے اور دوازدہ اقسام کی کئی گئی تعریف کا لحاظ کر کے معنی بنایا جائے گا۔ لیکن اسم کا معنی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ چونکہ اسم مشتق میں دو چیزیں ہوتی ہیں ایک ذات اور دوسرا حدث یعنی معنی مصدری تو یہاں بھی تعریف کا لحاظ کر کے مصدری معنی ساتھ کر کے معنی بنایا جائے گا۔ مثلاً مَضْرُوْبٌ تو گردان سے معلوم ہوا کہ یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے پھر وزن کرنے سے مصدر معلوم کر کے مصدری معنی اور اسم مفعول کی تعریف والا معنی ساتھ لگا کر معنی بنا "مارا گیا"۔

حروف زائدہ کی تقاسیم

حروف زائدہ کی تقسیم اول:

اس تقسیم کے اعتبار سے حروف زائد دو قسم پر ہیں:

[۱] جو اپنے ماقبل کی جنس میں سے ہو

[۲] جو اپنے ماقبل کی جنس میں سے نہ ہو بلکہ مخصوص حروف میں سے کوئی حرف آیا ہو۔

[۱] قسم اول:

یعنی وہ زائد جو اپنے ماقبل کی طرح ہو یعنی ماقبل حرف اصلی مکرر آیا ہو تو یہ زائد حرف حروف کی کسی خاص قسم کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ ۲۹ حروف ہجا میں تمام سے آسکتا ہے۔

وزن نکالتے وقت میزان میں سے جو حرف اس کے ماقبل کے مقابلہ میں ہے وہی حرف اس زائد کے مقابل آئے گا یعنی یہ زائد اُس حرف اصلی کے تابع ہو گا جیسے: جَلْبَبَ بروزن فَعْلَلَ باء اول اصلی ہے اس کے مقابلے میں لام ہے باء دوم زائد ہے اس کے مقابلہ میں بھی لام لائیں گے۔ پھر اس کے تقریباً تین صورتیں ہیں:

☆ ایک یہ کہ جس میں عین کبھی مکرر ہوتا ہے بغیر کسی فاصلے کے جیسے: قَطَّعَ یا حرف زائد مع فاصلے کے جیسے: عَقَنْقَلٌ یہاں عین کلمہ جو قاف ہے مکرر آیا ہے لیکن نون زائدہ درمیان میں آیا ہے۔

☆ دوسری صورت جس میں لام کلمہ مکرر ہو خواہ درمیان میں فصل ہو یا نہ ہو۔ جیسے: جَلْبَبَ اور جِلْبَابٌ۔

☆ تیسری صورت جس میں فاء اور عین کلمہ مکرر ہوا ہو لیکن مع مبائنتِ لام یعنی لام کلمہ اُس جیسا نہ ہو جیسے: مَرْمَرِيسٌ۔

یا عین اور لام دونوں مکرر ہو مع مبائنت فاء کے جیسے: صَمَحْمَحٌ

وزن کا طریقہ:

پہلے حرف اصلی کے لیے جو حرف مقرر کیا گیا ہے وہی حرف زائد کے لیے بھی ہو گا جیسے: قَطَّعَ کے لیے پہلے طاء کے لیے عین مقرر ہے وزن میں تو دوسرے طاء کے لیے بھی عین ہی مقرر ہے قَطَّعَ بروزن فَعَّلَ اسی طرح عَقَنْقَلٌ بروزن فَعَنْعَلٌ، مَرْمَرِيسٌ بروزن فَعْفَعِيلٌ، صَمَحْمَحٌ بروزن فَعَلْعَلٌ اور اگر تیسری صورت کے شرائط موجود نہ ہوں تو پھر تمام حروف اصلی ہونگے جیسے: سِمْسَمٌ بروزن فِعْلَلٌ، لُؤْلُؤٌ، فُعْلُلٌ۔۔۔ الخ

قسم دوم:

وہ حروف زائد جو اپنے ماقبل کی طرح نہ ہوں یعنی حروف اصلی مکرر نہ ہوئے ہوں بلکہ زائد آئے ہوں اور یہ قسم زائد حرف دس حروف میں سے آتے ہیں جن کو حروف زائد کہتے ہیں اور اُن

کا مجموعہ سَئَلْتُمُوْنِیْهَا یا اَلْیَوْمَ تَنْسَاهَا یا هَوِیْتُ السَّمَانَ یا اَمَانٌ وَتَسْهِیْلٌ ہے۔

حکایت:

ایک شاگرد نے حروف زائدہ کے بارے میں اپنے استاد سے پوچھ لیا کہ استاد جی حروف زائد کون سے ہیں۔ استاد نے جواب دیا سَئَلْتُمُوْنِیْهَا [تم نے مجھ سے اس کے بارے میں پوچھ لیا] تو شاگرد خاموش ہو گیا کہ شائد استاد ناراض ہو اہو گا پھر دوسرے دن بھی شاگرد نے وہی سوال دہرایا کہ استاد جی زائد کون کونسے ہیں تو استاد نے پھر جواب دیا اَلْیَوْمَ تَنْسَاهَا [آج تم نے اسے بھلا دیا ہے] تو شاگرد ڈر کر پھر خاموش ہو گیا تیسرے دن شاگرد نے وہی سوال دہرایا اور استاد نے جواب دیا۔ هَوِیْتُ السِّمَانَ پھر استاد نے شاگرد کو سمجھایا کہ میں نے ہر بار تمہیں جواب دیا ہے تو تب جا کر شاگرد سمجھ گیا کہ حروف زائدہ الیوم تنساھا کے حروف ہیں۔

وجہ اختصاصِ حروف زائدہ بالعشرةِ المذکورہ:

کلمہ میں زائد آنے کے لیے ان دس حروف کا اختصاص اس لیے کیا گیا ہے کہ اَوْلٰی بالزیادت حرف مدہ ولین یعنی حروف علت ہیں کیونکہ ایک تو ان میں خفت ہے اور دوسرا کلام عربی میں کثرتِ دوران کی وجہ سے اور حروف علت کے علاوہ باقی حروف زائدہ حروف علت کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے زائد قرار پائے۔ اس طرح کہ ہمزہ اور ھا ایک تو مخرج میں الف کے ساتھ مجاور ہیں اور دوسرا یہ کہ ہمزہ اور ھا قواعد تخفیف کے موجود ہونے سے حرف علت سے بدل جاتے ہیں جیسے: اٰمین میں دوسرا ہمزہ الف سے بدل گیا ہے اور ھذی جو اصل میں ھذہ تھا ھا یا سے بدل گیا ہے۔ اسی طرح میم مجانس ہے واو کے ساتھ مخرج میں اور نون مشابہہ ہے ایک تو الف کے ساتھ امتداد صوت میں غنّہ اور اخفاء کی وجہ سے اور دوسرا یہ کہ اِس میں صفت ھمس ہے جو مشابہہ ہے حرف مدہ اور لین کے ساتھ نرمی میں، اور تا کبھی حرف علت سے بدل کر آتا ہے جیسے: تُراث جو اصل میں وراثٌ تھا اور تُجاهٌ جو اصل میں وِجاهٌ تھا۔ اس طرح سین بھی نرمی کی وجہ سے صفت ھمس میں حرف لین کی طرح ہے اور لام چونکہ مخرج میں ن

کے قریب ہے اس لیے ن لام میں مدغم ہوتا ہے جیسے: مِنْ لَّدُنْهُ تولام الف کی طرح ہو گیا ن کے واسطے سے اور ن مشابہہ تھا الف کے امتدادِ صوت اور صفت ھمس میں۔ فقط۔

حروف زائدہ کے وزن کا طریقہ:

بہر حال قسم دوم کے زائد حرف سَئَلْتُمُوْنِیْھَا کے حرفوں میں سے ہو گا اور موزون میں جس شکل پر حرف زائد ہے وزن میں بھی اس شکل پر آئے گا یعنی وزن میں ان سے تغیر بلفظ کرینگے جیسا حرف زائد آیا ہو وہی وزن میں آئے گا جیسے: ضَارِبٌ بروزن فَاعِلٌ یا بالفاظ دیگر حرف اصلی فاعین لام کی جگہ پر آئے گا جبکہ موزون کا حرف زائد وزن میں موجود حرف زائد ہی کے جگہ آئے گا جیسے: قَمِیْصٌ میں یا اور حِمَارٌ میں سے الف فَعِیْلٌ کے یاء اور فِعَالٌ کے الف کی جگہ پہ آئے ہیں۔

حروف زائدہ کے پہچان کا طریقہ:

حروف زائدہ کی پہچان کے تین بڑے طریقے ہیں۔ دوسرے طریقے بھی ہیں تفصیل کے لئے شذا الصرف:۱۰۳ ملاحظہ فرمائیں:

طریق معرفتها ثلاثة اشتقاق و غلبة و عدم النظیر

فالاشتقاق:

هو الحرف الذی لا یوجد فی صیغة الواحد المذکر الغائب من الماضی المعلوم نحو الالف والواو والیاء فی ضربا و ضربوا ویضرب والغلبة هی الحروف التی تکون زائدة اکثرا ما نحو التاء المدورة اذا صارت هاء عند الوقف زائدة علی ان تکون قبلها ثلاثة احرف نحو حبة و شجرة وکذا الالف والنون الزائدتان فی آخر الکلمة نحو سلطان علی وزن فعلان۔

وعدم النظیر: هو الذی لا یوجد له مثل فی کلام العرب نحو قرنفل۔

[حاشیۃ علم الصیغہ عربی ۲۷]

فائدہ متعلقّہ بموضوع علم الصرف :

ان الحرف لیس بداخل فی موضوع الصرف فالبحث عنه لیس باعتبار ذاته بل باعتبار ان الافعال تتغیر به معنی فقط او معنی و لفظا کلیهما [حاشیہ علم الصیغہ عربی۳۷]

[۱]اشتقاق [۲]غلبہ [۳]عدم النظیر

اشتقاق:

اشتقاق کا طریقہ افعال متصرفہ اور اسماء مشتقہ میں استعمال ہوتا ہے۔ گردان کرنے کے بعد دیکھا جائے گا کہ جو حرف گردان کے ہر صیغہ میں موجود ہو تو وہ حرف اصلی ہو گا جیسے: ضَرَبَ، ضَرَبَا، ضَرَبُوْا ،ضَارِبٌ، مَضْرُوْبٌ وغیرہ میں 'ض رب' ہر صیغہ میں موجود ہے لہذا یہ تینوں حروف اصلی ہیں اور جو حرف ہر صیغہ میں موجود نہ ہوں یعنی کہیں ہوں اور کہیں نہ ہوں تو وہ حروف زائدہ ہیں جیسے: ضَرَبَا میں الف ضَربُوا میں واو، ضَرَبَتْ میں تاء، ضارب میں الف اور مضروب میں م اور واو وغیرہ۔

فائدہ:

لیکن اسی طرح اس طریقے سے ہم کسی کلمے کو مجرد یا مزید نہیں کہہ سکتے مجرد و مزید معلوم کرنے کا قاعدہ پہلے بار بار گزر چکا ہے مجرد اور مزید زائد برائے نقل باب اور زائد برائے الحاق سے معلوم ہوتا ہے۔ البتہ اشتقاق کے طریقہ میں حروف زائد سے ہم معنٰی معلوم کر سکتے ہیں اور اسکے ذریعے ایک صیغے سے دوسرا صیغہ وجود میں آتا ہے مثلا ضرب سے ضربا۔

عدم النظیر:

دوسرا طریقہ حروف زائد کی پہچان کے لیے عدم النظیر ہے مطلب اس کا یہ ہے کہ اگر ہم کسی کلمے کے تمام حروف اصلی سمجھ کر وزن نکال لیں تو ایسا وزن حاصل ہو جائے کہ عربی لغت میں اس جیسا وزن نہ ہو جیسے: قَرَنْفُلٌ اس کے جملہ حروف اصلی تصور کرنے کے وقت اس کا

وزن ہو جائے گا فَعَلْلُلٌ تو اس جیسا وزن عربی لغت میں نہیں ہے لہٰذا اس میں نون زائد ماننے سے وزن ہو جائے گا فَعَنْلَلٌ جو عربی لغت میں مستعمل ہے۔ قَرَنْفُلٌ ایک درخت کا نام ہے۔

غلبہ:

بعض خاص حروف خاص مواضع میں اکثر زائد آتے ہیں۔ تو اِسی کثرت کی وجہ سے ایک حرف کو زائد کرنے کو غلبہ کہتے ہیں۔ زیادت کے حروف یہی دس حروف زائدہ سَاَلْتُمُوْنِیْهَا ہی ہوتے ہیں۔ مثلاً جو حروف خاص مقام پر زائد آتے ہیں جیسے تا جو حالتِ وقف میں ہاء سے بدل جاتی ہے جبکہ تاء سے پہلے تین حرف ہوں جیسے: حَبَّةٌ بروزن فَعْلَةٌ یا جیسے الف ونون زائد تان جو کہ کلمہ کے آخر میں زائد آتے ہیں جبکہ ان سے پہلے تین حروف ہوں جیسے: سُلْطَانٌ بروزن فُعْلَانٌ۔

حروف عشرہ زائدہ کا زائد آنے کے مواضع:

سِیْن: یہ باب استفعال میں اور کبھی کبھی اسم جامد میں تاء کے ساتھ زائد آتا ہے۔ جیسے: اسْتَخْرَجَ اور اِسْتَبْرَقٌ۔

ھاء: یہ کبھی باب افعال کے درمیان میں زائد آتا ہے جیسے: اَھْرَاقَ جو دراصل اَرَاقَ تھا اور کبھی کبھی یہ ھاء ضمیر کے آخر سکتے کے لیے زائد آتا ہے۔ جیسے: مَاھِیَهْ اور مَالِیَهْ وغیرہ۔

لام: یہ کبھی کبھی تاکید کے لیے شروع میں آتا ہے جیسے: لَزَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عمرٍو

یہ مندرجہ بالا تینوں بہت کم زائد آتے ہیں۔

همزہ: یہ کبھی کلمے کے اول میں آتا ہے بشرطیکہ اس کے علاوہ تین حروف اصلی ہوں تو یہ همزہ زائد ہو گا جیسے: اَفْعَلٌ، اِصْبَعٌ، اَضْرِبُ، اَضْرَبُ اور کبھی کلمے کے آخر میں آتا ہے بشرطیکہ همزہ سے پہلے ہو اور الف سے پہلے تین حروف اصلی ہوں جیسے: حَمْرَاءُ اور اگر تین حروف اصلی نہ ہوں تو پھر یہ همزہ اصلی ہو گا جیسے: مَاءٌ، اَبْنَاءٌ وغیرہ۔

تاء: یہ تاء زائد دو قسم پر آتا ہے ایک تاء مطوّلہ اور دوسرا تاء مُدَوَّرہ، تاء مطولہ

زائد کبھی ابواب میں آتا ہے جیسے: باب تفعل، تفاعل، افتعال، استعفال اور تفعلل اور کبھی اسماء میں آتا ہے بشرطیکہ اس سے ماقبل واو مدّہ ہو جیسے: عنکبوت یا تاء سے قبل یاء مدّہ زائدہ ہو جیسے: عِفْرِیتٌ۔

جبکہ تاء مدّورہ کلمہ کے آخر میں ہمیشہ آتا ہے جیسے: جَنَّةٌ، قَائِمَةٌ اگر تاء مدوّرہ کے علاوہ کلمہ میں دو حروف اصلی بھی ہو تو بھی تاء زائد ہو گی۔ جیسے: شَاةٌ جو اصل میں شَوَهَةٌ تھا۔

میم: میم مکسور کلمے کی ابتداء میں بہت زیادہ آتا ہے یہ بھی زائد ہوتا ہے بشرطیکہ اس کے علاوہ تین حروف ہوں جیسے: مِرفَقٌ اور کبھی کبھی میم مضموم اور میم مفتوح بھی زائد آتا ہے جیسے: مَنْدَلٌ، مُكْوَرِیٌّ اور اسماء مشتقہ میں تو اکثر یہ میم زائد آتا ہے جیسے: مجاھِدٌ، مَسْجِد وغیرہ۔

واو اور یاء: اس کی زیادت کے تین شرائط ہیں:

[۱] کہ اس واو یا یآء کے علاوہ کلمہ میں تین حروف اصلی ہوں۔

[۲] یہ کہ یہ کلمہ سِمْسِم کی طرح نہ ہو۔

[۳] یہ کہ یہ واو کلمہ کی ابتداء میں نہ آیا ہو اور یآء بھی چار حروف اصلی کے ساتھ نہ آیا ہو ورنہ پھر یہ یاء اصلی ہو گی البتہ مضارع کے علاوہ کہ وہاں زائدہ ہو گی

امثال جیسے: صَیْرَفٌ، جَوْهَرٌ، قَضِیْبٌ، عَرْقُوْةٌ، بخلاف بَیْتٌ، سَوْطٌ، یُؤْیُؤٌ، وَعْوَعَةٌ، وَرَنْتَلٌ، یَسْقُوْرٌ۔

نون: نون زائد آتا ہے بشرطیکہ اس سے پہلے حرف مدہ اور اس نون کے علاوہ کلمہ میں تین حروف اصلی ہوں جیسے: زَیْتُوْنٌ، غِسْلِیْنٌ، سُلْطَانٌ۔

اور نون کلمے کے درمیان میں بھی زائد آتا ہے بشرطیکہ چار حروف کے درمیان نون ساکن غیر مدغم واقع ہو جیسے: عَضَنْفَرٌ وغیرہ۔

اسی طرح یہ نون تثنیہ، جمع مذکر سالم مضارع متکلم اور باب انفعال میں بھی زائد آتا ہے۔

الف: الف زائد آتا ہے بشرطیکہ اس کے علاوہ کلمہ میں تین حروف اصلی ہوں جیسے: جَامُوْسٌ ،حِمَارٌ اور اگر الف کے علاوہ دو حروف ہوں تو پھر یہ عین کی جگہ آئے گا لیکن یہ واو یا یاء سے بدل گیا ہو گا جیسے: دَارٌ ،نَارٌ جو اصل میں دَوَرٌ اور نَیَرٌ تھا۔

فائدہ: اگر کسی کلمہ میں دو حروف ان حروف زوائد میں سے آجائے اور وزن مکمل کرنے کے لیے ایک کو زائد کرنا ہو تو حروف علت واو، الف، یا کو دوسرے حروف کی نسبت زائد کرنا اولیٰ ہے۔

فائدہ: اِسی طرح اگر کلمہ میں دو حروف زائد آئے ہوں اور وزن کو مکمل کرنے کے لئے ایک زائد اور دوسرا حرف اصلی بنانا ضروری ہو اور غلبہ کا قاعدہ دونوں پر برابر ہو تو تعارض دفع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ حرف آخر کو زائد کیا جائے گا۔ جیسے: انسان اِس میں غلبہ کا قاعدہ دو حروف ھمزہ اور نون دونوں کو متوجہ ہے تو یہاں ہم نون کو زائد کریں گے۔ لہٰذا انسان بروزن فَعْلَانٌ نہ کہ اِفْعَالٌ تو اسی بناء پر انسان اُنس سے ہے نہ کہ نسیان سے۔

حروف زائد کی تین اقسام ہیں باعتبار غرض۔ مطلب یہ کہ حروف زائدہ کو لانے سے کیا کیا غرض حاصل ہوتا ہے۔

[۱] زائدہ برائے اشتقاق [۲] زائدہ برائے نقل باب [۳] زائدہ برائے الحاق

حروف زائدہ برائے اشتقاق:

وہ یہ ہے کہ ایک کلمہ [صیغہ] سے دوسرا کلمہ [صیغہ] بناتے وقت کوئی حرف زیادہ کیا جائے جیسے: ضَرَبَ [ماضی] سے یَضْرِبُ [مضارع] بناتے وقت یاء زیادہ کیا گیا ہے۔

پہچان: جو حرف زائد ماضی معلوم صیغہ واحد مذکر غائب میں نہ ہو اور دوسرے صیغوں میں ہو تو یہ حرف زائد برائے اشتقاق ہے جیسے: ضَرَبْتَ، ضَرَبْتُ وغیرہ تو یہاں پر تاء زائدہ ہے کیونکہ یہ ماضی ضَرَبَ میں نہیں ہے۔

زائدہ برائے نقل باب:

یہ ہے کہ ایک باب سے دوسرا باب بناتے وقت کوئی حرف زیادہ کیا جائے جیسے: کَرُمَ [مجرد] سے أَكْرَمَ [مزید] بناتے وقت ہمزہ کا اضافہ کیا گیا ہے

پہچان: جو حرف کسی مزید باب کے صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معلوم میں آیا ہو اور وہ اس کے مادہ مجرد میں نہ ہو جیسا مثال مذکور میں۔

زائدہ برائے الحاق:

یہ ہے کہ ایک کلمہ کو دوسرے کلمے کے ہم وزن کرتے وقت کسی حرف کا اضافہ کیا جائے مثلاً تمہیں جَلَبَ کا معنی دَحْرَجَ کے وزن پر درکار ہے تو اس کے لیے باء بڑھا کر جلب سے جَلْبَبَ کر دیا۔

پہچان: اس کا کوئی خاص طریقہ اور قاعدہ مقرر نہیں کیونکہ اس کا تعلق زیادہ سماع سے ہے قیاس کو اس میں کوئی دخل نہیں۔

فائدہ: زوائد برائے اشتقاق اور زوائد برائے نقل باب یعنی پہلے دو طریقے غرض معنوی کے حصول کے لیے ہیں جبکہ زوائد برائے الحاق غرض لفظی کے لیے لائے جاتے ہیں یعنی رعایت وزن وسجع یعنی زوائد الحاق سے صرف وزن کی مطابقت مقصود ہوتی ہے۔

فائدہ: کسی کلمے کے مجرد اور مزید ہونے میں جس حرف کا اعتبار کیا جاتا ہے وہ زائدہ برائے نقل باب اور زائدہ برائے الحاق ہے۔ زائدہ برائے اشتقاق پر کلمہ مزید نہیں بنتا لہٰذا يَضْرِبُ اور مَضْرُوبٌ کو ہم مجرد کہیں گے نہ کہ مزید اور باقی تثنیہ، جمع اور اسماء جوامد میں مجرد اور مزید ہونا اپنے باب کے مفرد کے تابع ہونگے۔ اگر مفرد مجرد یا مزید ہو تو تثنیہ اور جمع بھی اسی طرح مجرد یا مزید ہو گا۔

فائدہ: صراف کے ہاں زوائد میں سے زوائد نقل باب اور زوائد الحاق کا زیادہ اعتبار ہوتا ہے۔

مجرد: ماکانت جمیعُ حروفہٖ اصلیۃً لا یسقطُ حرفٌ منھا فی تصاریف الکلمۃ بغیر علّۃٍ۔

مزید: مَازِیْدَ فیہٖ حرفٌ او اکثرُ علی حروفہ الاصلیۃ۔ [شذ العرف ۲۴]

[فائدہ متعلقہ فعل متصرف وغیر متصرف] غیر متصرف کی تعریف یوں بھی کی جاتی ہے۔ مالازم صورۃ واحدۃً۔

متصرف:

مالا یلازم صورۃ واحدۃ۔ فعل غیر متصرف میں سے بعض ایسے ہیں جن کی صرف ماضی آتی ہے جیسے لیس ،کرب ،عسیٰ،حری ،اخلولق ،انشأ ،طفق، اخذ، جعل، علق جب یہ افعال شروع [افعال مقاربہ] ہوں ۔نعم ،حبذا ،بئس ، ساءَ، خلا، عدا، حاشا [افعال استثناء] اور بعض ایسے ہیں جن کی فقط امر آتی ہے جیسے هب [بمعنی احسب وافرض] هلم [لغت تمیم میں]،هات،تعال

اور فعل متصرف دو قسم پر ہے:

[۱] تام التصرف جس سے تینوں افعال [ماضی، مضارع، امر] آتے ہو جیسے عام افعال مثلا کتب ،یکتبُ اکتب وغیرہ۔

[۲] ناقص التصرف: جس میں دو افعال آتے ہو یا تو فقط ماضی و مضارع جیسے کاد یکاد، اوشک یوشک ،مازال مایزال ،ماانفک ماینفک ،مابرح مایبرح

اور یا فقط مضارع وامر جیسے یدع ،دع یذر ذر۔ [انظر شذ العرف وجامع الدروس العربیۃ]

فائدہ متعلقہ فعل مجہول:

بعض وہ افعال جو مجہول کے صیغے میں مستعمل ہوتے ہیں لیکن معنی معلوم کا دیتے ہیں۔

[۱] عُنی فلان بحاجتک ای اھتم [۲] زُھی علینا ای تکبر

[۳] فُلج ای اصابه الفالج　[۴] حُمَّ ای استحر بدنه من الحمی

[۵] سُلَّ ای اصابه السل　[۶] جُنَّ عقلُه ای استتر

[۷] غُمَّ الھلال ای احتجب　[۸] أُغْمِیَ علیه

[۹] شُدِہَ ای دھش و تحیر

[۱۰] اُمْتُقِعَ او اُنْتُقِعَ لونُه ای تغیر لونه واللہ اعلم [شذ العرف ۴۱-۴۲]

یہ افعال جب تک لازمی ہو تو یہ مجہول ہی استعمال ہونگے اور صیغہ صفت ان سے مفعول کے وزن پر آئے گا۔

فوائد شتی
بحث التصغیر

التصغیر لغۃ التقلیل و اصطلاحاً: ھو تحویلُ المعربِ بزیادۃ یاءٍ ساکنۃٍ بعد الحرف الثانی منہ للدلالۃ علی اغراضٍ معینۃٍ [النحو الیسیر۔النحو الواضح]

بألفاظ دیگر: تغیر مخصوصٌ علی وجہ مخصوصٍ لأغراض معینۃ۔

یعنی کسی کلمہ میں مخصوص طریقہ سے تغیر کرنا تاکہ معین اغراض پر دلالت کرے جس کلمہ میں تصغیر کیا جائے اس مخصوص تغیر سے پہلے اسے اسم مکبر کہتے ہیں اور تغیر کے بعد اسے مصغر کہتے ہیں اور اس طریقے کو تصغیر کہتے ہیں مثلا رجلٌ ایک اسم ہے اس میں ہم مخصوص طریقے سے تغیر کرتے ہیں یعنی فاء کلمہ کو ضمہ اور عین کلمہ کو فتحہ دیتے ہیں اور تیسری جگہ یاء ساکنہ [جو کہ تصغیر کی علامت ہے] لاتے ہیں اور باقی کو اپنے حالت پر چھوڑتے ہیں تو رجیلٌ ہوا۔ رجل مکبر ہے اور رجیل اس کا مصغر ہے رجل صرف آدمی کو کہتے ہیں اور رجیل میں اس تصغیر کی وجہ سے ایک معنی کا اضافہ ہوا مثلا چھوٹا آدمی یا حقیر آدمی وغیرہ جس غرض کے لیے تصغیر کیا جائے وہی معنی لیا جائے گا۔

تصغیر کا غرض اور فوائد:

تصغیر سے ہمیں دو قسم کے فوائد حاصل ہوتے ہیں ایک معنوی دوم لفظی۔

معنوی فائدہ: جیسے کسی لفظ میں حقارت، یا تقلیل یا تقریب یا محبت یا عظمت یا کسی چیز کا چھوٹا ہونا ظاہر کرنا ہو تو اس کے لیے تصغیر استعمال کیا جاتا ہے حقارت کی مثال جیسے عالم سے عویلم۔ تقلیل کی مثال جیسے درھم سے دریھم تقریب کی مثال جیسے قبل سے قبیل یا فوق سے فویق محبت کی مثال ابن سے بُنَیٌّ عظمت کی مثال قریش چھوٹا ہونے کی مثال نھر سے نھیر۔

لفظی فائدہ:

لفظی فائدہ تصغیر سے اختصار فی الالفاظ حاصل ہوتا ہے مثلاً کسی پہاڑ کی چھوٹائی ذکر کرنا ہو تو اگر ہم کہے کہ جبل صغیر تو اس سے یہ الفاظ بالکل مختصر ہے کہ ہم کہے جُبَیْلٌ۔

شرائط تصغیر:

[۱] تصغیر اسم معرب کا بنایا جائے گا لہٰذا فعل، فعل تعجب، حروف اور اسماء مبنیہ کا تصغیر نہیں آئے گا اور اگر آیا ہو تو شاذ ہو گا ذا اسم اشارہ میں ذیا شاذ ہے۔

[۲] جس اسم کا تصغیر بنانا ہو وہ خود تصغیر کے وزن پر نہ ہو یا تصغیر کے وزن کا مشابہ نہ ہو جیسے شعیب، کمیت یہ دونوں تصغیر کے وزن پر ہے ان کا تصغیر نہیں آئے گا اور مھیمن مسیطر تصغیر کے وزن کے مشابہ ہے ان کا بھی تصغیر نہیں آئے گا۔

[۳] وہ اسم تصغیر اور تحقیر کا قابل ہو گا پس اسماء معظمه اور اسماء الھی ،اسما انبیاء و ملائکه، کتب سماویه کا تصغیر نہیں آئے گا، مثلاً عظیم جسیم کا تصغیر نہیں آئے گا۔

فائدہ: تصغیر بھی اسماء [اسماء صفات] مشتقہ میں ہے اس لیے کہ اسمیں بھی تصغیر کی وجہ سے وصفی معنی پیدا ہو جاتا ہے مثلاً رجیل سے مراد ایسا آدمی جو حقارت یا عظمت پر موصوف ہو

[شذ العرف ۸۷]

تصغیر بنانے کا طریقہ:

کہ حرف اول کو ضمہ حرف ثانی کو فتحہ اور تیسری جگہ یاء ساکنہ علامت تصغیر لانے سے تصغیر بن جاتی ہیں لیکن چونکہ اسم کبھی ثلاثی اور کبھی رباعی اور کبھی خماسی ہوتا ہے اس لیے یاء تصغیر کے بعد تینوں قسموں میں معمولی فرق ہوتا ہے۔

اس لیے تصغیر کے لیے عام طور پر تین اوزان استعمال ہوتے ہیں:

[۱] اگر اسم ثلاثی ہو تو اس کا تصغیر فُعَیْلٌ کے وزن پر آئے گا جیسے قلم سے قلیم جبل سے جُبَیْل

[۲] اگر اسم رباعی ہو تو تصغیر **فعیعل** کے وزن پر آئے گا جیسے **جعفرٌ** سے **جعیفرٌ**، **مبرد** سے **مبیردٌ**، **زینب** سے **زُیَیْنَبٌ**۔ رباعی سے مراد یہاں عام ہے چاروں حروف اصلی ہو یا بعض اصلی اور بعض زائد۔ اسی طرح خماسی بھی ہے۔

[۳] اگر اسم پانچ حرفی ہو اور چوتھا حرف حرف علت ہو تو **فعیعیلٌ** کے وزن پر آئے گا **عصفورٌ** سے **عصیفیرٌ**، **قندیل** سے **قنیدیل**۔

اور اگر چوتھا حرف حرف علت نہ ہو یعنی پانچوں حروف اصلی ہو تو اس کا تصغیر **فعیعل** کے وزن پر آئے گا پانچوں حرف حذف ہو جائے گا جیسے **سفرجل** سے **سفیرج**، **فرزدق** سے **فریزد**۔

اور اگر خماسی اسم کے ساتھ کوئی زائد بھی ہو تو پانچویں اور اس زائد حرف کو حذف کرنا ہوگا جیسے **عندلیب** سے **عُنَیدل**۔

اگر حروف زائدہ کی وجہ سے کوئی اسم چار حروف سے زائد والا بن جائے یعنی چار حروف اصل ہو اور ایک زائد ہو اور چوتھا حرف حرف علت نہ ہو تو اس حرف زائد کو حذف کرینگے جیسے **دحرج** سے **دحیرج**، **غضنفر** سے **غضیفر** اور اگر حروف زائد دو یا دو سے زیادہ ہو تو تصغیر چار حروف سے بنایا جائے گا اور حروف زوائد میں جو اولیٰ بالحذف ہو وہ حذف ہو جائے گا جیسے **منطلق** سے **مطیلق**، **مقاتل** سے **مقیتل** یہاں چونکہ میم اولی بالحذف نہیں تو اسے باقی رکھا اور نون اور الف کو حذف کیا اسی طرح **مستخرج** سے **مخیرج**، **استخراج** سے **تُخریج**، **انطلاق** سے **نطیلق**، **اضطراب** سے **ضتیرب**۔

اور اگر کسی اسم میں دو حروف زوائد میں سے کوئی ایک **اولی بالحذف** نہ ہو تو جو مرضی اسے حذف کرو جیسے **عَلَنْدِی**، **سَرَنْدِی**، **حَبَنْطِی** سے **عُلیند**، **سریند**، **حبینط** اور **علیدی**، **سریدی** **حبیطی** دونوں طرح جائز ہے۔ ان تینوں مثالوں میں نون اور الف الحاق کی غرض سے زائد کئے گئے دونوں مساوی ہے خلاصہ یہ کہ الحاق کے لیے جو حروف زیادہ

کئے جائے تصغیر بناتے وقت ان میں سے جو بھی حذف کرے جائز ہے۔

اگر کسی کلمہ میں الف تانیث مقصورہ چوتھی جگہ پر واقع ہو تو اپنی حالت پر رہے گا جیسے حبلیٰ سے حبیلیٰ اور ضربیٰ سے ضریبیٰ۔

اور اگر چوتھی جگہ کے علاوہ ہو تو حذف ہو گا وجوباً تاکہ فعیعل کا وزن برابر ہو جائے جیسے خُوزلی سے خویزل۔ لغیزۃ سے لغیغز البتہ اگر الف مقصورہ پانچویں جگہ واقع ہو اور اس سے پہلے حرف مدہ ہو تو الف مقصورہ اور حرف مدہ دونوں کو حذف کرنا بھی جائز ہے اور عکس بھی جائز ہے یعنی الف مقصورہ کو حذف کرنا اور حرف مدہ کو باقی رکھنا۔ جیسے حباریٰ میں حُبیر بھی جائز ہے [الف مقصورہ اور مدہ دونوں حذف ہوئے] اور حُبیّر بھی جائز ہے الف مقصورہ کو حذف اور الف مدہ کو باقی رکھنا لیکن چونکہ الف مدہ یاء تصغیر کے بعد واقع ہوا تو یاء سے بدل کر ادغام ہوا۔

اور اگر اسم میں تاء تانیث اور الف ممدودہ واقع ہو تو تصغیر کے وقت اپنی حالت پر رہے گی جیسے مسلمۃ سے مسیلمۃ اور ھندباء سے ھُنیدباء حمراء سے حمیراء۔

اسی طرح اسم رباعی میں الف و نون زائدتان بھی تصغیر کے وقت باقی رہے گی جیسے زعفران سے زعیفران۔

ایسے اسم کا تصغیر جس کا حرف ثانی حرف علت ہو۔ اگر کسی اسم میں حرف ثانی حرف علت کسی دوسرے حرف سے بدل کر آیا ہو تو تصغیر کے وقت اپنی اصلی حالت کو لوٹے گا تو اگر اصل میں واو ہو تو تصغیر میں واو لوٹ آئے گا جیسے باب سے بویب ، قیمۃ سے قویمۃ، میسم سے مویسم ، طیٌّ سے طویٌّ۔

اور اگر اصل میں یاء تو یاء ہی کی طرف لوٹے گا جیسے ناب سے نُییب، موقن سے مُییقن۔

اور اگر اصل میں حرف اصلی ہو تو حرف اصلی ہی لوٹ آئے گا جیسے دینار سے دُنَیْنِیْرٌ۔

اور اگر مجہول الاصل [جو حرف علت ثانی کسی سے بدل آیا ہو] یا زائد ہو یا ہمزہ سے بدل آیا ہو تو واو سے بدلا جائے گا جیسے شاعر خاتم سے شویعر خویتم [یہ زائد کی مثال ہے] مجہول الاصل کی مثال جیسے عاج سے عویج بدل از ہمزہ کی مثال سے اُصال سے اویصال [یہ اصل میں أاُصال تھا]

اور اگر حرف ثانی حرف صحیح کسی حرف علت سے بدل آیا ہو تو عند سیبویہ اپنی حالت پر رہے عند الزجاج و ابی علی الفارسی اپنی اصل کو لوٹے گا جیسے مُتَّعد [مثال واوی از افتعال] عند سیبویہ اس کا تصغیر متیعد ہو گا اور یہی راجح بھی ہے اور عند ھما اس کا تصغیر مویعد آئے گا لیکن اس صورت میں موعد کے تصغیر سے التباس آئے گا اس لیے سیبویہ کا قول راجح ہے۔

ایسے اسم کا تصغیر جس کا حرف ثالث حرف علت ہو:

اگر کسی کلمہ میں تیسری جگہ حرف علت ہو تو اگر الف یا واو ہو تو یاء سے بدل کر یاء تصغیر میں مدغم ہو جائے گا جیسے عصاً سے عصية، رحیٰ سے رحية، دلو سے دلية، قدوم سے قديِّم، جميل سے جميّل۔

البتہ اگر اسم کے آخر میں یاء مشددہ ہو اور اس سے پہلے دو حروف اور ہو تو اسے مخفف کر کے یاء تصغیر میں مدغم کیا جائے گا جیسے صبیٌّ سے صُبی، ذکی سے ذُکَیٌّ اور اگر یاء مشددہ سے پہلے دو سے زیادہ حروف ہو تو تصغیر میں وہ یاء اپنی حالت پر برقرار رہے گی جیسے مصریٌّ سے مصیریٌّ، کرسیٌّ سے کُریسیٌّ۔

ایسے اسم کا تصغیر جسکا حرف رابع علت ہو:

اگر کسی اسم میں چوتھی جگہ حرف علت ہو تو اگر الف یا واو ہو تو یا سے بدلے گا اور اگر یاء ہو تو اپنی حالت پر رہے گا جیسے منشار سے منيشير، أرجوحة سے اُريجيحة، قنديل سے قنيديل۔

ایسے اسم کا تصغیر جس میں حذف ہوا ہو:

اگر کسی اسم سے کوئی حرف حذف ہوا ہو تو تصغیر کے وقت واپس لوٹے گا جیسے ید، دم، اب، اخت، بنت، عدۃ، ماء سے یُدَیَّۃٌ، دُمیٌّ۔ اُبیٌ، اُخیۃٌ، بُنَیَّۃٌ، وُعیدۃٌ، مُویۃٌ۔
اور اگر اسی طرح کے اسم (جس میں حذف ہوا) کے اول میں ہمزہ وصلی ہو تو وہ حذف ہو جائے گا اور محذوف شدہ حرف واپس لوٹے گا جیسے ابن، ابنۃ، اسم، امرءٌ سے بنیٌّ، بنیّۃٌ، سمیٌّ، مریٌّ۔ اگر کسی کا اسم لفظ قل، بع، خذ، مذ رکھا جائے تو اس کے تصغیر قویل، بییع، اُخیذ، منیذ کیا جائے گا یعنی محذوف لوٹ آئے گا۔

علم مرکب کا تصغیر:

اگر مرکب اضافی یا امتزاجی کا تصغیر بنانا ہو تو جزء اول میں تصغیر کر کے جزء ثانی کو بہر حال خود رکھے جیسے عبد اللہ سے عبید اللہ اور معدیکرب سے معید یکرب اور اگر مرکب اسنادی کسی کا علم ہو تو اس کا تصغیر نہیں آتا جیسے تأبط شرا۔

تثنیہ و جمع کا تصغیر:

اسم جمع اور جمع قلت کا تصغیر اسی لفظ سے آئے گا یعنی بغیر کسی کمی کے جیسے احمال، انفس، اعمدۃ، فتیۃ سے احیمال انیفس اعیمدۃ، فُتَیَّۃٌ۔
اسم جمع کی مثال جیسے رکب سے رکیب البتہ جمع کثرت اپنی مفرد کی طرف لوٹا کر تصغیر بنائے پھر اس سے جمع مذکر سالم کے وزن پر جمع بنایا جائے گا بشرطیکہ ذوی العقول ہو جیسے شعراء سے شویعرون، کتاب سے کویتبون۔ اور اگر غیر ذوی العقول ہو تو جمع مونث سالم کے وزن پر جمع کیا جائے گا جیسے درھم سے دریھمات عصافیر سے عصیفیرات۔ تثنیہ کی مثال جیسے مؤمنان سے مؤیمنان۔ جمع سالم کی مثال جیسے مؤمنون سے مؤیمنون۔

دو حرفی اسم کا تصغیر:

اگر کوئی کلمہ دو حرفی (ثنائی) ہو اور حرف ثانی حرف صحیح ہو تو تصغیر بناتے وقت حرف ثانی کو مکرر کیا جائے یا اس کے آخر میں یاء کا اضافہ کیا جائے گا جیسے بل۔ ھل جب کسی کا علم ہو بُلیل ،ھُلیل ، بُلیّ ،ھُلیّ۔

اور اگر حرف ثانی حرف علت ہو اور کسی کا علم ہو تو علم بناتے وقت وہ حرف مکرر ہو گا تو تصغیر کے وقت اپنی حال پر رہے گا جیسے لو، کی علم بناتے وقت لوّ،کیّ ہوا تو پھر تصغیر بناتے وقت لُویّ اور کُییّ ہوا۔ واللہ اعلم و علمہ اتم

مونث کا تصغیر:

اگر اسم مونث خالی عن التاء [مونث معنوی] ہو تو تصغیر کے وقت یاء مقدرہ لوٹ آئے گی جیسے دار سے دویرۃ ، شمس سے شمیسۃ ، ھند سے ھنیدۃ البتہ اگر تاء مقدرہ کے لوٹ آنے سے مفرد اور جمع یا مذکر اور مونث میں التباس آتا ہے تو تاء نہیں لوٹے گا جیسے بقر سے بقیر تا کہ کوئی یہ وھم نہ کرے کہ یہ بقرۃ کا تصغیر ہے اگر معدود مونث ہو تو عدد کا تصغیر بغیر تاء کے آئے گا مثلا خمس،ست ،سبع وغیرہ سے خمیس ،ستیت ،سبیع ۔

اور اگر معدود مذکر ہو تو تصغیر بالتاء آئے گا جیسے خمسۃ ستۃ سے خمیسۃ ستیتۃ

اگر کوئی مونث ثلاثی لفظ مذکر کا نام ہو تو تصغیر کے وقت تاء ملحق نہ ہو گی جیسے نار ،فھر ، عین سے نویر ،فھیر عیین البتہ اگر تصغیر کے بعد یہ اسماء کسی مذکر کے نام رکھے گئے ہو تو پھر تاء برقرار رہے گا جیسے متمم بن نویرہ،عیینہ بن حصن،عامر بن فھیرہ۔

اگر کوئی لفظ مذکر ثلاثی، مونث کا نام ہو تو تصغیر کے وقت تاء تانیث ملحق ہو گی جیسے رمح بدر سے رمیحۃ بدیرۃ۔

حاصل یہ کہ تصغیر بناتے وقت [اعلام میں] منقول عنہ [اصل] کا اعتبار نہیں بلکہ اعتبار

منقول الیہ یعنی مسمی کا کیا جائے گا یہی راجح مذہب ہے البتہ عند البعض دونوں کا اعتبار کرنا جائز ہے [منقول الیہ و منقول عنہ کا] مثلا لفظ عین جب مذکر کا نام ہو تو تصغیر میں عیین اور عیینة دونوں جائز ہے اور لفظ رمح جب مونث کا نام ہو تو رمیحة اور رمیح دونوں جائز ہے اور عند البعض اصل یعنی منقول عنہ کا اعتبار ہوگا تو اگر لفظ عین مذکر کا نام ہو تو تصغیر عیینة آئے گا اور اگر لفظ رمح مونث کا نام ہو تو تصغیر رمیح آئے گا۔

اگر مونث چار حرفی یا اس سے زائد کا ہو تو تصغیر کے وقت تاء ملحق نہ ہوگی جیسے زینب عجوز سے زیینب عُجَیِّزٌ بغیر تاء کے آئے گا اور اس کے علاوہ شاذ ہونگے۔

[انظر جامع الدروس ۶۳،۶۲]

تصغیر الترخیم:

ترخیم سے یہاں مراد یہ ہے کہ کسی لفظ سے حروف زائدہ ہٹا کر حروف اصلی سے تصغیر بنا یا جائے پس اگر لفظ ثلاثی الاصلی ہو تو فعیل کے وزن پر تصغیر آئے گا جیسے عاطف حامد سے عطیف حمید حمدان سے حمید محمود سے مُحَیمِدٌ ان الفاظ میں اگر زائد کو نہ ہٹایا جائے تو تصغیر عویطف حویمد حمیدان محیمید آتا۔

اگر لفظ رباعی الاصل ہو تو اس کا تصغیر فعیعل آئے گا جیسے قرطاس سے قریطیس، عصفور سے عصیفیر اور بغیر ترخیم کے ان کا تصغیر قریطس عصیفر آتا ہے کما مر بیانہ اور اگر لفظ مونث کا مسمی مونث ہو یا قبل الترخیم مونث بالالف ہو یا مونث بغیر علامات تانیث ہو تو بھی تصغیر کے وقت تاء لاحق ہوگی جیسے مکرمة ، حبلیٰ سوداء سعاد میں کریمة حبیلة سویدة سعیدة آئے گا۔

البتہ اگر صفات خاصہ بالمونث ہو تو تاء لاحق نہ ہوگی جیسے طالق ناھد سے طلیق نهيد اور اگر مونث بغیر علامات تانیث کسی مذکر کا نام ہو یا مونث بالعلامات کسی مذکر کا نام ہو تو تاء لاحق نہ ہوگی اور علامات تانیث دور کرینگے جیسے سماء عروب سے سمی عریب مکرمة

صحراء فاطمه سے کریم صحیر فطیم البتہ اگر تصغیر کے بعد کسی مذکر کا نام رکھا جائے تو علامت تانیث برقرار رہے گا جیسے صُحیرۃ کسی مذکر کا نام ہو تو تاء تانیث برقرار رہے گا۔

مذکورہ قواعد کے خلاف اگر تصغیر آجائے تو وہ شاذ اور خلاف القیاس ہونگے۔

[مزید تفصیل کے لیے جامع الدروس وشذ العرف دیکھئے]

بحث النسبة:

النسبة هو الحاق آخرِ الاسم ياءً مشددةً مكسورًا ما قبلها للدلالة على نسبة شئ الى اخر والذى تلحقه ياءُ النسبة يُسمّٰى منسوبًا

یعنی کسی اسم کے آخر میں یاء مشدد ما قبل مکسور بڑھا دینے کو نسبت کہتے ہیں اور ایسے اسم کو اسم منسوب کہتے ہیں اسم منسوب سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جس اسم کے آخر میں یاء نسبت زیادہ کی گئی ہے اس کے ساتھ کسی چیز کا تعلق ہے جیسے عربیٌ [جس کا تعلق عرب سے ہو، نحویٌ جس کا تعلق نحو سے ہو]

قواعد النسبة:

بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اسم کے آخر میں یاء نسبت مشددہ لگا کر ما قبل آخر کو کسرہ دیا جائے گا نسبت بناتے وقت اسم میں تین قسم کے تغیرات کئے جاتے ہیں۔

[۱] لفظی: یعنی آخر میں یاء مشددہ ما قبل مکسور اور اعراب کا اسی یاء نسبت پر جاری کرنا

[۲] معنوی: منسوب الیہ منسوب کا اسم بن جاتا ہے۔

[۳] حکمی: اسم منسوب کے ساتھ اسم مفعول جیسا معاملہ کیا جائے گا یعنی یہ بھی اسم ظاھر اور اسم ضمیر کو بنا بر نائب فاعل رفع دے گا اس لئے کہ یاء نسبت کی وجہ سے اس میں اسم مفعول کا معنی پیدا ہوا جیسے جاء المصری ابوہ جاء الرجل المصری [ضمیر کی مثال] اس کا معنی ہے المنسوب الی مصر۔

اسم منسوب کئی قسم پر ہے بعض ایسے ہے جس میں یاء مشددہ کے اضافے کے علاوہ

کوئی اور تغیر نہیں آتا جیسے حسین سے حسینی۔
اور بعض ایسے ہیں جس میں کافی تغیر آجاتا ہے جیسے فتی سے فَتوی، صحیفۃ سے صَحفی۔
ذیل میں چند قواعد ذکر کئے جاتے ہیں وباللہ التوفیق۔
[۱] اگر اسم کے اخر میں تاء تانیث ہو تو حذف ہو گی جیسے فاطمۃ سے فاطمی ، طلحۃ سے طلحی
[۲] اگر آخر میں الف ممدودہ ہو تو اگر تانیث کے لیے ہو تو واو سے بدلا جائے گا جیسے حمراء سے حمراوی، بیضاء سے بیضاوی اور اگر اصلی ہو تو اپنی حالت پر رہے گا جیسے قراء سے قرائی، وَضّاء سے وضائی اور اگر کسی حرف]واو یا یاء[سے بدل آیا ہو یا زائد برائے الحاق ہو تو واو سے بدلنا اور اپنی حالت پر باقی رکھنا دونوں جائز ہے البتہ باقی رکھنا اولیٰ ہے جیسے کساء ، رداء ، علباء سے کسائی ،کساوی، ردائی رداوی، علبائی، علباوی۔
اگر اسم کے آخر میں الف مقصورہ ہو تو اگر تیسری جگہ ہو تو واو سے بدلا جائے گا جیسے عصا، فتی سے عصوی، فتوی اور اگر چوتھی جگہ ہو اور حرف ثانی ساکن ہو تو واو سے بدلنا اور حذف کرنا دونوں جائز ہے جیسے ملھی حبلی سے ملھیّ ملھوی حبلیّ حبلوی البتہ اگر الف مقصورہ تانیث کے لیے ہو تو حذف اولی ہے جیسے حبلی سے حبلی اور اگر الحاق کے لئے ہو تو واو سے بدلنا اولیٰ ہے جیسے علقیٰ سے علقوی یا واو اور یاء سے بدل آیا ہو تو بھی واو سے بدلنا اولیٰ ہے جیسے ملھی سے ملھوی البتہ واو سے بدلنے کی صورت میں الف کا اضافہ کرنا بھی جائز ہے جیسے حبلاوی علقاوی اور اگر الف مقصورہ چوتھی جگہ ہو اور حرف ثانی متحرک ہو یا اسم رباعی کے علاوہ [خماسی وغیرہ] ہو تو الف مقصورہ حذف کیا جائے گا جیسے بردیٰ سے بَردیٰ، جمادی سے جمادیؒ، مصطفی سے مصطفیؒ، مستثفی سے مستشفی۔

[۴] اگر اسم منقوص ہو اور تیسری جگہ یاء ہو تو اسے واو سے بدل کر ما قبل فتحہ دیا جائے گا جیسے الشجی سے الشجوی

اور اگر یا چوتھی جگہ ہو تو واو سے بدلنا اور ما قبل کو فتحہ دینا بھی جائز ہے اور حذف یاء بھی جائز ہے جیسے قاضی سے قاضوی ، قاضیؒ البتہ حذف اولیٰ ہے اور اگر یاء پانچویں یا چھٹی جگہ ہو تو وجوبا حذف ہو گا جیسے مرتجی سے مرتجی مستعلی سے مسعلی۔

[۵] اگر کوئی اسم محذوف الفاء ہو اور لام کلمہ صحیح ہو تو نسبت کے وقت محذوف فاء نہیں لوٹایا جائے گا جیسے عدۃ صفۃ سے عدیؒ صفیؒ اور اگر لام کلمہ حرف علت ہو تو پھر محذوف فاء واپس لوٹے گا جیسے دیۃ، شیۃ سے دوی و شوی۔

اور اگر ثلاثی محذوف اللام ہو تو لام کلمہ لوٹ آئے گا اور حرف ثانی مفتوح ہو گا جیسے ید دم عد سے یدوی دموی عدوی اسی طرح اگر محذوف شدہ لام تثنیہ اور جمع سالم بناتے وقت لوٹ آتا تھا تو نسبت کے وقت بھی لوٹ آئے گا جیسے اب اخ سے ابوان اخوان سنۃ سے سنوات نسبت ابوی اخوی سنوی ہو گا اور اگر تثنیہ و جمع سالم کے وقت واپس نہیں لوٹتا تب بھی نسبت میں واپس لوٹانا جائز بلکہ افضل ہے اور نہ لوٹانا بھی جائز ہے مثلاً ید سے یدوی یدی، لغۃ سے لغوی لُغیؒ۔

اور اگر محذوف کے عوض ہمزہ وصل آیا ہو تو نسبت کے وقت ہمزہ وصل حذف ہو کر حرف محذوف واپس آئے گا اور بغیر کسی تغیر کے بھی نسبت آسکتا ہے۔

جیسے ابن سے بنوی اور ابنی اسم سے سموی اور اسمیؒ دونوں جائز ہے۔

[۶] اگر اسم ثلاثی کا حرف ثانی مکسور ہو تو بطور تخفیف کسرہ کو فتحہ سے بدلا جائے گا جیسے نمر، دئل ابل ملک سے نمری دئلی ابلی ملکی۔

[۷] اگر اسم کے آخر میں یاء مشددہ مکسورہ ہو تو تخفیف کر کے یاء مکسور حذف ہو جائے گا۔ جیسے طیب میں یا مکسور حذف کر کے طیب سے طَیْبیؒ میت سے میتیؒ۔

[۸] اگر اسم کے آخر میں یا مشددہ ہو تو اگر ما قبل ایک حرف ہو تو حرف ثانی کو واو سے بدل کر حرف اول کو فتحہ دینگے اور اگر یاء اصل میں واو ہو تو واو لوٹ آئے گا جیسے طی سے طووی حی سے حیوی۔

اور اگر ما قبل دو حرف ہو تو یاء اول کو حذف کر کے ما قبل کو فتحہ اور یاء ثانی کو واو سے بدلا جائے گا جیسے علی عدی نبی سے علوی عدوی نبوی اور اگر ما قبل دو حرف سے زیادہ ہو تو یاء مشددہ کو حذف کر کے اسکی جگہ یاء نسبت لگائے جیسے شافعی کرسی سے شافعی کرسی گویا کہ تصغیر کے وقت اپنی حالت پر برقرار رہا۔

[۹] تثنیہ اور جمع سالم سے نسبت بناتے وقت مفرد کی طرف لوٹایا جائے گا۔ جیسے العراقیین سے العراقی معلمون سے معلمی فاطمات سے فاطمی

[۱۰] جمع تکسیر نسبت بناتے وقت مفرد کی طرف لوٹانا اور جمع ہی کے لفظ سے نسبت بنانا دونوں جائز ہے مثلا دُوَلٌ سے دُوْلِیّ دُوَلِیّ طلاب سے طالبیّ طلابیّ۔

اور وہ جمع جس کا مفرد ہی نہ ہو یا جمع من غیر لفظہ ہو یا جمع تکسیر کسی کا علم ہو اور اسم جمع اور اسم جنس کا اسی لفظ سے نسبت آئے گا جیسے ابابیل سے ابابیلی محاسن سے محاسنی الجزائر سے الجزائری، قوم سے قومی، عرب سے عربی۔

[۱۱] اگر علم مرکب ہو [مرکب اسنادی یا امتزاجی] تو جزء ثانی کو حذف کر کے جزء اول سے نسبت بنائے گے جیسے تابط شرا سے تابطی جاء الحق سے جائی معدیکرب سے معدی البتہ حضر موت سے حضرمی شاذ ہے۔

اور اگر مرکب اضافی ہو اور جزء اول کنیت ہو تو وہ حذف ہو جائے گا جیسے ابو بکر ام کلثوم سے بکری کلثومی اور اگر جزء اول کنیت نہ ہو تو نسبت اس جزء سے بنائے گے جس میں التباس نہ اور دوسرے کو حذف کرے گے جیسے عبد المطلب عبد مناف سے مطلبی منافی

[۱۲] اگر کوئی اسم فعیلة [مفتوح الفاء] کے وزن پر ہو تو اگر عین معتل یا مضاعف نہ ہو تو اسم منسوب فَعَلِيٌّ کے وزن پر آئے گا جیسے حنیفة، ربیعة بجیلة سے حنفی ربعی بجلی اور اگر معتل العین یا مضاعف ہو تو اپنی حالت پر رہے گا جیسے طویلة سے طویلی جلیلة سے جلیلی۔

[۱۳] اگر اسم فُعیلة [مضموم الفاء] کے وزن پر ہو اور مضاعف نہ ہو تو فعلی کے وزن پر آئے گا جیسے جهینة سے جهنی امیة سے اموىٌّ اور اگر مضاعف ہو تو اپنی حالت پر رہے گا جیسے امیمة سے امیمی

[۱۴] اگر اسم بروزن فعیل [مفتوح الفاء] یا فعیل [مضموم الفاء] معتل اللام ہو تو نسبت فَعَلِيٌّ اور فُعَلِيٌّ کے وزن پر آئے گا جیسے علی سے علوی اور قصی سے قصوی

اور اگر اسم ان دونوں اوزان پر ہو لیکن صحیح اللام ہو تو اپنی حالت پر برقرار رہے گے جیسے عقیل جمیل اویس سے عقیلی جمیلی اویسی لہٰذا قریش هذیل سلیم ثقیف عتیک میں قرشی هذلی ثقفی عتکی شاذ ہے اس لیے کہ یہ اسماء تو معتل اللام نہیں۔

[۱۵] اگر کوئی اسم دو حرفی ہو اور حرف ثانی صحیح ہو تو نسبت کے وقت اسے مکرر لانا اور غیر مکرر لانا دونوں جائز ہے جیسے کم سے کَمِّيٌّ اور اگر حرف ثانی واو ہو تو مکرر کر کے ادغام واجب ہے جیسے لو سے لوّيٌّ اور اگر حرف ثانی الف ہو تو اس کے بعد ہمزہ زیادہ کیا جائے گا جیسے لا سے لائی اور اس ہمزہ کو واو سے بدلنا بھی جائز ہے جیسے لاوی اور اگر حرف ثانی یاء ہو تو اسے مکرر مفتوح کر کے یاء ثانی کو واو سے بدلا جائے گا جسے کی سے کیویٌّ۔

فائدہ: یہ حروف جب علم بنائے تو ان سے نسبت آسکتا ہے ورنہ نہیں۔

[۱۶] نسبت بغیر یاء کے۔

کبھی کبھی اسم منسوب یاء نسبت سے مستغنی ہوتا ہے جیسے کبھی کبھی وزن فاعلؑ نسبت کے لیے آتا ہے جیسے تامر لابن [ذو تمر ذو لبن] اسی طرح وزن فَعَّالٌ [اکثر کسب وہنر میں یہ وزن نسبت کے لیے آتا ہے] جیسے بقّال نجّارؑ حدّاد عطّار عوّاج اسی طرح وزن فعل [فتح الفاء وکسر العین] بھی نسبت کے لیے آتا ہے جیسے طعم [ذو طعام] لبس [ذو لباس] اسی طرح کبھی وزن فاعل کسب وہنر کے لیے آتا ہے جیسے حائک [ذو حیاکة]

مذکورہ قواعد کے خلاف جو منسوب آئے وہ شاذ ہوگا۔

[خلاف القیاس] جیسے بصرة سے بصری [بکسر الباء] دھر سے دھری [بضم الباء] سھل سے سھلی [بضم السین] مرو سے مروزی [بزیادة الزاء] بحرین سے بحرانی [بعدم الرد الی المفرد] طی سے طائی شام سے شامی یمن سے یمانی تھامه سے تھامی [بتخفیف یاء النسبت فی الثلاثة] وحدت سے وحدانی بادیة سے بدوی حروراء سے حروری نور سے نورانی حق سے حقانی ھند سے ھندوانی ریؑ سے رازیؒ مزید امثلہ از مصباح اللغات۔

[تفصیل کے لیے جامع الدروس ۔ موسوعة الصرف والنحووالاعراب شذ العرف تسھیل الصرف]

بحث الالحاق

کسی کلمہ میں زائد حروف آنے کے دو غرض ہو سکتے ہیں:[۱] معنوی [۲] لفظی

غرض معنوی: یعنی حروف اس لیے زائد کئے جائے کہ کلمہ میں زیادت کی وجہ سے فاعلیت، مفعولیت، ظرفیت مضارعیت تصغیریت مبالغے اور خواص وغیرہ کے معانی حاصل ہو جائے اس غرض کے لیے اکثر حروف سألتمونیھا استعمال ہوتے ہیں۔

غرض لفظی: یعنی کسی کلمہ میں کچھ حروف اس لیے زائد کیے جائے کہ ایک کلمہ دوسرے کلمے کے ساتھ تعداد حروف حرکات اور صیغوں [ماضی مضارع امر نھی مصدر اسم فاعل اسم تصغیر جمع وغیرہ] میں ہم وزن اور مماثل ہو جائے تاکہ الفاظ میں وسعت پیدا ہو کر سجعوں اور اشعار میں کام آئے اسی غرض کے لیے ہونے والی زیادت کو اصطلاح میں الحاق کہتے ہیں اب ہم ذرا اس کی تفصیل ذکر کرتے ہیں۔

لغت میں الحاق بمعنی ملانا پہنچانا کے اور اصطلاح میں **ھو زیادۃ حرف او حرفین علی احرف کلمۃٍ لتوازَنَ کلمۃً اُخریٰ۔**

یعنی کسی ثلاثی یا رباعی کلمہ میں ایک یا دو حروف بغیر کسی صرفی قاعدہ کے زیادہ کرنا تاکہ یہ کلمہ دوسرے کلمے کے ساتھ لفظی احکام میں ایک جیسا ہو جائے اور یہ زیادت قیاسی طور پر کسی معنی کو مفید نہ ہو اور وزن اور مصدر میں دونوں کلمے آپس میں ایک جیسے ہو جائے۔

جس کلمہ میں حروف زیادہ کئے جائے اسے ملحق اور جس کے ساتھ ہم وزن کرنے کے لیے حروف زیادہ کئے اسے ملحق بہ کہتے ہیں اور اس طریقے کو الحاق کہتے ہیں اب چند فوائد ملاحظہ ہو۔

[۱] الحاق کے لیے کوئی قاعدہ نہیں بلکہ یہ سماع پر موقوف ہے۔

[۲] کرمر ہمزہ کی زیادت سے اگرچہ بظاہر دحرج کے ہم وزن معلوم ہوتا ہے لیکن یہ الحاق نہیں اس لیے کہ یہاں ہمزہ قیاسی طور پر ایک معنی کو مفید ہے یعنی تعدیت۔

[۳] الحاق کی غرض سے جو زیادت ہوتی ہے وہ عند البعض کلمہ کے اول میں نہیں ہو گا بلکہ

وسط یا آخر میں ہو گا لیکن عند الجمہور کلمہ کے اول میں بھی ہو سکتا ہے۔

الحاق کی غرض سے ہونے والی زیادت کسی خاص حرف سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ ہر قسم حرف کی زیادت سے الحاق حاصل ہو سکتا ہے اس لیے کہ یہ سماعی ہے۔

الحاق جس طرح فعل میں آتا ہے اس طرح اسم میں بھی آتا ہے فعل کی مثال جلب سے جلبب ملحق بدحرج اسم ثلاثی کی مثال جیسے کوکب ملحق بہ **جعفر** اسم رباعی کی مثال جیسے **عقنقل** ملحق بہ **سفرجل** [خماسی]

جس کلمہ میں الحاق ہوا ہو یعنی ملحق میں اگر چہ ادغام یا اعلال کے شرائط پورے ہو تو ادغام یا اعلال نہیں ہو گا اس لیے کہ پھر الحاق کا غرض فوت ہو جائے گا جیسے **شملل** میں ادغام نہیں ہوتا جھور میں اعلال نہیں ہوئی البتہ اگر اعلال کے شرائط کلمہ کے آخر میں پورے ہو تو اعلال ہو سکتا ہے پھر یہ اعلال کبھی بالابدال ہوتا ہے جیسے **قلسیٰ** میں یاء الف سے بدلا۔ اور کبھی بالحذف جیسے **قَلْسَوْ** میں یاء حذف ہوا اور کبھی بالاسکان جیسے **یُقَلْسِی** میں یا ساکن ہوئی۔

الحاق فعل میں ہوا ہو تو ملحق اور ملحق بہ کا ہم وزن ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں کے مصدر، ماضی مضارع اور باقی مشتقات] اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل وغیرہ] ایک جیسے آئے اور اگر الحاق اسم جامد میں ہوا ہو تو ملحق اور ملحق بہ کا ہم وزن ہونے سے مراد یہ ہے کہ دونوں تصغیر اور جمع تکسیر قیاسی میں ایک جیسے آئے۔

الحاق کی غرض سے ہونے والی زیادت سے کبھی کبھی معنوی تغیر بھی حاصل ہوتا ہے لیکن وہ ضمنی ہوتا ہے اس لیے کہ الحاق سے اصل غرض تو فقط لفظی ہے مثلاً حوقل جعفر کے ساتھ ملحق ہو الحاق سے پہلے حقل کا معنی ہے اونٹ یا گھوڑے کا ایک قسم بیماری لیکن الحاق کے بعد حوقل کا معنی ھی **عَجَزَ اَعْيَا ضَعُفَ نَامَ وَصَفَى فَتَعِبَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى خَصرِهٖ** ان تمام کا رجع ضعف ہی کو ہوتا ہے یہ حوقل اس حوقل سے جدا ہے جو لا حول و لا قوہ الا باللہ کا قصر اور اختصار ہے۔ [جامع الدروس]

الحاق کا طریقہ ذکر ہوا کہ ایک یا دو حرف کے زیادت سے حاصل ہوتا ہے ایک حرف کی مثال جیسے زینب ملحق بہ جعفر یاء کی زیادت سے دو حرفوں کی مثال جیسے النددٌ ملحق بہ سفرجل ہمزہ اور نون کی زیادت سے۔

اسی طرح کبھی کبھی حرف اصلی مکرر آنے سے الحاق حاصل ہوتا ہے جیسے جلبب شملل میں لام کلمہ مکرر ہوا۔ قردد میں دال مکرر ہوا۔

الحاق سے حاصل ہونے والے فوائد:

[۱] اصل فائدہ تو ذکر ہوا یعنی ملحق اور ملحق بہ کا احکام لفظیہ میں متماثل ہم وزن ہونا۔

[۲] کبھی کبھی الحاق کی وجہ سے ایک مہمل لفظ سے لفظ مستعمل بن جاتا ہے جیسے کوکب ملحق بہ جعفر حالانکہ کوکب لفظ مہمل ہے

[۳] اسی طرح کبھی کبھی الحاق کی وجہ سے ملحق بہ کے تمام عوارض وغیرہ بھی ملحق میں آجاتے ہیں مثلاً شیطن [یاء کی زیادت سے] دحرج کے ساتھ ملحق ہوا تو پھر شیطن میں باب تفعلل [رباعی مزید] بھی جاری ہوا جیسے تشیطن یعنی ملحق جو کہ ثلاثی تھا رباعی مجرد کے ساتھ الحاق کی وجہ سے رباعی مزید کے ساتھ بھی ملحق ہوا اسی طرح جلبب ملحق بدحرج سے تجلبب۔

فائدہ:

مزید اور ملحق میں فرق یہ ہے کہ مزید میں جو زیادت ہوتی ہے وہ معنی کا مفید ہوتا ہے مثلاً تعدیت وغیرہ اور ملحق میں جو زیادت ہوتی ہے اس سے صرف وزن میں موافقت حاصل ہوتی ہے واللہ اعلم

الحاق کے لیے درجہ ذیل کتب کا مطالعہ مفید ہو گا جامع الدروس العربیہ، موسوعۃ الصرف والنحو والاعراب، تیسر الصیغہ شرح علم الصیغہ، منھاج الصیغہ شرح علم الصیغہ، صرف العزیز پشتو از مولانا سلطان عزیز ھادی، شرح زرادی۔

تانیث کا بیان

مونث ایسا اسم ہے جس میں تانیث کی علامت ہو تانیث کی تین علامتیں ہیں:

[۱] تا یہ علامت اسم جامد اور صفت دونوں کے ساتھ آتی ہے جیسے امرُءٌ سے امرئَۃٌ قاتلٌ سے قاتلۃ

[۲] الف مقصورہ جیسے حسنیٰ۔ حبلیٰ

[۳] الف ممدودہ جیسے حمراءُ۔ بیضاءُ

مونث کی دو قسمیں ہیں: [۱] حقیقی [۲] لفظی

مونث حقیقی:

ایسا اسم مونث ہے جس کے مقابلہ میں کوئی جاندار مذکر ہو جیسا امرأۃ عورت کے مقابلہ میں امراءٌ رجل مرد ہے۔

مونث لفظی:

ایسا مونث جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر نہ ہو مونث لفظی میں کبھی علامت تانیث لفظوں میں ہوتی ہے جیسے ظلمۃ (تاریکی) بشریٰ (خوشخبری) صحراء (جنگل) اور کبھی لفظوں میں علامت تانیث ظاہر نہیں ہوتی بلکہ مقدر ہوتی ہے جیسے ارضٌ دارٌ (گھر) ان میں تاء تانیث مقدر ہے جس میں علامت تانیث لفظوں میں ہو اس کو مونث قیاسی اور جس میں نہ ہو اس کو مونث سماعی کہتے ہیں مونث سماعی کی پہچان کے لیے کوئی قاعدہ کلیہ نہیں سماع پر مبنی ہے۔

یہاں چند الفاظ جو بمنزلہ قاعدہ کلیہ کے ہیں درج کئے جاتے ہیں۔

(الف) وہ الفاظ جو عموماً مونث مستعمل ہوتے ہیں:

[۱] بدن کے تمام اعضاء جو جفت [دو دو] ہیں جیسے اذن کان عین آنکھ وغیرہ صرف حاجب (ابرو) اور خدٌّ (رخسار) اس سے مستثنیٰ ہیں۔

[۲] شراب کے تمام نام جیسے خمر، خرطوم، طلاء وغیرہ

[۳] ہوا کے تمام نام جیسے ریح صرصر وغیرہ

[۴] دوزخ کے تمام نام جیسے جھنم سقر وغیرہ

[۵] جمع مذکر سالم کے علاوہ تمام جموع

(ب) وہ الفاظ جن میں تذکیر اور تانیث دونوں جائز ہیں:

[۱] شہروں کے نام موضع (جگہ) کی تاویل میں مذکر اور بقعۃ کی تاویل میں مونث مستعمل ہوتے ہیں

[۲] حروف تہجی مثلاً اب ت وغیرہ اور حروف عاملۃ من الی وغیرہ

[۳] اسم جمع جیسے رَکْبٌ یہ راکب کی اسم جمع ہے عَبِیْدٌ یہ عبد کی اسم جمع ہے لیکن ابل خیل غنم کا مؤنث پڑھنا واجب ہے (تسہیل الصرف)

فائدہ متعلقہ بحث تانیث:

تاء تانیث مدورہ اسماء صفات مشترکہ بین المذکر والمونث میں آتی ہے للفرق بین المذکر والمونث: جیسے کریم ،کریمۃ ،فاضل،فاضلۃ اور اسماء جوامد میں قلیل اور شاذ ہے جیسے انسان انسانۃ ۔غلام غلامۃ ،رجل رجلۃ البتہ وہ اوصاف جو عورتوں سے مختص ہو اس میں تاء نہیں آتی البتہ سماعی طور پر آتی ہے جیسے مرضعۃ کما فی سورۃ الحج اوصاف مشترکہ بین المذکر والمونث میں سے چند اوزان ایسے ہیں جو بغیر تاء تانیث کے مونث کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں اور مذکر کے لیے بھی۔

[۱] فعول بمعنی فاعل ہو جیسے رجل صبور امرأۃ صبور اور اگر فعول بمعنی مفعول ہو تو تاء لاحق ہوتی ہے جیسے اکولۃ بمعنی ماکول۔

[۲] فعیل بمعنی مفعول جبکہ موصوف کے بعد ذکر ہو جیسے رجل جریح امرأۃ جریح اور اگر فعیل بمعنی فاعل ہو یا موصوف کے بعد ذکر نہ ہو تو پھر مونث کے لیے تاء اس کے ساتھ آئے گی جیسے امرأۃ رحیمۃ ،رأیت قتیلۃً

[۳] مِفْعَالٌ جیسے مِهْذار مِعْطار مِقْوال البتہ معطارۃ شاذ ہے۔

[۴] مِفْعِيْلٌ جیسے معطیر البتہ مسکینۃ شاذ ہے۔

[۵] مِفْعَلٌ جیسے مغشم

[۶] فِعَلٌ بمعنی مفعول جیسے ذبح طحنٌ۔

[۷] فَعَلٌ بمعنی مفعول جیسے جَزَزٌ سَلَبٌ

[۸] مصدر سے مراد وصف ہو جیسے عَدْلٌ ۔ حقٌّ یہ اوزان مذکر و مونث کے لیے ایک جیسے استعمال ہوتے ہیں۔

فائدہ: الف مقصورہ جس کلمہ میں ہو اس کے اوزان مندرجہ ذیل ہیں:

[۱] فعلیٰ [بضم فسکون] جیسے حبلیٰ بشریٰ

[۲] فَعلیٰ [بفتحات] جیسے بردی، حیدیٰ

[۳] فعلی [بفتح فسکون] جیسے مرضی

[۴] فعالیٰ [بالضم والتخفیف] جیسے حباری سکاریٰ

[۵] فعّلیٰ [بضم ففتح العین المشدودۃ] جیسے ستّھیٰ

[۶] فِعلیّٰ [بکسر ففتح فلام مشددۃ] جیسے سبطری

[۷] فعلیٰ [بکسر فسکون] جیسے حجلی، ظربیٰ

[۸] فِعّیلیٰ [بکسر تین مشدد العین] ھجّیریٰ ، حثیثیٰ

[۹] فُعُلّیٰ [بضمتین مشدد اللام] جیسے حُذُرّیٰ کُفُرّیٰ

[۱۰] فُعّیلیٰ [بضم ففتح العین مشددۃ] جیسے لُغَّیْزیٰ۔ خُلَّیْطیٰ

[۱۱] فُعّالیٰ [بضم ففتح العین مشددۃ] جیسے خُبّازیٰ شُقّاریٰ حُضّاریٰ۔

جس کلمہ میں الف ممدودہ ہو اس کے اوزان مندرجہ ذیل ہیں:

[۱] فَعْلاء بفتح فسکون [جیسے صحراء]

[۲] اَفْعَلاء [بفتح فسکون مثلث العین مخفف اللام] جیسے اربعاء

[۳] فُعُلْلَاء [بضمتین بینهما ساکن] جیسے قرفصاء

[۴] فاعولاء جیسے عاشوراء

[۵] فاعلاء [بکسر العین] جیسے نافقاء قاصحاء۔

[۶] فعلیاء [بکسرتین بینهما سکون مخفف الیاء] جیسے کبریاء

[۷] فُعلاء [بفتح العین و تثلیث الفاء] جیسے جنفاء [بفتحات] سیراء [بکسر ففتح] نفساء [بضم فتح]۔

[۸] فُنُعُلاء [بضمتین بینهما ساکن] جیسے خنفساء

[۹] فعیلاء [بفتح فکسر] جیسے قریثاء۔

[۱۰] مفعولاء جیسے مشیوخاء جمع شیخ۔

[انظر شذا العرف وجامع الدروس بحث التذکیر والتانیث]

تثنیہ کا بیان

افراد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: [۱]واحد [۲]تثنیہ [۳]جمع

واحد: ایسا اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے جیسے رجل ، امرائۃ

تثنیہ: ایسا اسم جو دو پر دلالت کرے۔

تثنیہ واحد کے صیغہ کے آخر میں الف ماقبل مفتوح یا یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسور زیادہ کرنے سے بنتا ہے جیسے رجلان رجلین امرأتان امرءتین

واحد کے آخر میں الف ہو تو مندرجہ ذیل تغیرات ہوتے ہیں:

[۱] اگر الف مقصورہ واحد کے آخر میں ہے اور کلمہ سہ حرفی ہو تو اگر وہ الف واحد میں واو سے بدلا ہوا ہو تو تثنیہ میں واو ہو جائے گا جیسے عصا سے عصوان اور یاء سے بدلا ہو تو تثنیہ میں یاء سے بدل جائے گا جیسے فتی سے فتیان۔

اور اگر کلمہ سہ حرفی نہ ہو تو واحد کا الف عموماً یاء سے بدل جائے گا خواہ واحد میں واو سے بدلا ہو یا یاء سے جیسے مصطفیٰ سے مصطفیان اس کا واحد مصطفیٰ ہے اس میں الف واو سے بدلا ہوا ہے اس کا مادہ صفو ہے

اور مجتبیٰ سے مجتبیان اس کا واحد مجتبیٰ ہے اس میں الف یاء سے بدلا ہوا ہے اس کا مادہ جبیٌ ہے

اور اگر واحد میں الف علامت تانیث ہے تو تثنیہ میں وہ بھی یاء سے بدل جائے گا جیسے حبلیٰ سے حبلیان

[۲] الف ممدودہ: اگر واحد کے آخر میں ہو اور اصلی ہو تو اس کا ہمزہ تثنیہ میں باقی رہتا ہے جیسے قرّاءٌ سے قرّاءان اور اگر اصلی نہ ہو لیکن علامت تانیث ہو تو ہمزہ کا واو سے بدلنا واجب ہے جیسے حمراء سے حمراوان اور علامت تانیث نہ ہو تو واو سے بدلنا جائز ہے اور اس کا باقی رکھنا بھی جائز ہے جیسے کساء سے کساوان اور کساءان

(تسہیل الصرف)

جمع کا بیان

جمع: ایسا اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اس کی دو قسمیں ہیں:

[۱] جمع سالم [۲] جمع مکسر

جمع سالم: ایسی جمع ہے جس میں واحد کا وزن سالم رہتا ہے۔

واحد کے آخر میں واو ما قبل مضموم یا یاء ما قبل مکسور اور آخر میں نون مفتوح لگا دینے سے جمع مذکر سالم بن جاتی ہے جیسے **مسلم** سے **مسلمون مسلمین** اور واحد کے آخر میں الف تاء لگا دینے سے جمع مونث سالم بن جاتی ہے جیسے **هند** سے **هندات**۔

اور اگر واحد کے آخر میں تاء تانیث ہو تو جمع لاتے وقت اسکو حذف کر دیں گے بعد میں الف اور تاء کا اضافہ کریں گے جیسے **مسلمة** سے **مسلمات**

جمع سالم بناتے وقت امور ذیل کا لحاظ رکھنا چاہیے:

[۱] اگر علم مذکر عاقل ہو یا مذکر عاقل کی صفت ہو تو جمع واو نون سے آئے گی جیسے **زید** سے **زیدون** **قاتل** سے **قاتلون**

[۲] اگر علم مونث عاقل ہو یا مونث عاقل کی صفت ہو یا غیر عاقل کی تو ان تینوں صورتوں میں جمع الف اور تاء کے ساتھ آئے گی جیسے **هند** سے **هندات**، **قاتلةٌ** سے **قاتلاتٌ**، **صافنٌ** سے **صافنات**۔

مصدر ثلاثی مجرد کے اوزان قیاسی:

[۱] اگر ماضی کا عین کلمہ مفتوح ہو تو لازم اکثر **فعول** بضم الفاء کے وزن پر آتا ہے جیسے **دخل دخولا** اور اگر عین کلمہ مکسور ہو تو اس کا مصدر اکثر **فَعل** بسکون العین کے وزن پر آتا ہے جیسے **فرحَ فرحاً** اور مصدر متعدی دونوں سے **فعل** کے وزن پر آتا ہے جیسے **ضرب ضربا**، **جهل جهلاً** اور اگر ماضی کا عین کلمہ مضموم ہو تو مصدر **فعالة فعل فَعَلٌ فُعُلٌ** کے وزن پر آتا ہے جیسے **کرامةٌ عظمٌ کرعٌ حُسْنٌ**۔

[۲] ثلاثی مجرد کے ہر فعل سے مصدر میمی **مفعلٌ** بفتح العین کے وزن پر آتا ہے خواہ مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہو یا مضموم ہو یا مکسور جیسے **مَفْتَحٌ** کھولنا **مقتلٌ** مار ڈالنا **مضربٌ** مارنا **مرجعٌ** جو مصدر میمی بکسر العین ہے یہ شاذ ہے کبھی مصدر میمی کے آخر میں تاء بھی لاحق ہو جاتی ہے جیسے **مسئلة** دریافت کرنا

[۳] جب ثلاثی مجرد سے کسی مصدر کی بناء معنی وحدت کے لیے کی جائے تو **فَعْلة** (بفتح الفاء) کے وزن پر لایا جائے گا اور معنی نوع کے لیے **فِعْلَةٌ** (بکسر الفاء) کے وزن پر آئے گا دونوں کی مثال جیسے **جلسة** ایک مرتبہ بیٹھنا **جلسة** ایک قسم کا بیٹھنا۔

فائدہ: [۱] **فُعلةٌ** کا وزن مقدار کے لیے آتا ہے جیسے **اکلة** ایک لقمہ۔

[۲] **فُعَالة** کا وزن اس چیز کے لیے آتا ہے جو کسی کام کے کرنے کی وجہ سے ساقط ہو جیسے **قُلامةٌ** [تراشا ہوا ناخن]

[۳] **فِعَالة** کا وزن صنعت اور پیشوں کے لیے آتا ہے جیسے **خیاطة** [سینا] **تجارة** [سوداگری کرنا] بعض الفاظ بفتح الفاء بھی آئے ہیں جیسے **وکالة** وکیل ہونا **ولایة** حکومت کرنا۔

[۴] **فَعَلَان** کا وزن حرکت اور اضطراب کے لیے ہے جیسے **جَولاَن** [دوڑنا] **خَفَقَان** [دل دھڑکنا]

[۵] **فُعَال** اور **فَعِیلٌ** اصوات کے واسطے ہیں جیسے **نباح** [کتے کا بھونکنا] **صراخٌ** [چیخنا] **هدیرٌ** [کبوتر کا آواز دینا]، **زئیر** [شیر کا دھاڑنا]۔

فُعَالٌ کا وزن درد اور مرض کے واسطے بھی آتا ہے جیسے **صُدَاعٌ** [درد سر ہونا]، **سُعَالٌ** [کھانسنا]

[۶] **فُعْلة** کا وزن رنگوں کے واسطے ہو جیس **حُمْرَةٌ** [سرخ ہونا]، **کُدْرَةٌ** [گدلا ہونا]

[۷] **تَفْعَالٌ** اور **فِعِیلیٰ** مبالغہ کے لیے ہے جیسے **تَجوالٌ** زیادہ دوڑنا **جولانٌ** کا مبالغہ ہے **تردادٌ** زیادہ رد کرنا یہ **ردٌّ** کا مبالغہ ہے **حثیثیٰ** زیادہ برانگیختہ کرنا **حثٌّ** کا مبالغہ ہے **دلیلیٰ** زیادہ رہنمائی کرنا **دلالت** کا مبالغہ ہے۔

فوائد شتی

ادلة الزیادة (حروف زائدہ کے پہچان کے طریقے)

وزن نکالتے وقت یہ کیسے معلوم ہو کہ حروف اصلیہ کونسے ہیں اور حروف زائد کونسے ہیں تاکہ اصلیہ فاء عین لام کے معاملے میں آجائے۔اور جو فاء عین لام کے مقابل میں نہ آئے اسے زائدہ کہتے ہیں اس لئے حروف زائدہ کو پہچانتا بہت ضروری ہے۔

درج ذیل میں وہ طریقے ذکر کیے جاتے ہیں جن سے حروف زائدہ پہچانے جاتے ہیں۔ وباللہ التوفیق

(۱) سقوط بعض الکلمة من اصلها یعنی بعض حروف کا کسی صیغے کے اصل یعنی مصدر سے ساقط ہونا یعنی دوسرے صیغوں میں وہ لفظ ہوگا جبکہ مصدر میں نہ ہوگا جیسے ضارب میں الف تضارب میں تاء اور الف یہ دونوں حروف چونکہ اس مادہ کے مصدر میں نہیں پائے جاتے لہٰذا یہ زائد اور باقی اصلی ہے۔

(۲) سقوط بعض الکلمة من فرع یعنی مشتقات میں سے بعض حروف کا ساقط ہونا جبکہ اصل (مشتق منہ) میں وہ حروف پائے جاتے ہو جیسے سنبل۔ حنظل دونوں میں نون زائد ہے اس لیے کہ یہ نون انکے مشتقات مثلا فعل میں نہیں پایا جاتا جیسے اسبل الزرع ای خرج سنبل الزرع اور ؟؟ حظلت الابل ای تاذت الابل من اکل الزرع۔

(۳) لزوم خروج الکلمة عن اوزان نوعها لو حکمنا باصالة حروفها یعنی اگر ہم کسی کلمہ کے تمام حروف کو اصلی قرار دے کر وزن نکالے تو ایسا وزن آئے گا جس کا کوئی مثل عربی زبان میں نہ پایا جاتا ہو جیسے نرجس (بفتح فسکون فکسر)اور هندلغ (بضم فسکون ففتح فکسر) تنضب (بفتح فسکون فضم)اور تَتْفُلُ(بفتح فسکون فضم) کے تمام حروف اصلی قرار دے کر وزن نکالے تو یہ رباعی ہونگے جبکہ رباعی

مجرد میں ایساوزن موجود نہیں۔

(۴) التکلم بالکلمة الرباعیة مرة و ثلاثیة اخریٰ یعنی کوئی کلمہ کبھی ثلاثی مستعمل ہوتا ہو اور کبھی رباعی جیسے ایْطَلَ (بفتحین بینھما ساکن) رباعی مستعمل ہوا ہے جبکہ اِطْلٌ (بکسر فسکون او بکسرتین) مجرد استعمال ہوا ہے تو معلوم ہوا کہ یاء زائد ہے۔

(۵) لزوم عدم النظیر فی نظیر الکلمة التی اعتبرتھا اصلاً یعنی اگر کسی کلمہ کے تمام حروف اصلی قرار دیکر وزن نکالے تو ایساوزن اس لفظ کا آئے گا جس کی نظیر اگرچہ موجود ہو لیکن اس کی کوئی دوسری نظیر ایسا لفظ (وزن) بن جائے جس کی عربی زبان میں کوئی نظیر نہ ہو جیسے تنفل (بضمتین بینھما ساکن) میں تمام حروف اصلی کا وزن نکالے تو فُعْلل ہو گا جس کی نظیر اگرچہ بُرثن موجود ہے لیکن اس صیغے کی دوسری نظیر جیسے تَنْفل (مفتوح التاء فی اللغة الاخریٰ) دوسری لغت میں ایسا لفظ (وزن) بن جائے گا جس کی کوئی نظیر عربی میں موجود نہیں اس لیے کہ فُعْلُلٌ کا وزن (بفتح فضم بینھما سکون) موجود نہیں لہٰذا تُنْفُلٌ میں فتحہ والی لغت میں تاء کا زائد ہونا ضمہ والی لغت میں تاء کے زائد ہونے پر دلیل ہے۔

(۶) کون الحرف دالا علی معنی یعنی کوئی حرف کسی معنی پر دلالت کرتا ہے جیسے حروف مضارعت، الف اسم فاعل وغیرہ۔

(۷) کونه مع عدم الاشتقاق فی موضع یلزم فیه زیادته مع الاشتقاق۔ یعنی غیر مشتق کلمہ میں کسی حرف کا ایسی جگہ واقع ہونا جہاں پر عام طور مشتق اسماء اور افعال میں حروف زائد واقع ہوتے ہوں مثلاً وہ نون جو تیسری جگہ واقع ہو اور مدغم نہ ہو اور اس کے بعد دو حروف اور ہو جیسے وَرَنْتَلٌ (بفتحات) شَرَنْبَث۔غَضَنْفَرٌ (بفتح المھملات وسکون النون) میں نون۔ اب یہ نون ایسی جگہ پر واقع ہے جہاں پر مشتقی میں حرف زائد واقع ہوتا ہے جیسے جَحَنْفَلٌ جس کا اصل جَحْفَلَةٌ ہے۔

(۸) وقوعه منها فی موضع تغلب زیادته فیه مع المشتق۔

یعنی کلمہ میں کوئی حرف ایسی جگہ واقع ہو جہاں پر عام طور مشتقی میں زائد حرف آتا ہے جیسے اَرْنَبٌ ، اَفکَلٌ (بفتحین بینهما ساکن) میں ہمزہ زائد ہے اس لیے کہ اس طرح کے وزن کے شروع میں ہمزہ زائد آتا ہے جیسے اَعلَمَ اَحمَر۔

(۹) وجوده فی موضع لا یقع فیه الا زائدا یعنی کسی حرف کا ایسی جگہ واقع اور موجود ہونا جہاں پر حرف زائد ہی واقع ہوتا ہے جیسے حِنطَاءٍ (بکسر ففتح فسکون) کنتاءٌ، سنداء، قنداء میں نون۔

(۱۰) الدخول فی اوسع البابین عند لزوم الخروج عن النظیر فیهما۔
یعنی اگر کسی حرف کو اصلی یا زائد قرار دے کر دونوں صورتوں میں وزن نکالا جائے تو ایسا وزن بن جائے جس کی عربی میں نظیر نہ ہو تو اس صورت میں اس کو زائد قرار دیا جائے گا کیونکہ مزید کی بناء زیادہ ہیں فیصار الیه جیسے کَنَهْبُلٌ (بفتحین فسکون فضم) میں اگر نون کو اصلی مان لیا جائے تو اس کا وزن فَعَلْلُلٌ ہو گا اور اگر نون کو زائد مان لیا جائے تو اس کا وزن فَنَعلُلٌ ہو گا جبکہ یہ دونوں اوزان عربی میں مفقود ہیں لہٰذا نون کو زائد کہے گے اس لیے کہ مزید کی ابنیہ کثیر ہیں۔ واللہ اعلم (شذ العرف فی فن الصرف ۱۰۳ تا ۱۰۴ و مفردات القرآن از مولانا شمس الحق شہاب زئی)

(۱) ویحکم بزیادة الالف متی صاحبت اکثر من اصلین کضارب وعماد وحبلیٰ،

(۲) ویحکم بزیادة الواو متی صحبت اکثر من اصلین ،ولم تتصدر و لم تکن کلمتها من باب: سمسم، کمحمود و بویع ،بخلاف نحو : سوط وورنتل ،ووعوعة۔

(۳) و یحکم بزیادة الیاء متی صحبت اکثر من اصلین ،ولم تتصدر سابقة اکثر من ثلاثة اصول ، ولم تکن کلمتها من باب : سمسم، کیضرب فِعلا ،ویرمع اسماً ،بخلاف نحو: بیت و یُؤیُؤ لطائر، ویستعُور ،بزنة: فَعْلَلُول ،کعَضْرَفوطٌ : اسم لدویبة۔

(۴) ویحکم بزیادة المیم متی سبقت اکثر من اصلین ، ولم تلزم فی

الاشتقاق ، کمحمود و مسجد ، و منطلق ، ومفتاح ،بخلاف نحو : مهد و مرعِز ،بکسرتین بینهما سکون : اسم لما لان من الصوف ، فانهم قالوا : ثوب مُمرعز فاثبتوها فی الاشتقاق ،واستدلوا بذلک علی اصالتها ،خلافا لسیبویه القائل بزیادتها

(۵) ویحکم بزیادة الهمزة مصدرة متی صحبت اکثر من اصلین، ومتاخرة بشرط ان تسبق بالف مسبوقة باکثر من اصلین ،کاحفَظُ فعلا ، وافضل اسماً مشتقا ،واصبع اسماً جامداً وافلس جمعاً وکحمراء وصحراء۔

(٦) ویحکم بزیادة النون متطرّفة ان کانت مسبوقة بالف مسبوقة باکثر من اصلین ،کسکران وغضبان ،ومتوسطة بین اربعة احرف، ان کانت ساکنة غیر مضعفة ،کغنضفر ،وقرنفل،او کانت من باب الانفعال ،کانطلق ،ومنطلق او بدأت المضارع۔

(۷) ویحکم بزیادة التاء فی باب التفعل ،کالتّدحُرج، والتفاعل، کالتعاون، والافتعال، کالاقتراب، والاستفعال کالاستغراب والاستغفار وهو الموضع الذی یحکم فیه بزیادة السین او کانت التاء فی التفعیل او التفعلل اوکانت للتانیث کقائمة او بدأت المضارع و تزاد التاء سماعا فی نحو :ملکوت ، وجبروت،ورهبوت، وعنکبوت۔

(۸) و تزاد السین سماعاً فی :قدموس ،بزنة عُصفور ،للالحاق به۔ وزیادة الهاء واللام قلیلة ،و مثلوا للهاء بقولهم : اهراق فی اراق ، وبامهات فی جمع ام، و من مثل لها بهاء السکت رد علیه بکونها کلمة مستقلة ،ومثلوااللام بعلیسل و زیدل وعبدل والاصل : طیس وهو الکثیر ،وزید و عبد ،ومن مثل لها بلام ذلک و تلک،رد علیه برد هاء السکت۔

باب اول صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح

از باب فَعَلَ یَفعِلُ چوں اَلضَّرْبُ زدن (مارنا)

باب سے مراد وہ کلمات ہیں جو ایک ماخذ سے مشتق ہو اور انکی آپس میں لفظی و معنوی مناسبت بھی ہو تو ان پر لفظ باب کا اطلاق ہوتا ہے۔

باب کے ساتھ اول کا لفظ کثرت استعمال کی بنیاد پر لایا گیا ہے کہ یہ باب صحیح میں زیادہ مستعمل ہے۔

صرف صغیر سے مراد وہ گردان ہے جس میں ایک صیغہ معلوم کا ہو اور ایک صیغہ مجہول کا ہو اور صرف کبیرہ وہ ہے۔ جس میں تمام الفاظ کے ساتھ گردان کی جائے۔

صرف صغیر میں فاعل کے ساتھ فھو اور مفعول کے ساتھ فذاک صرف ربط کلام کے لیے ذکر کیے جاتے ہیں۔ پھر فاعل کا تعلق چونکہ فعل کے ساتھ قریب ہے۔ اسلیے ربط کلام کے لیے اسکے ساتھ فھو لگا دیا اور مفعول کا تعلق چونکہ فعل کے ساتھ بعید ہے۔ اس لیے اس کے ساتھ فذاک لگا دیا۔

باب اول صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح

از باب فَعَلَ یَفعِلُ چوں اَلضَّرْبُ زدن (مارنا)

گردان صرف صغیر

ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا فَھُوَ ضَارِبٌ وَ ضُرِبَ یُضْرَبُ ضَرْبًا فَذَاکَ مَضْرُوْبٌ لَمْ یَضْرِبْ لَمْ یُضْرَبْ لَا یَضْرِبُ لَا یُضْرَبُ لَنْ یَّضْرِبَ لَنْ یُّضْرَبَ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِضْرِبْ لِتُضْرَبْ لِیَضْرِبْ لِیُضْرَبْ والنھی عنه لَا تَضْرِبْ لَا تُضْرَبْ لَا یَضْرِبْ لَا یُضْرَبْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَضْرِبٌ والآلة منه مِضْرَبٌ مِضْرَبَةٌ، مِضْرَابٌ، وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ الْمُذَکَّرِ مِنْهُ اَضْرَبُ والْمُؤَنَّثِ مِنه ضُرْبٰی و فِعْلُ التَّعَجُّبِ مِنْه مَا اَضْرَبَهٗ وَاَضْرِبْ بِهٖ وَضَرُبَ

گردان صرف کبیر

باب اول صرف کبیر فعل ماضی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنی	صیغہ
ضَرَبَ	مارا اس ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم
ضَرَبَا	مارا ان دو مردوں نے	صیغہ تثنیہ مذکر غائب فعل ماضی معلوم
ضَرَبُوْا	مارا ان تمام مردوں نے	صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی معلوم
ضَرَبَتْ	مارا اس ایک عورت نے	صیغہ واحد مؤنث غائبہ فعل ماضی معلوم
ضَرَبَتَا	مارا اُن دو عورتوں نے	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب فعل ماضی معلوم
ضَرَبْنَ	مارا ان سب عورتوں نے	صیغہ جمع مؤنث غائب فعل ماضی معلوم
ضَرَبْتَ	مارا تو ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی معلوم
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو مردوں نے	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر فعل ماضی معلوم
ضَرَبْتُمْ	مارا تم سب مردوں نے	صیغہ جمع مذکر حاضر فعل ماضی معلوم
ضَرَبْتِ	مارا تو ایک عورت نے	صیغہ واحد مؤنث حاضر فعل ماضی معلوم
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو عورتوں نے	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر فعل ماضی معلوم
ضَرَبْتُنَّ	مارا تم سب عورتوں نے	صیغہ جمع مونث حاضر فعل ماضی معلوم
ضَرَبْتُ	مارا میں ایک مرد یا عورت نے	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی معلوم
ضَرَبْنَا	مارا ہم دو مرد یا دو عورتوں نے یا سب مرد یا سب عورتوں نے	صیغہ تثنیہ و جمع متکلم مشترک مع الغیر فعل ماضی معلوم

باب اول صرف کبیر فعل ماضی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنی	صیغہ
ضُرِبَ	مارا گیا وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول
ضُرِبَا	مارے گئے وہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر غائب فعل ماضی مجہول
ضُرِبُوْا	مارے گئے وہ سب مرد	صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مجہول
ضُرِبَتْ	ماری گئی وہ ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث غائبہ فعل ماضی مجہول
ضُرِبَتَا	ماری گئیں وہ دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب فعل ماضی مجہول
ضُرِبْنَ	ماری گئیں وہ سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث غائب فعل ماضی مجہول
ضُرِبْتَ	مارا گیا تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی مجہول
ضُرِبْتُمَا	مارے گئے تم دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر فعل ماضی مجہول
ضُرِبْتُمْ	مارے گئے تم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر فعل ماضی مجہول
ضُرِبْتِ	ماری گئی تو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر فعل ماضی مجہول
ضُرِبْتُمَا	ماری گئیں تم دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر فعل ماضی مجہول
ضُرِبْتُنَّ	ماری گئیں تم سب عورتیں	صیغہ جمع مونث حاضر فعل ماضی مجہول
ضُرِبْتُ	مارا گیا میں ایک مرد یا میں ایک عورت	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مجہول
ضُرِبْنَا	مارے گئے ہم دو مرد یا ہم دو عورتیں یا ہم سب مرد یا ہم سب عورتیں	صیغہ تثنیہ و جمع متکلم مشترک مع الغیر فعل ماضی مجہول

باب اول صرف کبیر فعل مضارع معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنی	صیغہ
یَضْرِبُ	مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم
یَضْرِبَانِ	مارتے ہیں یا ماریں گے وہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر غائب۔۔۔
یَضْرِبُوْنَ	مارتے ہیں یا ماریں گے وہ سب مرد	صیغہ جمع مذکر غائب۔۔۔
تَضْرِبُ	مارتی ہے یا ماری گی وہ ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث غائبہ۔۔۔
تَضْرِبَانِ	مارتی ہیں یا ماریں گی وہ دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب۔۔۔
یَضْرِبْنَ	مارتی ہیں یا ماری گی وہ سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث غائب۔۔۔
تَضْرِبُ	مارتا ہے یا مارے گا تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر۔۔۔
تَضْرِبَانِ	مارتے ہیں یا مارو گے تم دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
تَضْرِبُوْنَ	مارتے ہیں یا مارو گے تم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر۔۔۔
تَضْرِبِیْنَ	مارتی ہے یا مارے گی تو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر۔۔۔
تَضْرِبَانِ	مارتی ہو یا مارے گی تم دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر۔۔۔
تَضْرِبْنَ	مارتی ہو یا مارو گی تم سب عورتیں	صیغہ جمع مونث حاضر۔۔۔
اَضْرِبُ	مارتا ہوں یا ماروں گا میں ایک مرد یا عورت	صیغہ واحد متکلم۔۔۔
نَضْرِبُ	مارتے ہیں یا ماریں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	صیغہ تثنیہ و جمع متکلم مشترک مع الغیر۔۔۔

باب اول صرف کبیر فعل مضارع مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

صیغہ	معنی	الفاظ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول	مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا وہ ایک مرد	یُضْرَبُ
تثنیہ مذکر غائب---	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے وہ دو مرد	یُضْرَبَانِ
جمع مذکر غائب---	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے وہ سب مرد	یُضْرَبُوْنَ
واحد مؤنث غائب--	ماری جاتی ہے یا ماری جائے گی وہ ایک عورت	تُضْرَبُ
تثنیہ مؤنث غائب--	ماری جاتی ہیں یا ماری جائیں گی وہ دو عورتیں	تُضْرَبَانِ
جمع مؤنث غائب---	ماری جاتی ہیں یا ماری جائیں گی وہ سب عورتیں	یُضْرَبْنَ
واحد مذکر حاضر ---	مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا تو ایک مرد	تُضْرَبُ
تثنیہ مذکر حاضر---	مارے جاتے ہو یا مارے جاؤ گے تم دو مرد	تُضْرَبَانِ
جمع مذکر حاضر-----	مارے جاتے ہو یا مارے جاؤ گے تم سب مرد	تُضْرَبُوْنَ
واحد مؤنث حاضر---	ماری جاتی ہے یا ماری جائی گی تو ایک عورت	تُضْرَبِیْنَ
تثنیہ مؤنث حاضر---	ماری جاتی ہو یا ماری جاؤ گی تم دو عورتیں	تُضْرَبَانِ
جمع مونث حاضر---	ماری جاتی ہو یا ماری جاؤ گی تم سب عورتیں	تُضْرَبْنَ
واحد متکلم -----	مارا جاتا ہوں یا مارا جاؤں گا میں ایک مرد یا ایک عورت	اُضْرَبُ
تثنیہ و جمع متکلم مشترک مع الغیر ---	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	نُضْرَبُ

باب اول صرف کبیر اسم فاعل ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنی	صیغہ
ضَارِبٌ	مارنے والا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر اسم فاعل
ضَارِبَانِ	مارنے والے دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل
ضَارِبُوْنَ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل
ضَرَبَةٌ	===	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرَّابٌ	===	===
ضُرَّبٌ	===	===
ضُرْبٌ	===	===
ضُرَبَاءُ	===	===
ضُرْبَانٌ	===	===
ضِرَابٌ	===	===
ضُرُوْبٌ	===	===
اَضْرَابٌ	===	===
ضَارِبَةٌ	مارنے والی ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل
ضَارِبَتَانِ	مارنے والی دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث ۔۔۔۔۔۔
ضَارِبَاتٌ	مارنے والی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث سالم ۔۔۔۔۔۔
ضَوَارِبُ/ ضُرَّبٌ	===	صیغہ جمع مؤنث مکسر ۔۔۔۔۔۔
ضُوَيْرِبٌ	کم مارنے والا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر مصغر ۔۔۔۔۔
ضُوَيْرِبَةٌ	کم مارنے والی ایک عورت	صیغہ واحدہ مؤنثہ مصغرہ ۔۔۔۔۔

باب اول صرف کبیر اسم مفعول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنی	صیغہ
مَضْرُوْبٌ	مارا ہوا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر اسم مفعول
مَضْرُوْبَانِ	مارے ہوئے دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر اسم مفعول
مَضْرُوْبُوْنَ	مارے ہوئے سب مرد	صیغہ جمع مذکر اسم مفعول
مَضْرُوْبَۃٌ	ماری ہوئی ایک عورت	صیغہ واحدہ مؤنثہ اسم مفعول
مَضْرُوْبَتَانِ	ماری ہوئیں دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنثہ اسم مفعول
مَضْرُوْبَاتٌ	ماری ہوئیں سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث سالم اسم مفعول
مَضَارِیْبُ	ماری ہوئیں سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث مکسر اسم مفعول
مُضَیْرِیْبٌ	کم مارا ہوا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر مصغر اسم مفعول
مُضَیْرِیْبَۃٌ	کم ماری ہوئی ایک عورت	صیغہ واحدہ مؤنثہ مصغرہ اسم مفعول

اسم مبالغہ ثلاثی مجرد صحیح

فَعَّالٌ	غَفَّارٌ
فَعُوْلٌ	غَفُوْرٌ
فَعَّالَۃٌ	عَلَّامَۃٌ
فَعْلَانٌ	رَحْمَانٌ
فُعُّوْلٌ	قُدُّوْسٌ
فَعُوْلٌ	صَبُوْرٌ، شَکُوْرٌ
فَعِیْلٌ	رَحِیْمٌ

صفت مشبہ ثلاثی مجرد صحیح

از باب فَعُلَ یَفْعُلُ چوں اَلشَّرْفُ بزرگ شدن (باعزّت ہونا)

الفاظ	معنی	صیغہ
شَرِیْفٌ	ایک مرد باعزّت	واحد مذکر صفت مشبہ
شَرِیْفَانِ	دومرد باعزّت	تثنیہ مذکر صفت مشبہ
شَرِیْفُوْنَ	سب مرد باعزّت	جمع مذکر سالم صفت مشبہ
شُرَفَآءُ	سب مرد باعزّت	جمع مذکر مکسر صفت مشبہ
شُرْفَانٌ	سب مرد باعزّت	جمع مذکر مکسر صفت مشبہ
شِرْفَانٌ	سب مرد باعزّت	جمع مذکر مکسر صفت مشبہ
شِرَافٌ	سب مرد باعزّت	جمع مذکر مکسر صفت مشبہ
شُرُوْفٌ	سب مرد باعزّت	جمع مذکر مکسر صفت مشبہ
اَشْرَافٌ	سب مرد باعزّت	جمع مذکر مکسر صفت مشبہ
اَشْرِفَآءُ	سب مرد باعزّت	جمع مذکر مکسر صفت مشبہ
اَشْرِفَةٌ	سب مرد باعزّت	جمع مذکر مکسر صفت مشبہ
شَرِیْفَةٌ	ایک عورت باعزّت	واحد مؤنث صفت مشبہ
شَرِیْفَتَانِ	دو عورتیں باعزّت	تثنیہ مؤنث صفت مشبہ
شَرِیْفَاتٌ	سب عورتیں باعزّت	جمع مؤنث سالم صفت مشبہ
شَرَائِفُ	سب عورتیں باعزّت	جمع مؤنث مکسر صفت مشبہ
شُرَیِّفٌ	ایک مرد تھوڑی عزّت والا	واحد مذکر مصغر صفت مشبہ
شُرَیِّفَةٌ	ایک عورت تھوڑی عزّت والی	واحد مؤنث مصغر صفت مشبہ

باب اوّل صرف کبیر فعل مستقبل معلوم
بلامِ تاکید و نون ثقیلہ ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنی	صیغہ
لَیَضْرِبَنَّ	البتہ ضرور مارے گا وہ ایک مرد زمانہ آئندہ میں	واحد مذکر غائب فعل مستقبل معلوم
لَیَضْرِبَآنِّ	البتہ ضرور ماریں گے وہ دو مرد زمانہ آئندہ میں	تثنیہ مذکر غائب فعل مستقبل معلوم
لَیَضْرِبُنَّ	البتہ ضرور ماریں گے وہ سب مرد زمانہ آئندہ میں	جمع مذکر غائب فعل مستقبل معلوم
لَتَضْرِبَنَّ	البتہ ضرور مارے گی وہ ایک عورت زمانہ آئندہ میں	واحد مؤنث غائب فعل مستقبل معلوم
لَتَضْرِبَآنِّ	البتہ ضرور ماریں گی وہ دو عورتیں زمانہ آئندہ میں	تثنیہ مؤنث غائب فعل مستقبل معلوم
لَیَضْرِبْنَآنِّ	البتہ ضرور ماریں گی وہ سب عورتیں زمانہ آئندہ میں	جمع مؤنث غائب فعل مستقبل معلوم
لَتَضْرِبَنَّ	البتہ ضرور مارے گا تو ایک مرد زمانہ آئندہ میں	واحد مذکر حاضر فعل مستقبل معلوم
لَتَضْرِبَآنِّ	البتہ ضرور مارو گے تم دو مرد زمانہ آئندہ میں	تثنیہ مذکر حاضر فعل مستقبل معلوم
لَتَضْرِبُنَّ	البتہ ضرور مارو گے تم سب مرد زمانہ آئندہ میں	جمع مذکر حاضر فعل مستقبل معلوم

لَتَضْرِبِنَّ	البتہ ضرور مارے گی تو ایک عورت زمانہ آئندہ میں	واحد مؤنث حاضر فعل مستقبل معلوم
لَتَضْرِبَآنِّ	البتہ ضرور مارو گی تم دو عورتیں زمانہ آئندہ میں	تثنیہ مؤنث حاضر فعل مستقبل معلوم
لَتَضْرِبْنَآنِّ	البتہ ضرور مارو گی تم سب عورتیں زمانہ آئندہ میں	جمع مؤنث حاضر فعل مستقبل معلوم
لَاَضْرِبَنَّ	البتہ ضرور ماروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت زمانہ آئندہ میں	واحد متکلم مشترک فعل مستقبل معلوم
لَنَضْرِبَنَّ	البتہ ضرور ماریں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں زمانہ آئندہ میں	جمع متکلم مع الغیر مشترک فعل مستقبل معلوم

باب اوّل صرف کبیر فعل مستقبل مجہول
بلام تاکید ونون ثقیلہ ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

لَیُضْرَبَنَّ	البتہ ضرور مارا جائے گا وہ ایک مرد زمانہ آئندہ میں	واحد مذکر غائب فعل مستقبل مجہول مؤکد بلام
لَیُضْرَبَآنِّ	البتہ ضرور مارے جائیں گے وہ دو مرد زمانہ آئندہ میں	تثنیہ مذکر غائب فعل مستقبل مجہول مؤکد بلام
لَیُضْرَبُنَّ	البتہ ضرور مارے جائیں گے وہ سب مرد زمانہ آئندہ میں	جمع مذکر غائب فعل مستقبل مجہول مؤکد بلام
لَتُضْرَبَنَّ	البتہ ضرور ماری جائے گی وہ ایک عورت زمانہ آئندہ میں	واحد مؤنث غائب فعل مستقبل مجہول مؤکد بلام
لَتُضْرَبَآنِّ	البتہ ضرور ماری جائیں گی وہ دو عورتیں زمانہ آئندہ میں	تثنیہ مؤنث غائب فعل مستقبل مجہول مؤکد بلام
لَیُضْرَبْنَآنِّ	البتہ ضرور ماری جائیں گی وہ سب عورتیں زمانہ آئندہ میں	جمع مؤنث غائب فعل مستقبل مجہول
لَتُضْرَبَنَّ	البتہ ضرور مارا جائے گا تو ایک مرد زمانہ آئندہ میں	واحد مذکر حاضر فعل مستقبل مجہول مؤکد بلام
لَتُضْرَبَآنِّ	البتہ ضرور مارے جاؤ گے تم دو مرد زمانہ آئندہ میں	تثنیہ مذکر حاضر فعل مستقبل مجہول
لَتُضْرَبُنَّ	البتہ ضرور مارے جاؤ گے تم سب مرد زمانہ آئندہ میں	جمع مذکر حاضر فعل مستقبل مجہول مؤکد بلام

لَتُضْرِبِنَّ	البتہ ضرور ماری جائے گی تو ایک عورت زمانہ آئندہ میں	واحد مؤنث حاضر فعل مستقبل مجہول مؤکد بلام
لَتُضْرَبَآنِّ	البتہ ضرور ماری جاؤگی تم دو عورتیں زمانہ آئندہ میں	تثنیہ مؤنث حاضر فعل مستقبل مجہول مؤکد بلام
لَتُضْرَبْنَآنِّ	البتہ ضرور ماری جاؤگی تم سب عورتیں زمانہ آئندہ میں	جمع مؤنث حاضر فعل مستقبل مجہول مؤکد بلام
لَاُضْرَبُنَّ	البتہ ضرور مارا جاؤں گا میں ایک مرد یا ایک عورت زمانہ آئندہ میں	واحد متکلم مشترک فعل مستقبل مجہول مؤکد بلام
لَنُضْرَبُنَّ	البتہ ضرور ماریں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں زمانہ آئندہ میں	جمع متکلم مع الغیر مشترک فعل مستقبل مجہول مؤکد بلام

باب اول صرف کبیر فعل جحد معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنی	صیغہ
لَمْ یَضْرِبْ	نہیں مارااس ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد بلم معلوم
لَمْ یَضْرِبَا	نہیں مارا ان دو مردوں نے	تثنیہ مذکر غائب---
لَمْ یَضْرِبُوْا	نہیں مارا ان سب مردوں نے	جمع مذکر غائب---
لَمْ تَضْرِبْ	نہیں مارااس ایک عورت نے	واحد مؤنث غائب---
لَمْ تَضْرِبَا	نہیں مارا ان دو عورتوں نے	تثنیہ مؤنث غائب----
لَمْ یَضْرِبْنَ	نہیں مارا ان سب عورتوں نے	جمع مؤنث غائب----
لَمْ تَضْرِبْ	نہیں ماراتوایک مرد نے	واحد مذکر حاضر---
لَمْ تَضْرِبَا	نہیں مارا تم دو مردوں نے	تثنیہ مذکر حاضر------
لَمْ تَضْرِبُوْا	نہیں مارا تم سب مردوں نے	جمع مذکر حاضر-----
لَمْ تَضْرِبِیْ	نہیں ماراتوایک عورت نے	واحد مؤنث حاضر---
لَمْ تَضْرِبَا	نہیں مارا تم دو عورتوں نے	تثنیہ مؤنث حاضر----
لَمْ تَضْرِبْنَ	نہیں مارا تم سب عورتوں نے	جمع مونث حاضر---
لَمْ اَضْرِبْ	نہیں مارا میں ایک مرد یا ایک عورت نے	واحد متکلم-----
لَمْ نَضْرِبْ	نہیں مارا ہم دو مرد یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں نے	تثنیہ و جمع متکلم مشترک مع الغیر-----

باب اول صرف کبیر فعل جحد مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنی	صیغہ
لَمْ یُضْرَبْ	نہیں مارا گیا وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد مجہول
لَمْ یُضْرَبَا	نہیں مارے گئے وہ دو مرد	تثنیہ مذکر غائب---
لَمْ یُضْرَبُوْا	نہیں مارے گئے وہ سب مرد	جمع مذکر غائب---
لَمْ تُضْرَبْ	نہیں ماری گئی وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب---
لَمْ تُضْرَبَا	نہیں ماری گئیں وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث غائب----
لَمْ یُضْرَبْنَ	نہیں ماری گئیں وہ سب عورتیں	جمع مؤنث غائب----
لَمْ تُضْرَبْ	نہیں مارا گیا تو ایک مرد	واحد مذکر حاضر---
لَمْ تُضْرَبَا	نہیں مارے گئے تم دو مرد	تثنیہ مذکر حاضر------
لَمْ تُضْرَبُوْا	نہیں مارے گئے تم سب مرد	جمع مذکر حاضر------
لَمْ تُضْرَبِیْ	نہیں ماری گئی تو ایک عورت	واحد مؤنث حاضر---
لَمْ تُضْرَبَا	نہیں ماری گئیں تم دو عورتیں	تثنیہ مؤنث حاضر----
لَمْ تُضْرَبْنَ	نہیں ماری گئیں تم سب عورتیں	جمع مونث حاضر---
لَمْ اُضْرَبْ	نہیں مارا گیا میں ایک مرد یا ایک عورت	واحد متکلم------
لَمْ نُضْرَبْ	نہیں مارے گئے ہم دو مرد یا ہم دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	تثنیہ و جمع متکلم مشترک مع الغیر-----

باب اول صرف کبیر فعل نفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنی	صیغہ
لَا یَضْرِبُ	نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب فعل نفی معلوم
لَا یَضْرِبَانِ	نہیں مارتے ہیں یا نہیں ماریں گے وہ دو مرد	تثنیہ مذکر غائب۔۔۔
لَا یَضْرِبُوْنَ	نہیں مارتے ہیں یا نہیں ماریں گے وہ سب مرد	جمع مذکر غائب۔۔۔
لَا تَضْرِبُ	نہیں مارتی ہے یا نہیں مارے گی وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب۔۔۔
لَا تَضْرِبَانِ	نہیں مارتی ہیں یا نہیں ماریں گی وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث غائب۔۔۔۔
لَا یَضْرِبْنَ	نہیں مارتی ہیں یا نہیں ماریں گی وہ سب عورتیں	جمع مؤنث غائب۔۔۔۔
لَا تَضْرِبُ	نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا تو ایک مرد	واحد مذکر حاضر۔۔۔
لَا تَضْرِبَانَ	نہیں مارتے ہو یا نہیں مارو گے تم دو مرد	تثنیہ مذکر حاضر۔۔۔۔۔۔
لَا تَضْرِبُوْنَ	نہیں مارتے ہو یا نہیں مارو گے تم سب مرد	جمع مذکر حاضر۔۔۔۔۔۔
لَا تَضْرَبِیْنَ	نہیں مارتی ہے یا نہیں مارے گی تو ایک عورت	واحد مؤنث حاضر۔۔۔
لَا تَضْرَبَانِ	نہیں مارتی ہو یا نہیں مارو گی تم دو عورتیں	تثنیہ مؤنث حاضر۔۔۔۔
لَا تَضْرَبْنَ	نہیں مارتی ہو یا نہیں مارو گی تم سب عورتیں	جمع مونث حاضر۔۔۔
لَا اَضْرِبُ	نہیں مارتا ہوں یا نہیں ماروں گا میں ایک مرد یا میں ایک عورت	واحد متکلم۔۔۔۔۔۔
لَا نَضْرِبُ	نہیں مارتے ہیں یا نہیں ماریں گے ہم دو مرد یا ہم دو عورتیں یا ہم سب مرد یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع متکلم مشترک مع الغیر۔۔۔۔۔

باب اول صرف کبیر فعل نفی مجہول
ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنی	صیغہ
لَا یُضْرَبُ	نہیں مارا جاتا ہے نہیں مارا جائیگا وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب فعل نفی مجہول
لَا یُضْرَبَانِ	نہیں مارے جاتے ہیں یا نہیں مارے جائیں گے وہ دو مرد	تثنیہ مذکر غائب---
لَا یُضْرَبُوْنَ	نہیں مارے جاتے ہیں یا نہیں مارے جائیں گے وہ سب مرد	جمع مذکر غائب---
لَا تُضْرَبُ	نہیں ماری جاتی ہے یا نہیں ماری جائے گی وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب---
لَا تُضْرَبَانِ	نہیں ماری جاتی ہے یا نہیں ماری جائینگی وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث غائب----
لَا یُضْرَبْنَ	نہیں ماری جاتی ہیں یا نہیں ماری جائیں گی وہ سب عورتیں	جمع مؤنث غائب----
لَا تُضْرَبُ	نہیں مارا جاتا ہے یا نہیں مارا جائیگا تو ایک مرد	واحد مذکر حاضر---
لَا تُضْرَبَانِ	نہیں مارے جاتے ہو یا نہیں مارے جاؤ گے تم دو مرد	تثنیہ مذکر حاضر------
لَا تُضْرَبُوْنَ	نہیں مارے جاتے ہو یا نہیں مارے جاؤ گے تم سب مرد	جمع مذکر حاضر------

لَا تُضْرَبْنَ	نہیں ماری جاتی ہیں یا نہیں ماری جائے گی تم ایک عورت	واحد مؤنث حاضر۔۔۔
لَا تُضْرَبَانِ	نہیں ماری جاتی ہو یا نہیں ماری جاؤ گی تم دو عورتیں	تثنیہ مؤنث حاضر۔۔۔۔
لَا تُضْرَبْنَ	نہیں ماری جاتی ہو یا نہیں ماری جاؤ گی تم سب عورتیں	جمع مونث حاضر۔۔۔
لَا اُضْرَبُ	نہیں مارا جاتا ہوں یا نہیں مارا جاؤں گا میں ایک مرد یا میں ایک عورت	واحد متکلم۔۔۔۔۔۔
لَا نُضْرَبُ	نہیں مارے جاتے ہیں یا نہیں مارے جائیں گے ہم دو مرد یا ہم دو عورتیں یا ہم سب مرد یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع متکلم مشترک مع الغیر۔۔۔۔۔

باب اول صرف کبیر فعل نفی معلوم موکد بلن ناصبہ
ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

صیغہ	معنیٰ	الفاظ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل نفی معلوم مؤکد بلن ناصبہ	ہر گز نہیں مارے گا وہ ایک مرد	لَنْ یَّضْرِبَ
تثنیہ مذکر غائب۔۔۔	ہر گز نہیں ماریں گے وہ دو مرد	لَنْ یَّضْرِبَا
جمع مذکر غائب۔۔۔	ہر گز نہیں ماریں گے وہ سب مرد	لَنْ یَّضْرِبُوْا
واحد مؤنث غائب۔۔۔	ہر گز نہیں مارے گی وہ ایک عورت	لَنْ تَضْرِبَ
تثنیہ مؤنث غائب۔۔۔۔	ہر گز نہیں نماریں گی وہ دو عورتیں	لَنْ تَضْرِبَا
جمع مؤنث غائب۔۔۔۔	ہر گز نہیں ماریں گی وہ سب عورتیں	لَنْ یَّضْرِبْنَ
واحد مذکر حاضر۔۔۔	ہر گز نہیں مارے گا تو ایک مرد	لَنْ تَضْرِبَ
تثنیہ مذکر حاضر۔۔۔۔۔۔	ہر گز نہیں مارو گے تم دو مرد	لَنْ تَضْرِبَا
جمع مذکر حاضر۔۔۔۔۔۔	ہر گز نہیں مارو گے تم سب مرد	لَنْ تَضْرِبُوْا
واحد مؤنث حاضر۔۔۔	ہر گز نہیں مارے گی تو ایک عورت	لَنْ تَضْرِبِیْ
تثنیہ مؤنث حاضر۔۔۔۔	ہر گز نہیں مارو گی تم دو عورتیں	لَنْ تَضْرِبَا
جمع مونث حاضر۔۔۔	ہر گز نہیں مارو گی تم سب عورتیں	لَنْ تَضْرِبْنَ
واحد متکلم۔۔۔۔۔۔	ہر گز نہیں ماروں گا میں ایک مرد یا میں ایک عورت	لَنْ اَضْرِبَ
تثنیہ و جمع متکلم مشترک مع الغیر۔۔۔۔۔	ہر گز نہیں ماریں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	لَنْ نَّضْرِبَ

باب اول صرف کبیر فعل نفی مجہول موکد بلن ناصبہ
ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنیٰ	صیغہ
لَنْ یُّضْرَبَ	ہر گز نہیں مارا جائے گا وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب فعل نفی مجہول مؤکد بلن ناصبہ
لَنْ یُّضْرَبَا	ہر گز نہیں مارے جائیں گے وہ دو مرد	تثنیہ مذکر غائب---
لَنْ یُّضْرَبُوْا	ہر گز نہیں مارے جائیں گے وہ سب مرد	جمع مذکر غائب---
لَنْ تُضْرَبَ	ہر گز نہیں ماری جائینگی وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب---
لَنْ تُضْرَبَا	ہر گز نہیں ماری جائیں گی وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث غائب----
لَنْ یُّضْرَبْنَ	ہر گز نہیں ماری جائیں گی وہ سب عورتیں	جمع مؤنث غائب----
لَنْ تُضْرَبَ	ہر گز نہیں مارا جائے گا تو ایک مرد	واحد مذکر حاضر---
لَنْ تُضْرَبَا	ہر گز نہیں مارے جاؤ گے تم دو مرد	تثنیہ مذکر حاضر------
لَنْ تُضْرَبُوْا	ہر گز نہیں مارے جاؤ گے تم سب مرد	جمع مذکر حاضر------
لَنْ تُضْرَبِیْ	ہر گز نہیں ماری جائینگی تو ایک عورت	واحد مؤنث حاضر---
لَنْ تُضْرَبَا	ہر گز نہیں ماری جاؤ گی تم دو عورتیں	تثنیہ مؤنث حاضر----
لَنْ تُضْرَبْنَ	ہر گز نہیں ماری جاؤ گی تم سب عورتیں	جمع مونث حاضر---
لَنْ اُضْرَبَ	ہر گز نہیں مارا جائے گا میں ایک مرد یا میں ایک عورت	واحد متکلم------
لَنْ نُّضْرَبَ	ہر گز نہیں مارے جائیں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	تثنیہ و جمع متکلم مشترک مع الغیر-----

باب اول صرف کبیر فعل امر حاضر معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنیٰ	صیغہ
اِضْرِبْ	مارو تو ایک مرد	واحد مذکر امر حاضر معلوم
اِضْرِبَا	مارو تم دو مرد	تثنیہ مذکر امر حاضر معلوم
اِضْرِبُوْا	مارو تم سب مرد	جمع مذکر امر حاضر معلوم
اِضْرِبِیْ	مارو تو ایک عورت	واحد مؤنث امر حاضر معلوم
اِضْرِبَا	مارو تم دو عورتیں	تثنیہ مونث امر حاضر معلوم
اِضْرِبْنَ	مارو تم سب عورتیں	جمع مونث امر حاضر معلوم

باب اول صرف کبیر امر حاضر معلوم مؤکد بانون ثقیلہ ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنیٰ	صیغہ
اِضْرِبَنَّ	ضرور بالضرور مار تو ایک مرد	واحد مذکر امر حاضر معلوم بانون ثقیلہ
اِضْرِبَانِّ	ضرور بالضرور مارو تم دو مرد	تثنیہ مذکر امر حاضر معلوم۔۔۔۔۔۔
اِضْرِبُنَّ	ضرور بالضرور مارو تم سب مرد	جمع مذکر امر حاضر معلوم۔۔۔۔۔
اِضْرِبِنَّ	ضرور بالضرور مار تو ایک عورت	واحد مؤنث امر حاضر معلوم۔۔۔۔۔
اِضْرِبَانِّ	ضرور بالضرور مارو تم دو عورتیں	تثنیہ مونث امر حاضر معلوم۔۔۔۔۔
اِضْرِبْنَانِّ	ضرور بالضرور مارو تم سب عورتیں	جمع مونث امر حاضر معلوم۔۔۔۔۔۔

باب اول صرف کبیر امر حاضر معلوم بانون خفیفہ
ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنیٰ	صیغہ
اِضْرِبَنْ	ضرور مار تو ایک مرد	واحد مذکر امر حاضر معلوم بانون خفیفہ
اِضْرِبُنْ	ضرور مارو تم سب مرد	جمع مذکر امر حاضر معلوم بانون خفیفہ
اِضْرِبِنْ	ضرور مار تو ایک عورت	واحد مؤنث امر حاضر معلوم بانون خفیفہ

باب اول صرف کبیر امر حاضر مجہول بالام
ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنیٰ	صیغے
لِتُضْرَبْ	چاہیے کہ مارا جائے تو ایک مرد	واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر مجہول
لِتُضْرَبَا	چاہیے کہ مارے جاؤ تم دو مرد	تثنیہ مذکر حاضر۔۔۔۔۔۔
لِتُضْرَبُوْا	چاہیے کہ مارے جاؤ تم سب مرد	جمع مذکر حاضر۔۔۔۔۔۔
لِتُضْرَبِيْ	چاہیے کہ ماری جائے تو ایک عورت	واحد مؤنث حاضر۔۔۔۔۔۔
لِتُضْرَبَا	چاہیئے کہ ماری جاؤ تم دو عورتیں	تثنیہ مؤنث حاضر۔۔۔۔۔۔
لِتُضْرَبْنَ	چاہیئے کہ ماری جاؤ تم سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث حاضر۔۔۔۔۔۔

باب اول صرف کبیر امر حاضر مجہول مؤکد بانون ثقیلہ
ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنیٰ	صیغے
لِتُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارا جائے تو ایک مرد	واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر مجہول مؤکد بانون ثقیلہ
لِتُضْرَبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارے جاؤ تم دو مرد	تثنیہ مذکر حاضر۔۔۔۔۔۔
لِتُضْرَبُنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارے جاؤ تم سب مرد	جمع مذکر حاضر۔۔۔۔۔۔
لِتُضْرَبِنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماری جائے تو ایک عورت	واحد مؤنث حاضر۔۔۔۔۔
لِتُضْرَبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماری جاؤ تم دو عورتیں	تثنیہ مؤنث حاضر۔۔۔۔۔
لِتُضْرَبْنَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماری جاؤ تم سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث حاضر۔۔۔

باب اول صرف کبیر امر حاضر مجہول مؤکد بانون خفیفہ
ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنیٰ	صیغے
لِتُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارا جائے تو ایک مرد	واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر مجہول بانون تاکید خفیفہ
لِتُضْرَبُنْ	چاہیے کہ ضرور مارے جاؤ تم سب مرد	جمع مذکر حاضر۔۔۔۔۔۔
لِتُضْرَبِنْ	چاہیے کہ ضرور ماری جائے تو ایک عورت	واحد مؤنث حاضر۔۔۔۔۔۔

باب اول صرف کبیر فعل امر غائب معلوم
ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنیٰ	صیغہ
لِیَضْرِبْ	چاہیے کہ مارے وہ ایک مرد	واحد مذکر غائب فعل امر غائب معلوم
لِیَضْرِبَا	چاہیے کہ ماریں وہ دو مرد	تثنیہ مذکر غائب۔۔۔۔۔۔۔۔
لِیَضْرِبُوْا	چاہیے کہ ماریں وہ سب مرد	جمع مذکر غائب۔۔۔۔۔۔۔۔
لِتَضْرِبْ	چاہیے کہ مارے وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب۔۔۔۔۔۔۔۔
لِتَضْرِبَا	چاہیے کہ ماریں وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث غائب۔۔۔۔۔۔۔۔
لِیَضْرِبْنَ	چاہیے کہ ماریں وہ سب عورتیں	جمع مؤنث غائب۔۔۔۔۔۔۔۔
لِاَضْرِبْ	چاہیے کہ ماروں میں ایک مرد یا میں ایک عورت	واحد متکلم۔۔۔۔۔۔۔۔
لِنَضْرِبْ	چاہیے کہ ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	جمع متکلم مشترک مع الغیر ۔۔۔۔۔۔۔۔

باب اول صرف کبیر فعل امر غائب معلوم مؤکد بانون تاکید ثقیلہ
ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنیٰ	صیغہ
لِیَضْرِبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارے وہ ایک	واحد مذکر غائب فعل امر غائب معلوم مؤکد بانون ثقیلہ
لِیَضْرِبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماریں وہ دو مرد	تثنیہ مذکر غائب------
لِیَضْرِبُنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماریں وہ سب مرد	جمع مذکر غائب-------
لِتَضْرِبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارے وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب------
لِتَضْرِبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماریں وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث غائب------
لِیَضْرِبْنَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماریں وہ سب عورتیں	جمع مؤنث غائب-------
لِاَضْرِبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت	واحد متکلم--------
لِنَضْرِبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	جمع متکلم مشترک مع الغیر ------

باب اول صرف کبیر فعل امر غائب معلوم مؤکد بانون تاکید خفیفہ ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنٰی	صیغے
لِیَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارے وہ ایک مرد	واحد مذکر غائب فعل امر غائب معلوم بانون تاکید خفیفہ
لِیَضْرِبُنْ	چاہیے کہ ضرور ماریں وہ سب مرد	جمع مذکر غائب-------
لِتَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارے وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب------
لِاَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت	واحد متکلم غائب-----
لِنَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	جمع متکلم غائب مشترک مع الغیر -------

باب اول صرف کبیر فعل امر غائب مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنٰی	صیغہ
لِیُضْرَبْ	چاہیے کہ مارا جائے وہ ایک مرد	واحد مذکر غائب فعل امر غائب مجہول
لِیُضْرَبَا	چاہیے کہ مارے جائیں وہ دو مرد	تثنیہ مذکر غائب-------
لِیُضْرَبُوْا	چاہیے کہ مارے جائیں وہ سب مرد	جمع مذکر غائب-------
لِتُضْرَبْ	چاہیے کہ ماری جائے وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب-------
لِتُضْرَبَا	چاہیے کہ ماری جائیں وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث غائب-------
لِیُضْرَبْنَ	چاہیئے کہ ماری جائیں وہ سب عورتیں	جمع مؤنث غائب-------
لِاُضْرَبْ	چاہیے کہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت	واحد متکلم-------
لِنُضْرَبْ	چاہیے کہ مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	جمع متکلم مشترک مع الغیر---

باب اول صرف کبیر فعل امر غائب مجہول مؤکد بانون تاکید ثقیلہ ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنیٰ	صیغہ
لِیُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارا جائے وہ ایک مرد	واحد مذکر غائب فعل امر غائب مجہول بانون تاکید ثقیلہ
لِیُضْرَبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارے جائیں وہ دو مرد	تثنیہ مذکر غائب۔۔۔۔۔
لِیُضْرَبُنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارے جائیں وہ سب مرد	جمع مذکر غائب۔۔۔۔۔۔۔
لِتُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماری جائے وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب۔۔۔۔۔۔
لِتُضْرَبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماری جائیں وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث غائب۔۔۔۔۔۔
لِیُضْرَبْنَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماری جائیں وہ سب عورتیں	جمع مؤنث غائب۔۔۔۔۔۔۔
لِاُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت	واحد متکلم۔۔۔۔۔۔۔۔
لِنُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	جمع متکلم مشترک مع الغیر ۔۔۔۔۔۔۔۔

باب اول صرف کبیر فعل امر غائب مجہول مؤکد بانون تاکید خفیفہ
ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنٰی	صیغہ
لِيُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارا جائے وہ ایک مرد	واحد مذکر غائب فعل امر غائب بانون تاکید خفیفہ
لِيُضْرَبُنْ	چاہیے کہ ضرور مارے جائیں وہ سب مرد	جمع مذکر غائب۔۔۔۔۔۔
لِتُضْرَبَنْ	چاہیئے کہ ضرور ماری جائے وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب۔۔۔۔۔۔
لِاُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت	واحد متکلم۔۔۔۔۔۔۔۔۔
لِنُضْرَبَنْ	چاہیئے کہ ضرور مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	جمع متکلم مشترک مع الغیر ۔۔۔۔۔۔۔۔

باب اول صرف کبیر فعل نہی حاضر معلوم
ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنٰی	صیغہ
لَا تَضْرِبْ	نہ مار تو ایک مرد	واحد مذکر حاضر فعل نہی معلوم
لَا تَضْرِبَا	نہ مارو تم دو مرد	تثنیہ مذکر حاضر۔۔۔۔۔۔
لَا تَضْرِبُوْا	نہ مارو تم سب مرد	جمع مذکر حاضر۔۔۔۔۔۔۔
لَا تَضْرِبِيْ	نہ مار تو ایک عورت	واحد مؤنث حاضر۔۔۔۔۔۔
لَا تَضْرِبَا	نہ مارو تم دو عورتیں	تثنیہ مؤنث حاضر۔۔۔۔۔
لَا تَضْرِبْنَ	نہ مارو تم سب عورتیں	جمع مؤنث حاضر۔۔۔۔۔

باب اول صرف کبیر فعل نہی معلوم مؤکد بانون ثقیلہ
ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنیٰ	صیغہ
لَاتَضْرِبَنَّ	ہر گزنہ مار تو ایک مرد	واحد مذکر حاضر فعل نہی معلوم بانون تاکید ثقیلہ
لَاتَضْرِبَانِّ	ہر گزنہ مارو تم دومرد	تثنیہ مذکر حاضر۔۔۔۔۔۔
لَاتَضْرِبُنَّ	ہر گزنہ مارو تم سب مرد	جمع مذکر حاضر۔۔۔۔۔۔۔
لَاتَضْرِبِنَّ	ہر گزنہ مارے تو ایک عورت	واحد مؤنث حاضر۔۔۔۔۔۔
لَاتَضْرِبَانِّ	ہر گزنہ مارو تم دوعورتیں	تثنیہ مؤنث حاضر۔۔۔۔۔۔
لَاتَضْرِبْنَانِّ	ہر گزنہ مارو تم سب عورتیں	جمع مؤنث حاضر۔۔۔۔۔۔

باب اول صرف کبیر فعل نہی معلوم بانون تاکید خفیفہ
ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنیٰ	صیغہ
لَاتَضْرِبَنْ	ہر گزنہ مار تو ایک مرد	واحد مذکر حاضر فعل نہی معلوم بانون تاکید خفیفہ
لَاتَضْرِبُنْ	ہر گزنہ مارو تم سب مرد	جمع مذکر حاضر۔۔۔۔۔۔۔
لَاتَضْرِبِنْ	ہر گزنہ مارے تو ایک عورت	واحد مؤنث حاضر۔۔۔۔۔۔

باب اول صرف کبیر فعل نہی حاضر مجہول
ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنیٰ	صیغہ
لَا تُضْرَبْ	نہ مارا جائے تو ایک مرد	واحد مذکر حاضر فعل نہی حاضر مجہول
لَا تُضْرَبَا	نہ مارے جاؤ تم دو مرد	تثنیہ مذکر حاضر۔۔۔۔۔۔
لَا تُضْرَبُوْا	نہ مارے جاؤ تم سب مرد	جمع مذکر حاضر۔۔۔۔۔۔۔۔
لَا تُضْرَبِیْ	نہ ماری جائے تو ایک عورت	واحد مؤنث حاضر۔۔۔۔۔۔
لَا تُضْرَبَا	نہ ماری جاؤ تم دو عورتیں	تثنیہ مؤنث حاضر۔۔۔۔۔۔
لَا تُضْرَبْنَ	نہ ماری جاؤ تم سب عورتیں	جمع مؤنث حاضر۔۔۔۔۔۔

باب اول صرف کبیر فعل نہی حاضر مجہول بانون تاکید ثقیلہ
ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنیٰ	صیغہ
لَا تُضْرَبَنَّ	ہرگز نہ مارا جائے تو ایک مرد	واحد مذکر حاضر فعل نہی مجہول بانون تاکید ثقیلہ
لَا تُضْرَبَانِّ	ہرگز نہ مارے جاؤ تم دو مرد	تثنیہ مذکر حاضر۔۔۔۔۔۔
لَا تُضْرَبُنَّ	ہرگز نہ مارے جاؤ تم سب مرد	جمع مذکر حاضر۔۔۔۔۔۔۔۔
لَا تُضْرَبِنَّ	ہرگز نہ ماری جائے تو ایک عورت	واحد مؤنث حاضر۔۔۔۔۔۔
لَا تُضْرَبَانِّ	ہرگز نہ ماری جاؤ تم دو عورتیں	تثنیہ مؤنث حاضر۔۔۔۔۔۔
لَا تُضْرَبْنَانِّ	ہرگز نہ ماری جاؤ تم سب عورتیں	جمع مؤنث حاضر۔۔۔۔۔۔

باب اول صرف کبیر فعل نہی حاضر مجہول مؤکد بانون تاکید خفیفہ
ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعِلُ

الفاظ	معنیٰ	صیغہ
لَا تُضْرَبَنْ	ہر گز نہ مارا جائے تو ایک مرد	واحد مذکر حاضر فعل نہی مجہول بانون خفیفہ
لَا تُضْرَبُنْ	ہر گز نہ مارے جاؤ تم سب مرد	جمع مذکر حاضر۔۔۔۔۔
لَا تُضْرَبِنْ	ہر گز نہ ماری جائے تو ایک عورت	واحد مؤنث حاضر۔۔۔۔۔

باب اول صرف کبیر فعل نہی غائب معلوم
ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعِلُ

الفاظ	معنیٰ	صیغہ
لَا يَضْرِبْ	نہ مارے وہ ایک مرد	واحد مذکر غائب فعل نہی غائب معلوم
لَا يَضْرِبَا	نہ ماریں وہ دو مرد	تثنیہ مذکر غائب۔۔۔۔۔
لَا يَضْرِبُوْا	نہ ماریں وہ سب مرد	جمع مذکر غائب۔۔۔۔۔
لَا تَضْرِبْ	نہ مارے وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب۔۔۔۔۔
لَا تَضْرِبَا	نہ ماریں وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث غائب۔۔۔۔۔
لَا يَضْرِبْنَ	نہ ماریں وہ سب عورتیں	جمع مونث غائب۔۔۔۔۔
لَا اَضْرِبْ	نہ ماروں میں ایک مرد یا میں ایک عورت	واحد متکلم۔۔۔۔۔
لَا نَضْرِبْ	نہ ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	جمع متکلم مشترک مع الغیر۔۔۔۔۔

باب اول صرف کبیر فعل نہی غائب مؤکد بانون تاکید ثقیلہ ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنیٰ	صیغہ
لَا یَضْرِبَنَّ	ہرگز نہ مارے وہ ایک مرد	واحد مذکر غائب فعل نہی غائب معلوم بانون ثقیلہ
لَا یَضْرِبَانِّ	ہرگز نہ ماریں وہ دو مرد	تثنیہ مذکر غائب۔۔۔۔۔
لَا یَضْرِبُنَّ	ہرگز نہ ماریں وہ سب مرد	جمع مذکر غائب۔۔۔۔۔
لَا تَضْرِبَنَّ	ہرگز نہ مارے وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب۔۔۔۔۔
لَا تَضْرِبَانِّ	ہرگز نہ ماریں وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث غائب۔۔۔۔۔
لَا یَضْرِبْنَانِّ	ہرگز نہ ماریں وہ سب عورتیں	جمع مونث غائب۔۔۔۔۔
لَا اَضْرِبَنَّ	ہرگز نہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت	واحد متکلم۔۔۔۔۔
لَا نَضْرِبَنَّ	ہرگز نہ ماریں ہم دو مرد یا ہم دو عورتیں یا ہم سب مرد یا ہم سب عورتیں	جمع متکلم مشترک مع الغیر ۔۔۔۔۔

باب اول صرف کبیر فعل نہی غائب معلوم مؤکد بانون تاکید خفیفہ
ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنیٰ	صیغہ
لَا یَضْرِبَنْ	ہر گز نہ مارے وہ ایک مرد	واحد مذکر غائب فعل نہی غائب معلوم بانون خفیفہ
لَا یَضْرِبُنْ	ہر گز نہ ماریں وہ سب مرد	جمع مذکر غائب۔۔۔
لَا تَضْرِبَنْ	ہر گز نہ مارے وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب۔۔۔
لَا اَضْرِبَنْ	ہر گز نہ ماروں میں ایک مرد یا میں ایک عورت	واحد متکلم۔۔۔
لَا نَضْرِبَنْ	ہر گز نہ ماریں ہم دو مرد یا ہم دو عورتیں یا ہم سب مرد یا ہم سب عورتیں	جمع متکلم مشترک مع الغیر ۔۔۔۔۔

باب اول صرف کبیر فعل نہی غائب مجہول
ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنیٰ	صیغہ
لَا یُضْرَبْ	نہ مارا جائے وہ ایک مرد	واحد مذکر غائب فعل نہی غائب مجہول
لَا یُضْرَبَا	نہ مارے جائیں وہ دو مرد	تثنیہ مذکر غائب۔۔۔۔۔۔
لَا یُضْرَبُوْا	نہ مارے جائیں وہ سب مرد	جمع مذکر غائب۔۔۔۔۔۔
لَا تُضْرَبْ	نہ ماری جائے وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب۔۔۔۔۔۔
لَا تُضْرَبَا	نہ ماری جائیں وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث غائب۔۔۔۔۔۔
لَا یُضْرَبْنَ	نہ ماری جائیں وہ سب عورتیں	جمع مونث غائب۔۔۔۔۔۔
لَا اُضْرَبْ	نہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت	واحد متکلم۔۔۔۔۔۔
لَا نُضْرَبْ	نہ مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	جمع متکلم مشترک مع الغیر ۔۔۔۔۔۔

باب اول صرف کبیر نہی غائب مجہول مؤکد بانون تاکید ثقیلہ
ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعِلُ

الفاظ	معنیٰ	صیغہ
لَا يُضْرَبَنَّ	ہرگز نہ مارا جائے وہ ایک مرد	واحد مذکر غائب فعل نہی غائب مجہول بانون ثقیلہ
لَا يُضْرَبَانِّ	ہرگز نہ مارے جائیں وہ دو مرد	تثنیہ مذکر غائب۔۔۔۔۔۔
لَا يُضْرَبُنَّ	ہرگز نہ مارے جائیں وہ سب مرد	جمع مذکر غائب۔۔۔۔۔۔
لَا تُضْرَبَنَّ	ہرگز نہ ماری جائے وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب۔۔۔۔۔۔
لَا تُضْرَبَانِّ	ہرگز نہ ماری جائیں وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث غائب۔۔۔۔۔۔
لَا يُضْرَبْنَانِّ	ہرگز نہ ماری جائیں وہ سب عورتیں	جمع مونث غائب۔۔۔۔۔۔
لَا اُضْرَبَنَّ	ہرگز نہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا میں ایک عورت	واحد متکلم۔۔۔۔۔۔
لَا نُضْرَبَنَّ	ہرگز نہ مارے جائیں ہم دو مرد یا ہم دو عورتیں یا ہم سب مرد یا ہم سب عورتیں	جمع متکلم مشترک مع الغیر ۔۔۔۔۔۔

باب اول صرف کبیر فعل نہی غائب مجہول مؤکد بانون تاکید خفیفہ ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنیٰ	صیغہ
لَا یُضْرَبَنْ	ہر گز نہ مارا جائے وہ ایک مرد	واحد مذکر غائب فعل نہی مجہول بانون خفیفہ
لَا یُضْرَبُنْ	ہر گز نہ مارے جائیں وہ سب مرد	جمع مذکر غائب۔۔۔۔
لَا تُضْرَبَنْ	ہر گز نہ ماری جائے وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب۔۔۔۔
لَا اُضْرَبَنْ	ہر گز نہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت	واحد متکلم۔۔۔۔
لَا نُضْرَبَنْ	ہر گز نہ مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	جمع متکلم مشترک مع الغیر ۔۔۔۔۔۔

باب اول صرف کبیر اسم ظرف ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنیٰ	صیغہ
مَضْرِبٌ	مارنے کا ایک وقت یا مارنے کا ایک جگہ	واحد اسم ظرف
مَضْرِبَانِ	مارنے کے دو وقت یا مارنے کی دو جگہیں	تثنیہ اسم ظرف
مَضَارِبُ	مارنے کے تمام وقت یا مارنے کی تمام جگہیں	جمع اسم ظرف
مُضَيْرِبٌ	مارنے کا تھوڑا وقت یا مارنے کی تھوڑی جگہ	واحد مصغر اسم ظرف

باب اول صرف کبیر اسم آلہ صغری ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنٰی	صیغہ
مِضْرَبٌ	مارنے کا ایک آلہ	واحد اسم آلہ صغری
مِضْرَبَانِ	مارنے کے دو آلے	تثنیہ اسم آلہ صغری
مَضَارِبُ	بہت سے آلے مارنے کے	جمع اسم آلہ صغری
مُضَيْرِبٌ	چھوٹا آلہ مارنے کا	واحد مصغر اسم آلہ صغری

باب اول صرف کبیر اسم آلہ وسطی ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنٰی	صیغہ
مِضْرَبَةٌ	ایک آلہ مارنے کا	واحد اسم آلہ وسطی
مِضْرَبَتَانِ	دو آلے مارنے کے	تثنیہ اسم آلہ وسطی
مَضَارِبُ	بہت سے آلے مارنے کے	جمع اسم آلہ وسطی
مُضَيْرِبَةٌ	چھوٹا آلہ مارنے کا	واحد مصغر اسم آلہ وسطی

باب اول صرف کبیر اسم آلہ کبری ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

لفاظ	معنٰی	صیغہ
مِضْرَابٌ	ایک آلہ مارنے کا	واحد اسم آلہ کبری
مِضْرَابَانِ	دو آلے مارنے کا	تثنیہ اسم آلہ کبری
مَضَارِيْبُ	بہت سے آلے مارنے کا	جمع اسم آلہ کبری
مُضَيْرِيْبٌ	ایک چھوٹا آلہ مارنے کا	واحد مذکر مصغر اسم آلہ کبری
مُضَيْرِيْبَةٌ	ایک چھوٹا آلہ مارنے کا	واحد مؤنث مصغر اسم آلہ کبری

باب اول صرف کبیر اسم تفضیل ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنٰی	صیغہ
اَضْرَبُ	ایک مرد زیادہ مارنے والا	واحد مذکر اسم تفضیل
اَضْرَبَانِ	دو مرد زیادہ مارنے والے	تثنیہ مذکر اسم تفضیل
اَضْرَبُوْنَ	سب مرد زیادہ مارنے والے	جمع مذکر سالم اسم تفضیل
اَضَارِبُ	سب مرد زیادہ مارنے والے	جمع مذکر مکسر اسم تفضیل
اُضَیْرِبٌ	ایک مرد تھوڑا سا زیادہ مارنے والا	واحد مذکر مصغر اسم تفضیل
ضُرْبٰی	ایک عورت زیادہ مارنے والی	واحد مؤنث اسم تفضیل
ضُرْبَیَان	دو عورتیں زیادہ مارنے والیں	تثنیہ مؤنث اسم تفضیل
ضُرْبَیَاتٌ	سب عورتیں زیادہ مارنے والیں	جمع مؤنث اسم تفضیل
ضُرَبٌ	سب عورتیں زیادہ مارنے والیں	جمع مؤنث اسم تفضیل
ضُرَیْبٰی	ایک عورت تھوڑا سا زیادہ مارنے والی	واحد مؤنث مصغر اسم تفضیل

باب اول صرف کبیر فعل التعجب ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

الفاظ	معنٰی
مَا اَضْرَبَهٗ	کیا ہی خوب مارا اس ایک مرد نے
اَضْرِبْ بِهٖ	خوب مارا اُس ایک مرد نے
ضَرُبَ	خوب مارا اُس ایک مرد نے
ضَرُبَتْ	خوب مارا اُس ایک مرد نے

مقدمۃ القوانین

کسی لفظ سے ثقل دور کرنے کو تخفیف کہتے ہیں عرب تخفیف کے لئے درج ذیل طریقے استعمال کرتے ہیں:

تعلیل: کلمہ میں خفت پیدا کرنے کے لیے حرف علت میں تبدیلی کرنا جیسے قَوَلَ سے قَالَ

ابدال: ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف لانا۔ پھر یہ دو قسم پر ہے:
ایک بدل از حرف اصلی جیسے: قَوَلَ سے قَالَ اور دوسرا ہے
بدل از حرف زائد جیسے: ضَارَبَ سے ضُوْرِبَ

اسکان: حرف سے حرکت کو گرا دینا۔ پھر یہ بھی دو طرح ہے۔ ایک اسکان بحذفِ حرکت جیسے: یَدْعُوُ سے یَدْعُوْ اور دوسرا ہے اسکان بنقلِ حرکت ساکن کی طرف جیسے: یَقْوُلُ سے یَقُوْلُ اور متحرک کی طرف جیسے: قُوِلَ سے قِیْلَ

حذف: حرف کو گرا دینا۔ یہ بھی دو قسم پر ہے۔
ایک حرف زائد کا حذف کرنا جیسے: یُأَکْرِمُ سے یُکْرِمُ اور لَمْ تَسْطِعْ اور دوسرا حرف اصلی کا حذف کرنا جیسے: یَوْعِدُ سے یَعِد ، اُدْعُو سے اُدْعُ اور کبھی دو حرف اصلی بھی حذف ہوتے ہیں جیسے: اَوْقِ سے قِ ، لَمْ یَوْقِ سے لَمْ یَقِ

ادغام: ایک جیسا دو حرفوں کو ایک حرف کر کے مشدد بنا دینا پہلے حرف کو مدغم دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔ یہ بھی دو طرح کے ہے۔ ادغام المتجانسین جیسے: غَرَرَ سے غَرَّ اور مَدَدَ سے مَدَّ اور ادغام المتقاربین جیسے: وَعَدْتَ سے وَعَتَّ
حروف ادغام تیرہ میں ت ، ث ، د ، ذ ، ر ، ز ، س ، ش ، ص ، ض ، ط ، ظ ، ن۔

تخفیف: کلمہ کو ہلکا بنانا۔ اس کی تین صورتیں ہیں:

[۱] تخفیف بالابدال جیسے: قَوَلَ سے قَالَ

[۲] تخفیف بحذف الحرف جیسے: اُدْعُوْ سے اُدْعُ

[۳] تخفیف بنقلِ الحرکۃ جیسے: یَقْوُلُ سے یَقُوْلُ

[۲] تحریک: دو ساکنوں میں سے کسی ایک ساکن کو حرکت دینا جیسے قل اللہ اصل قل اللہ تھا، اسکی مزید تفصیل التقائے ساکنین کے قانون میں ملاحظہ ہو۔

حروف حذف گیارہ ہیں جسکا مجموعہ ہے ھو حفی بخائنۃ۔

[۴] زیادت: کسی حرف کو زائد کرنا مثلاً دو ہمزوں کے درمیان الف زیادہ کرنا جیسے ااُنت سے اانت۔ حروف زیادت دس ہے جس کا مجموعہ سألتمونیھا ہے۔

[۵] ابدال: ایک حرف دوسرے حرف سے یا ایک حرکت کو دوسرے حرکت سے تبدیل کرنا جیسے قول سے قال، ضرب سے ضُرِبَ۔ حروف ابدال گیارہ ہیں جن کا مجموعہ ہے اتجد من وطیھا۔

[۷] قلب: حروف کو ایک دوسرے سے آگے پیچھے کرنا جیسے أیس سے یئس۔ اسے قلب مکانی کہتے ہیں۔

[۸] بین بین [تسہیل]: ہمزہ پر جو حرکت ہو تو ہمزہ کو اس حرکت کے موافق حرف علت اور ہمزہ کے درمیان سے ادا کرنا۔ اسے بین بین قریب کہتے ہیں اور ہمزہ کے مقابل حرکت کے موافق حرف علت اور ہمزہ کے درمیان ادا کرنے کو بین بین بعید کہتے ہیں۔

لفظ قانون عند البعض عبرانی لفظ ہے عند البعض سریانی اور عند البعض یونانی عند البعض عربی زبان کا لفظ ہے صحیح یہ ہے کہ یونانی لفظ ہے۔ لغت میں مسطر کتّاب کو کہتے ہیں مسطر کا معنی ہے پیمانہ اور کتاب کاتب کی جمع ہے یعنی کاتبوں کا پیمانہ جس طرح کاتب لفظوں کو پیمانہ کے ذریعے سے ٹیڑھا ہونے سے بچاتا ہے اسی طرح قانون بھی صیغوں کو غلطی سے بچاتا ہے۔

اصطلاحی معنیٰ: امر کلی ینطبق علی جمیع جزئیاتہ بتمامہ۔

قانون اس قاعدہ کلیہ کا نام ہے جو اپنے تمام افراد کو شامل ہو اور اسکے افراد کا حکم اس قاعدہ کلیہ سے معلوم کیا جاسکے جیسے نحویوں کا ایک ضابطہ ہے: کل فاعل مرفوع

فائدہ:

ہفت اقسام میں سے معتل میں ان طریقوں سے کوئی طریقہ استعمال ہو جائے تو اسے تعلیل اور اعلال کہتے ہیں اور مہموز میں جو استعمال ہو جائے اسے تخفیف کہتے ہیں اور مضاعف میں جو طریقہ استعمال ہو جائے اسے ادغام کہتے ہیں۔

[انظر تقریر ارشاد الصرف لمفتی مجتبیٰ حفظہ اللہ و تسہیل الصرف للباندوی و کتاب الصرف للامر تسری]

فائدہ:

اعلال اور ادغام میں تعارض ہو تو اعلال پر عمل ہو گا اس لئے کہ دونوں سے مقصود تخفیف ہے اور تخفیف اعلال کے ذریعے زیادہ حاصل ہوتا ہے۔

[انظر علم الصیغہ حاشیہ عربی و تیسیر الصیغہ شرح علم الصیغہ]

اور اگر ابدال ہمزہ اور ادغام ہمزہ متعارض ہو تو ادغام کو ترجیح ہو گی اور اگر ابدال ہمزہ اور اعلال متعارض ہو تو اعلال کو ابدال ہمزہ پر ترجیح ہو گی۔ واللہ اعلم [انظر شرح زرادی اردو]

فائدہ: مضاعف میں تکرار حروف میں تین قسم کے تغیرات ہوتے ہیں:

[۱] ادغام قیاسی جیسے مدمد دسے۔

[۲] حذف سماعی جیسے ظلتم اصل میں ظللتم تھا ایک لام حذف ہوا۔

[۳] ابدال سماعی جیسے املیت اصل میں امللت تھا ایک کو یاء سے بدلا گیا۔ ان تینوں قسموں میں سے زیادہ استعمال ادغام کا ہوتا ہے۔

فائدہ: فائدہ کبھی کبھی ایک کلمہ میں دو اعلال کرنے کا تقاضہ موجود ہوتا ہے لیکن صرفی حضرات کہتے ہیں کہ ایک کلمہ میں دو اعلال کرنے سے توالی اعلالین لازم آتا ہے جو منع ہے لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ توالی اعلالین [اجتماع اعلالین] مطلقا منع نہیں بلکہ جہاں پر تین شرائط پائے جائے وہاں منع ہو گا ورنہ منع نہیں:

[۱] توالی اعلالین دو اصلی حرفوں میں ہو۔

[۲] توالی اعلالین اس کلمہ کے حق میں موجب نقص ہو۔

[۳] دونوں کے درمیان فاصل بالکل نہ ہو جیسے طوی، شوی۔ [ھادی شرح زرادی]

فائدہ:

حرف علت ساکن ہو اور اسکے ماقبل کی حرکت اس کے موافق ہو تو اس کو مدہ کہتے ہیں جیسے یقول یبیع اور اگر ماقبل کی حرکت مخالف ہو تو اس کو لین کہتے ہیں جیسے قولٌ بیعٌ اگر حرف علت کلمہ کے شروع میں ہو تو اس کو نہ مدہ کہتے ہیں اور نہ لین جیسے وعدَ یَسَرَ

مدہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ مد کے معنی کھینچنا دراز کرنا اور یہ حرف حرکت کو کھینچنے سے پیدا ہوتے ہیں لین کہنے کی وجہ یہ ہے کہ لین کے معنی نرمی کے ہیں اور یہ حرف سکون کی حالت میں نرمی سے ادا ہوتے ہیں۔

فوائد

فائدہ نمبر 1: قانون کو دوسرے قوانین سے ممتاز کرنے کیلئے سب سے پہلے اسکا نام رکھنا پڑتا ہے اور اکثر قانون کا نام قانون کی اتفاقی مثال سے لیا جاتا ہے۔

فائدہ نمبر 2: قانون کیلئے کبھی ایک اور کبھی دو حکم ہوتے ہیں:

حکم نام ہے اس فیصلے کا جس کی وجہ سے قانون جاری ہو۔

حکم دو قسم پر ہیں: (۱) حکم جوازی (۲) حکم وجوبی

حکم جوازی: وہ ہے جسکا جاری کرنا فقط جائز ہوتا ہے۔ اور

حکم وجوبی: وہ ہے جسکا جاری کرنا ضروری ہوتا ہے۔

فائدہ نمبر 3: ہر حکم کے لیے چند شرائط ہوتے ہیں اور شرط وہ ہے جسکی وجہ سے حکم جاری ہو۔

شرط بھی دو قسم پر ہیں: (۱) شرط وجودی (۲) شرط عدمی

شرط وجودی: وہ ہے جسکا پایا جانا ضروری ہو اور

شرط عدمی: وہ ہے جسکا نہ پایا جانا ضروری ہو۔

پھر شرط وجودی دو قسم پر ہوتے ہیں: (۱) وجودی کامل (۲) وجودی ناقص

شرط وجودی کامل: وہ شرط ہے کہ اس اکیلی شرط کے پائے جانے سے حکم جاری ہو جائے۔

شرط وجودی ناقص: وہ شرط ہے کہ جب تک مذکورہ شرط کے علاوہ باقی تمام شرطیں نہ پائی جائیں حکم قانون جاری نہ ہو سکے۔

فائدہ نمبر 4: پھر ہر شرط کے ساتھ بطور وضاحت مثال ذکر کیا جاتا ہے۔ مثال کے بھی دو قسمیں ہیں:

(۱) اتفاقی مثال: یہ وہ مثال ہے جو شرط کے موافق ہو۔

(۲) احترازی مثال: یہ وہ ہے جو شرط کے خلاف ہو۔

قوانین

قانون1:

﴿ہر تاء محض علامت تانیث در فعل ہمیشہ ساکن و دراسم ہمیشہ متحرک باشد وجوباً۔﴾

اس قانون کا نام ہے ضَرَبَتْ والا قانون:

خلاصہ قانون: تائے محض تانیث (یعنی جو فاعل کی ضمیر نہ ہو) فعل میں ہمیشہ ساکن اور اسم میں ہمیشہ متحرک ہو گی۔

تشریح: اس قانون کیلئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں:

حکم: جو تاء محض علامت تانیث کی ہو وہ فعل میں ہمیشہ ساکن اور اسم میں ہمیشہ متحرک ہو گی وجوباً۔

شرط(۱): تاء تانیث کی ہو احترازی مثال ضَرَبْتَ۔

شرط(۲): تاء محض علامت تانیث ہو (یعنی فاعلیت کی نشانی نہ ہو) احترازی مثال ضَرَبْتِ اتفاقی مثال فعل کی جیسے ضَرَبَتْ اور اسم کی جیسے ضَارِبَةٌ

قانون2:

﴿اجتماع دو علامت تانیث در فعل مطلقاً ممنوع است و دراسم وقتے کہ از یک جنس باشد۔﴾

اس قانون کا نام ہے ضَرَبْنَ والا پہلا قانون:

خلاصہ قانون: تانیث کی دو علامتوں کا فعل میں جمع ہونا مطلقاً منع ہے اور اسم میں اس وقت منع ہے جبکہ وہ ایک جنس سے ہوں۔

تشریح: (فائدہ) مطلقاً کا مطلب یہ ہے کہ وہ دو علامتیں ایک جنس سے ہوں یا الگ الگ جنس سے فعل میں دو علامت تانیث ایک جنس کی ہوں اسکی مثال نہیں ملتی البتہ اگر الگ

الگ جنس کی ہوں اسکی مثال موجود ہے جیسے ضَرَبْتُنَّ اور اسم میں دو علامت تانیث خواہ ایک جنس کی ہوں یا الگ الگ جنس کی ہوں دونوں کی مثالیں جیسے ضاربات کہ دراصل ضاربتات تھا اور ضُرْبَیاتٌ یہ

جمع مونث اسم تفصیل کا صیغہ ہے اور اسکا مفرد ضُربیٰ ہے تو ضربیات میں ایک الف مقصورہ جو کہ اب یا سے مبدل ہے علامت تانیث ہے اور دوسری تاء متحرکہ علامت تانیث ہے اور دونوں الگ الگ جنس سے ہیں۔

اس قانون کا ایک حکم اور تین شرطیں ہیں ایک شرط فعل کے لیے اور دو اسم کے لیے ہیں۔

حکم: دو علامت تانیث میں سے ایک علامت حذف کرنا واجب ہے۔

فعل کے لیے شرط: جب دو علامات تانیث ایک جنس کی ہو۔ احترازی مثال ضربتُ اتفاقی مثال ضربتُنَّ سے ضَرَبْنَ پڑھنا واجب ہے۔

اسم کے لیے پہلی شرط: دو علامت تانیث کی جمع ہوں احترازی مثال ضاربةٌ

دوسری شرط:۔ دونوں علامت تانیث ایک جنس کی ہوں احترازی مثال ضُرْبیات اتفاقی مثال ضَارِبتَاتٌ سے ضارباتٌ

فائدہ: علامت تانیث آٹھ ہیں جن میں سے چار فعل کے اندر پائی جاتی ہیں اور چار اسم کے اندر۔

فعل کے اندر جو پائی جاتی ہیں:

(۱) تائے ساکنہ جیسے ضربتْ (۲) نون مفتوح جیسے ضربنَ

(۳) تائے مکسورہ جیسے ضَرَبْتِ (۴) یائے ساکنہ جیسے تضربینَ۔

اور اسم کے اندر جو پائی جاتی ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) تائے متحرکہ جیسے ضَارِبةٌ (۲) الف مقصورہ جیسے حُبْلیٰ

(۳) الف ممدودہ جیسے حَمْرَاء (۴) تائے مقدرہ جیسے ارض جو کہ اصل میں ارضةٌ ہے اور اسکی دلیل یہ ہے کہ اسکی تصغیر اُرَیْضَةٌ آتی ہے۔

قانون3:

﴿اجتماع اربعہ حرکات متوالیات دریک کلمہ وحکم وے ممنوع است﴾

اس قانون کا نام ہے ضربن والا دوسرا قانون:

خلاصہ قانون:

لگا تار چار حرکتوں کا ایک کلمہ میں جمع ہونا ممنوع ہے خواہ حقیقتا ایک کلمہ ہو یا حکما ایک کلمہ ہو دونوں صورتوں میں چار حرکتوں کا ایک کلمے میں پے در پے جمع ہونا منع ہے۔

تشریح:

حقیتًا ایک کلمہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ واضع نے اسکو ایک ہی معنی کے لیے وضع کیا ہو جیسے دحرج اور حکما ایک کلمہ ہونے کا مطلب یہ ہے جو حقیقت میں دو کلمے ہوتے ہیں اور واضع نے انکو جدا جدا معنی کے لیے وضع کیا ہو لیکن شدت اتصال کی وجہ سے وہ کبھی بھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہو سکے۔

جیسے ضَرَبَنَ کہ اسمیں ضرب فعل اور نون فاعل ہے حقیقتاً دونوں جدا جدا کلمے ہیں لیکن فعل فاعل کے درمیان چونکہ شدت اتصال ہے اس لیے یہ حکماً ایک کلمہ کہلائے گا۔

اس قانون کا ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم: ایک حرکت کو گرانا واجب ہے۔

شرط(۱): چار حرکتیں ہوں احترازی مثال ضَرَبَ

شرط(۲): چاروں حرکتیں پے درپے ہوں احترازی مثال ضَرَبْتُنَ

شرط(۳): حقیقتاً یا حکماً ایک کلمہ میں ہوں احترازی مثال ضَرَبَکَ

اتفاقی مثال حقیقتاً ایک کلمہ کی جیسے دَحَرَجَ سے دَحْرَجَ اور حکما ایک کلمہ کی مثال جیسے ضَرَبَنَ سے ضَرَبْنَ پڑھنا واجب ہے۔

قانون 4:

﴿ہر واوے کہ واقع شود در آخر اسم غیر متمکن ماقبلش مضموم آن واو را خذف کنند وجوبا مگر واو ھو۔﴾

اس قانون کا نام ہے ضربتمُ انتمُ والا قانون

خلاصہ قانون: ہر واو جو واقع ہو اسم غیر متمکن کے آخر میں اور ما قبل اس کا مضموم ہو تو اس واؤ کو حذف کرنا واجب ہے

تشریح: فائدہ : اسم متمکن وہ اسم ہے جس کا آخر عوامل کے اختلاف سے مختلف ہو جیسے جاء زیدٌ ورائیت زیداً ومررت بزیدٍ۔

اسم غیر متمکن وہ ہے جس کا آخر عوامل کے اختلاف سے مختلف نہ ہو جیسے جاء ھٰولاءِ رائیت ھٰولاءِ، مررت بھٰؤلاءِ۔

اس قانون کا ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں:

حکم: واؤ کو حذف کرنا اور اسکے ما قبل کو ساکن کرنا واجب ہے۔

شرط(۱): واو ہو احترازی مثال حيٌّ

شرط(۲): آخر میں ہو احترازی مثال انزلتموہ

شرط(۳): اسم میں ہو احترازی مثال یدعو

شرط(۴): اسم غیر متمکن میں ہو احترازی مثال دلوٌ

شرط(۵): واؤ کا ما قبل مضموم ہو احترازی مثال رَمَوْا

شرط(۶): کلمہ صالح بناء سے کم نہ ہو (یعنی کلمہ میں کم از کم تین حرف ہوں) احترازی مثال ھُوَ۔

اتفاقی مثال ضَرَبْتُمُوْ سے ضَرَبْتُمْ، اَنْتُمُوْ سے اَنْتُمْ پڑھنا واجب ہے۔

قانون5:

﴿در ہر ماضی مجہول ثلاثی مجرد ورباعی مجرد ودرباب افعال وتفعیل ومفاعلہ حرف اول راضمہ وماقبل آخر راکسرہ می دہند وجوبا بشرطیکہ قبل ازاں کسرہ نباشد وباقی صیغہا مثل معلوم اند﴾

ملاحظہ: کل بائیس ابواب میں سے صرف دس ابواب کے ماضی پر چونکہ مذکورہ قانون جاری ہوسکتا ہے اور باقی ابواب کی ماضی کے لیے مصنف ؒ نے آگے جدا قوانین بیان کیے ہیں اس لیے ہم مذکورہ قوانین کی جگہ ایسا جامع قانون ذکر کرتے ہیں جو سارے ابواب کی ماضی پر جاری ہوسکتا ہے۔

قانون:

﴿در ہر ماضی مجہول حروف متحرکہ راحرکت ضمہ وماقبل آخر را کسرہ وباقی رابرحال خود می دارند وجوباً۔﴾

اس قانون کا نام ہے ماضی مجہول والا قانون:

خلاصہ ٔقانون: ماضی مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی معلوم کے تمام حروف متحرکہ کو ضمہ اور ماقبل آخر کو کسرہ اور باقی حروف کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم: حروف متحرکہ کو ضمہ دینا اور ماقبل آخر کو کسرہ دینا اور باقی حروف کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔

شرط: ماضی معلوم سے ماضی مجہول بنانے کا ارادہ ہو احترازی مثال ضَرَبَ (جبکہ ارادہ نہ ہو) اتفاقی مثال ضَرَبَ سے ضُرِبَ، دَحْرَجَ سے دُحْرِجَ اور اِکْتَسَبَ سے اُکْتُسِبَ۔

قانون6:

﴿در ہر مضارع مجہول حرف اول راضمہ وما قبل آخر رافتحہ می دہند وجوباً بشر طیکہ در مضارع معلوم ضمہ وفتحہ نباشد وباقی صیغھارابر معلوم قیاس باید کرد۔﴾

اس قانون کانام ہے مضارع مجہول والا قانون:

خلاصہ ٔقانون:

مضارع مجہول بناتے وقت پہلے حرف کو ضمہ اور ما قبل آخر کو فتحہ دیتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ مضارع معلوم میں حرف اول پر ضمہ اور ما قبل آخر پر فتحہ نہ ہو۔

تشریح: اس قانون کاایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم: پہلے حرف کو ضمہ دینا اور ما قبل آخر کو فتحہ دینا اور باقی حروف کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔

شرط: مضارع معلوم سے مضارع مجہول بنانے کاارادہ ہو احترازی مثال یضرب (جبکہ ارادہ نہ ہو) اتفاقی مثال یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ، یُدَحْرِجُ سے یُدَحْرَجُ یَکْتَسِبُ سے یُکْتَسَبُ۔

قانون7:

﴿ہر اسم فاعل ثلاثی مجرد غالبا بروزن فاعل می آید واز غیر ثلاثی مجرد بروزن فعل مضارع معلوم آن باب می آید باآوردن میم مضمومہ بجائے حرف اتین وکسرہ دادن ما قبل آخر رااگر نہ باشد وتنوین تمکن در آخرش در آرند وجوباً۔﴾

اس قانون کانام ہے اسم فاعل والا قانون:

خلاصہ ٔقانون: ثلاثی مجرد کا اسم فاعل غالباًفاعل کے وزن پر آتا ہے اور غیر ثلاثی مجرد کا اسم فاعل فعل مضارع معلوم کے وزن پر آتا ہے بشرطیکہ حروف اتین کی جگہ میم مضمومہ لے آؤاور ما قبل آخر کو کسرہ دیدو اور تنوین کو اسکے آخر میں لاؤ۔

اس قانون کے لیے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے۔

حکم ۱: اسم فاعل کو فاعل کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط ۱: باب ثلاثی مجرد کا ہو احترازی مثال دحرج اتفاقی مثال یَضْرِبُ سے ضَارِبٌ، یَنْصُرُ سے نَاصِرٌ پڑھنا واجب ہے۔

حکم ۲: اسم فاعل کو فعل مضارع معلوم کے وزن پر پڑھنا واجب ہے تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ

شرط: باب ثلاثی مجرد کا نہ ہو احترازی مثال ضَرَبَ، نَصَرَ۔ اتفاقی مثال یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ اور یُدَحْرِجُ سے مُدَحْرِجٌ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ: وہ تھوڑی سی تبدیلی یہ ہے کہ حرف مضارعت کی جگہ میم مضمومہ لانا اور ما قبلِ آخر کو کسرہ دینا اور آخر میں تنوین تمکن علامت اسمیت لانا ضروری ہے۔

قانون 8:

﴿ ہر مدہ زائدہ کہ واقع شود در مفرد مکبر بدوم جائے وقت بنا کردن جمع اقصیٰ و تصغیر آں را بواو مفتوحہ بدل کنند وجوباً۔﴾

اس قانون کا نام ہے مدہ زائدہ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر مدہ زائدہ جو مفرد مکبر میں دوسری جگہ واقع ہو، جمع اقصیٰ اور تصغیر بناتے وقت اس مدہ زائدہ کو واو مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کو سمجھنے سے پہلے، چند فائدوں کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ ۱: (مشکل الفاظ کی وضاحت):

(۱) مدہ اسے کہتے ہیں کہ حرف علت ساکن ہو اور حرکت ما قبل کی اسکے موافق ہو جیسے اُوْتِیْنَا۔

(۲) مدہ زائدہ اسے کہتے ہیں کہ فاء، عین اور لام کلمہ کے مقابلے میں نہ ہو۔

(۳) مفرد کا مطلب یہ ہے کہ تثنیہ اور جمع کا صیغہ نہ ہو۔

(۴) مکبر اسکو کہتے ہیں جسکی تصغیر بنائی جائے۔

فائدہ ۲: جمع مکسر وہ جمع ہے جس سے دوسری جمع مکسر کی بناء نہ ہو سکے۔

جمع اقصیٰ کے اوزان: فَوَاعِلُ، مَفَاعِلُ، مَفَاعِيْلُ، اَفَاعِلُ، اَفَاعِيْلُ، اِن اوزان پر جو جمع ہو گا وہ جمع اقصیٰ ہو گا۔

جمع اقصیٰ بنانے کا طریقہ: حرف اول کو فتحہ دیدو پھر دوسرا حرف اگر مدہ زائدہ ہو تو اسکو واوِ مفتوحہ کے ساتھ بدل دو اور اگر دوسرا حرف مدہ زائدہ نہ ہو تو اسکو بھی فتحہ دیدو۔ تیسری جگہ الف علامت جمع اقصیٰ کے لے آؤ۔ اسکے بعد اگر ایک حرف ہو تو وہ مشدد ہو گا۔ جیسے دَابَّةٌ سے دَوَابُّ اور اگر دو حرف ہیں تو پہلے کو کسرہ دیدو اور دوسرے کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ جیسے مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدُ اور اگر الف جمع اقصیٰ کے بعد تین حروف باقی بچتے ہیں تو پہلے کو کسرہ دیدو۔ دوسرے کو دیکھو اگر حرف علت ہے تو اسے یاء سے بدل دو اگر حرف علت نہیں ہے تو اسے حذف کر دو یا اسے چھوڑ کر تیسرے کو حذف کر دو۔

حرف علت کی مثال جیسے مِفْتَاح سے مَفَاتِيحُ، مِضْرَابٌ سے مَضَارِيْبُ۔

حرف علت نہ ہو اسکی مثال جیسے سَفَرْجَلٌ سے سَفَارِجُ، جَحْمَرِشٌ سے جَحَامِرُ۔

فائدہ ۳: تصغیر کا اصطلاحی معنی ہے لفظ میں ایسی تغیّر کرنا جو حقارت یا قلت یا شفقت یا عظمت پر دلالت کرے۔

تصغیر بنانے کا طریقہ: حرف اول کو ضمہ دیدو، دوسرے کو فتحہ دیدو، اگر مدہ زائدہ نہ ہو تیسری جگہ یائے ساکن علامت تصغیر کے لے آؤ۔ پھر اسکے بعد اگر ایک حرف بچے تو اسکو اپنے حال پر چھوڑ دو اور اگر دو یا تین حروف بچے ہیں تو جمع اقصیٰ کی طرح عمل کرو۔ جیسے رَجُلٌ سے رُجَيْلٌ، ضَارِبٌ سے ضُوَيْرِبٌ، مَضْرُوْبٌ سے مُضَيْرِيْبٌ، سَفَرْجَلٌ سے سُفَيْرِجٌ۔

اس قانون کے لیے ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں:

حکم: مدہ زائدہ کو واو مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔

شرط(۱): مدہ ہو احترازی مثال خَوْفٌ، صَیْفٌ

شرط(۲): مدہ زائدہ ہو احترازی مثال رَاسٌ، بُوْسٌ، بِیرٌ۔

شرط(۳): مدہ زائدہ مفرد میں ہو احترازی مثال ضَارِبَانِ، ضَارِبُونَ۔

شرط(۴): مدہ زائدہ مکبر میں ہو احترازی مثال ضَارَبَ، ضُوْرِبَ۔

شرط(۵): مدہ زائدہ دوسری جگہ ہو احترازی مثال ضُرْبٰی، مُصْطَفٰی۔

شرط(۶): جمع اقصیٰ اور تصغیر بنانے کا ارادہ ہو احترازی مثال ضَارِبٌ، ضَارِبَةٌ (جبکہ ارادہ نہ ہو) اتفاقی مثال الف مدہ کی جیسے ضَارِب، ضَارِبَةٌ سے ضَوَارِبُ، ضُوَیْرِبٌ، ضُوَیْرِبَةٌ۔

یاء مدہ کی مثال جیسے ضِیْرَابٌ سے ضَوَارِیْبُ، ضُوَیْرِیْبٌ۔

واو مدہ کی مثال جیسے طُوْمَارٌ سے طَوَامِیْرُ، طُوَیْمِیْرٌ۔

قانون 9:

﴿ہر اسم مفعول از ثلاثی مجرد بر وزن مفعول می آید و از غیر ثلاثی مجرد بر وزن فعل مضارع مجہول ان باب می آید باآوردن میم مضمومہ بجائے حرف اتین و تنوین تمکن در آرند وجوباً۔﴾

اس قانون کا نام ہے اسم مفعول والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر اسم مفعول ثلاثی مجرد کا مفعول کے وزن پر آتا ہے۔ ثلاثی مجرد کے علاوہ باقی ابواب کا اسم مفعول متعلقہ باب کے فعل مضارع مجہول کے وزن پر آتا ہے بشرطیکہ حروف اتین کی جگہ میم مضمومہ اور تنوین تمکن اسکے آخر میں لاتے ہیں۔

تشریح: اس قانون کے لیے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے۔

پہلا حکم: اسم مفعول کو مفعول کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط: باب ثلاثی مجرد کا ہو احترازی مثال اَکْرَمَ ،یُکْرِمُ۔

اتفاقی مثال: یُضْرَبُ سے مَضْرُوْبٌ

دوسرا حکم: اسم مفعول کو اس باب کے فعل مضارع مجہول کے وزن پر پڑھنا واجب ہے تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ (یعنی حروف اتین کی جگہ میم مضمومہ اور آخر میں تنوین تمکن لے آنا واجب ہے۔)

شرط: غیر ثلاثی مجرد کا باب ہو احتراضی مثال ضَرَبَ یَضْرِبُ

اتفاقی مثال یُکْرَمُ سے مُکْرَمٌ۔ یُدَحْرَجُ سے مُدَحْرَجٌ وغیرہ۔

قانون 10:

﴿ہر نون تنوین وقت دخول الف ولام واضافت حذف کردہ شود و نون تثنیہ وجمع در وقت اضافت حذف کردہ شود وجوباً۔﴾

اس قانون کا نام ہے اضافت والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر نون تنوین دخول الف لام اور اضافت کے وقت حذف کیا جاتا ہے اور نون تثنیہ اور جمع اضافت کے وقت حذف کیا جاتا ہے وجوباً۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور تین کامل شرطیں ہیں:

حکم: نون تنوین اور نون تثنیہ وجمع کا حذف کرنا واجب ہے۔

شرط(۱): جس کلمے کے آخر میں نون تنوین ہو اُس کے شروع میں الف لام داخل ہو جائے احترازی مثال حَمْدٌ اتفاقی مثال اَلْحَمْدُ

شرط(۲): جس کلمے کے آخر میں نون تنوین ہو اسکی اضافت دوسرے کلمے کی طرف ہو جائے احترازی مثال غلام اتفاقی مثال غلام زید۔

شرط(۳): جس کلمہ میں نون تثنیہ اور نون جمع کا ہو اسکی اضافت دوسرے کلمے کے طرف ہوجائے احترازی مثال ضاربان، ضاربون اتفاقی مثال ضاربا زید، ضاربوزید۔

قانون11:

﴿ہر نون خفیفہ راموافق حرکت ماقبل بحرف علت بدل می کنند جواز اًدر حالت وقف﴾

اس قانون کا نام ہے نون خفیفہ والا قانون:

خلاصہ ٔقانون:

نون خفیفہ کو حالت وقف میں ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کریں گے اگر ماقبل مضموم ہو تو واؤ سے اور اگر ماقبل مکسور ہو تو یاء سے اور اگر ماقبل مفتوح ہو تو الف سے تبدیل کریں گے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں:

حکم: نون خفیفہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔

شرط(۱): نون خفیفہ ہو احترازی مثال یضربان

شرط(۲): حالت وقف میں ہو احترازی مثال اِضْرِبَنِ الْقَوْمَ۔

اتفاقی مثال اِضْرِبَنْ سے اِضْرِبَا، اِضْرِبُنْ سے اِضْرِبُوْ اور اِضْرِبِنْ سے اِضْرِبِیْ پڑھنا جائز ہے۔

قانون12:

﴿ہر کلمہ کہ در آخرش نون تنوین وماقبلش مفتوح باشد در حالت وقف آن را باَلف بدل کردن کثیر است وساقط کردن قلیل است واگر ماقبلش مضموم یا مکسور باشد آن را بحرف علت بدل کردن قلیل است وساقط کردن کثیر است۔﴾

اس قانون کا نام ہے نون تنوین والا قانون:

خلاصہ ٔقانون: ہر نون تنوین جس کا ماقبل مفتوح ہو، حالت وقف میں اسکو الف سے تبدیل کرنا کثیر ہے اور گرانا قلیل ہے اور اگر اس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو اسکو حالت وقف میں حرف علت سے تبدیل کرنا قلیل اور ساقط کرنا کثیر ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے دو حکم اور ہر حکم کے لیے تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم: نون تنوین کو الف سے تبدیل کرنا کثیر اور گرانا قلیل ہے۔

شرط(۱): نون تنوین ہو احترازی مثال ضَارِبَانِ، ضَارِبُوْنَ۔

شرط(۲): ما قبل مفتوح ہو احترازی مثال عَلِیْمٌ، حَکِیْمٌ۔

شرط(۳): حالت وقف میں ہو احترازی مثال عَلِیْمَا ِۨ الَّذِیْ، حَکِیْمَا ِۨ الَّذِیْ۔

اتفاقی مثال علیمًا سے علیمَا اور حکیمًا سے حکیمَا پڑھنا کثیر اور علیمْ، حکیمْ پڑھنا قلیل ہے۔

دوسرا حکم: نون تنوین کو ما قبل کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا قلیل اور گرانا کثیر ہے۔

شرط(۱): نون تنوین ہو: احترازی مثال ضاربان، ضاربون۔

شرط(۲): ما قبل مضموم یا مکسور ہو احترازی مثال علیماً، حکیماً

شرط(۳): حالت وقف میں ہو احترازی مثال احدٌ ِۨ اللّٰہُ الصَّمَدُ۔

اتفاقی مثال عَلِیْمٌ سے علیمُوْ اور حکیمٌ سے حکیمُوْ پڑھنا قلیل اور علیمْ، حکیمْ پڑھنا کثیر ہے۔

قانون 13:

﴿ہر نون اعرابی وقت دخول جوازم و نواصب و لحوق نون ثقیلہ و خفیفہ و بناء کردن امر حاضر معلوم حذف کرہ شود وجوباً۔﴾

اس قانون کا نام ہے نون اعرابی والا قانون:

خلاصۂ قانون: نون اعرابی حروف جوازم اور نواصب کے داخل ہونے کے وقت اور نون ثقیلہ و خفیفہ کے لاحق ہونے کے وقت اور امر حاضر معلوم بنانے کے وقت حذف ہو جاتا ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور پانچ کامل شرطیں ہیں:

حکم: نون اعرابی کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط(۱): جس کلمے میں نون اعرابی ہو اس پر حرف جازم داخل ہو جائے احترازی مثال یَضْرِبَانِ، یَضْرِبُونَ۔ اتفاقی مثال لَمْ یَضْرِبَا، لَمْ یَضْرِبُوا۔

شرط(۲): جس کلمے میں نون اعرابی ہو اس پر حرف ناصب داخل ہو جائے احترازی مثال یَضْرِبَانِ یَضْرِبُونَ۔ اتفاقی مثال لَنْ یَّضْرِبَا، لَنْ یَّضْرِبُوا۔

شرط(۳): جس کلمے میں نون اعرابی ہو اُس کے آخر میں نون ثقیلہ پیوست ہو جائے احترازی مثال یَضْرِبَانِ، یَضْرِبُونَ اتفاقی مثال لَیَضْرِبَانِّ، لَیَضْرِبُنَّ۔

شرط(۴): جس کلمے میں نون اعرابی ہو اس کے آخر میں نون خفیفہ لاحق ہو۔ احترازی مثال تَضْرِبُونَ، تَضْرِبِیْنَ اتفاقی مثال اِضْرِبُنْ، اِضْرِبِنْ۔

شرط(۵): جس کلمے میں نون اعرابی ہو۔ اس کلمے سے امر حاضر معلوم بنانے کا ارادہ ہو احترازی مثال تَضْرِبَانِ، تَضْرِبُونَ اتفاقی مثال اِضْرِبَا، اِضْرِبُوْا۔

قانون 14:

﴿ہر نون ساکن وتنوین رادر حروف یمون ادغام میکنند وجوباًونون متحرک راجوازاًدر حرف یرملون بغنہ ودر لربغیر غنّہ۔﴾

اس قانون کا نام ہے یرملون والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر نون ساکن اور تنوین کو حروف یرملون میں ادغام کرنا واجب ہے اور نون متحرک کو حروف یرملون میں ادغام کرنا جائز ہے۔ حروف یَمون میں غنہ کے ساتھ اول لر میں بغیر غنہ کے پڑھیں گے۔

تشریح: اس قانون کے لیے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے تین تین شرطیں ہیں:

پہلا حکم: نون ساکن اور نون تنوین کو حروف یرملون کے جنس کر کے جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط(۱): نون ساکن اور تنوین ہو احترازی مثال اَلَّذِیْنَ یَعْملون

شرط(۲): نون ساکن و تنوین حروف یر ملون سے پہلے ہو احترازی مثال مَنْ ضَرَبَ

شرط(۳): نون ساکن کلمے کے آخر میں ہو احترازی مثال قِنْوَانٌ، صِنْوَانٌ۔

اتفاقی مثال لَنْ یَّضْرِبَ، مِنْ رَّبِّهِمْ، مِنْ مَّاءٍ، دَافِقٍ یَّخْرُجُ، غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

دوسرا حکم: نون متحرک کو حروف یر ملون میں ادغام کرنا جائز ہے۔

شرط(۱): نون متحرک ہو احترازی مثال لَنْ تَضْرِبَ۔

شرط(۲): نون متحرک حروف یر ملون سے پہلے ہو احترازی مثال اَلَّذِیْنَ ضَرَبُوْا

شرط(۳): نون متحرک کلمہ کے آخر میں ہو احترازی مثال مَنِیٍ یُّمْنٰی۔

اتفاقی شرط: اَلَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ سے اَلَّذِیَّعْلَمُوْنَ۔ اَلَّذِیْنَ رَجَعُوْا سے اَلَّذِرَّجَعُوْا۔

قانون 15:

﴿ ہر نون ساکن و تنوین کہ واقع شود قبل از باء مطلقا آں را بمیم بدل می کنند و جوباو قبل از حروف حلقی ظاہر خواندہ می شوند و جوباو قبل از الف نمی آیند و در باقی حروف اخفاء کردہ آید۔﴾

اس قانون کا نام ہے ینبغی والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر نون ساکن اور تنوین جب باء سے پہلے واقع ہو تو اسکو میم سے بدلنا واجب ہے اور اگر نون ساکن و تنوین حروف حلقی سے پہلے واقع ہو تو اظہار کرنا واجب ہے اور نون ساکن و تنوین الف سے پہلے نہیں آتے اور باقی حروف میں اخفاء کیا جاتا ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے تین حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے۔

پہلا حکم: نون ساکن اور تنوین کے بعد حرف باء ہو احترازی مثال مِنْ رَّبِّهِمْ اتفاقی مثال یَنْبَغِیْ، مِنْ بَعْدُ۔

دوسرا حکم: نون ساکن اور تنوین کو اخفاء کر کے پڑھنا واجب ہے۔

شرط: نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف اخفاء میں سے ایک حرف ہو احترازی مثال مِنْ غَاسِقٍ۔

اتفاقی مثال: مِنْ شَرٍّ، رَجُلٌ کَرِیْمٌ۔

فائدہ: حروف حلقی چھ ہیں۔ جو اس شعر میں ذکر ہیں۔

حروف حلقی شش بود اے نور عین

ہمزہ، ھاو، حاو، خاو، عین و غین

فائدہ: کل حروف تہجی ۲۹ ہیں۔ ان کے پڑھنے کے لیے مصنف نے دو قوانین ذکر کیے ہیں۔ چھ حروف (یرملون) کا تذکرہ گذشتہ قانون میں کیا گیا اور باقی ۲۳ حروف کے پڑھنے کے لیے یہ قانون ذکر کیا۔

فائدہ: قانون میں لفظِ مطلقاً ذکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نون ساکن خواہ ایک کلمے میں ہو یا جدا جدا کلموں میں ہو۔

قانون 16:

﴿ہر امر حاضر معلوم را از فعل مضارع مخاطب معلوم بایں طور بنا میکنند کہ اگر بعد از حذف کردن حرف مضارعت مابعدش ساکن ماند، ہمزہ وصلی مضموم دراولش درآوردند وجوبا بشرطیکہ مضارع نیز مضموم العین باشد، وگرنہ مکسور واگر ما بعدش متحرک ماند امر ہموں شد بوقف آخر۔﴾

اس قانون کا نام ہے امر حاضر معلوم والا قانون:

خلاصۂ قانون: مضارع مخاطب معلوم سے امر حاضر معلوم بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد فاء کلمہ کو دیکھیں گے کہ ساکن ہے تو عین کلمہ کو دیکھیں گے اگر عین کلمہ مضموم ہے تو ابتداء میں امر کا ہمزہ وصلی مضموم لائیں گے جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ اور اگر عین کلمہ مضموم نہیں تو پھر امر کا ہمزہ مکسور لائیں گے اور دونوں صورتوں میں آخر میں وقف

کریں گے اور اگر آخر میں حرف علت ہو تو اس کو بھی گرائیں گے جیسے تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ اور تَعْلَمُ سے اِعْلَمْ اور تَقِيْ سے قِ اور اگر فاء کلمہ متحرک ہے تو پھر صرف آخر میں وقف کریں گے جیسے تُصَرِّفُ سے صَرِّفْ اور تُدَحْرِجُ سے دَحْرِجْ۔

تشریح: اس قانون کے لیے تین حکم ہیں پہلے دو حکموں کے لیے دو دو شرطیں ہیں تیسرے حکم کے لیے ایک شرط ہے۔

پہلا حکم: علامت مضارع کو حذف کر کے شروع میں ہمزہ وصلی مضموم لانا آخر میں وقف کرنا واجب ہے۔

شرط(۱): حرف مضارعت کے بعد والا حرف ساکن ہو احترازی مثال تُصَرِّفُ

شرط(۲): مضارع کا عین کلمہ مضموم ہو احترازی مثال تَضْرِبُ۔

اتفاقی مثال تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ۔

دوسرا حکم: علامت مضارعت حذف کرنے کے بعد شروع میں ہمزہ وصلی مکسور لانا اور آخر میں وقف کرنا واجب ہے۔

شرط(۱): حرف مضارعت کے بعد والا حرف ساکن ہو احترازی مثال تَعِدُ

شرط(۲): مضارع کا عین کلمہ مضموم نہ ہو احترازی مثال تَنْصُرُ

اتفاقی مثال تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ، تَمْنَعُ سے اِمْنَعْ۔

تیسرا حکم: حرف مضارعت کو حذف کر کے آخر میں وقف کرنا واجب ہے۔

شرط(۱): حرف مضارعت کے بعد والا متحرک ہو احترازی مثال تَضْرِبُ۔

اتفاقی مثال تَعِدُ سے عِدْ، تُصَرِّفُ سے صَرِّفْ۔

فائدہ: امر حاضر معلوم مضارع مخاطب معلوم کے چھ صیغوں سے بنتا ہے اور امر غائب معلوم مضارع غائب معلوم کے چھ اور متکلم کے دو صیغے متکلم کے صیغوں سے بنتا ہے اس طرح امر غائب مجہول مضارع مجہول کے چھ غائب اور دو متکلم کے صیغوں سے بنتا ہے۔

چونکہ مضارع میں بھی دو زمانے پائے جاتے ہیں اور امر میں بھی تو اس اشتراک فی الزمان کی وجہ سے امر مضارع سے بنتا ہے۔ پھر چونکہ مضارع اور امر میں معنوی اختلاف تھا اس لیے علامت مضارع کو حذف کر دیا جاتا ہے تاکہ اختلاف لفظی، اختلاف معنوی پر دلالت کرے اور شروع میں ہمزہ وصلی اس لیے لاتے ہیں تاکہ ابتداء بالساکن لازم نہ آئے اور آخر میں وقف اس لیے کرتے ہیں کہ امر حاضر معلوم مبنی ہے اور بناء میں اصل سکون ہے۔

قانون 17:

﴿چوں نون تاکید ثقیلہ با نون ضمیری متصل شود الف فاصلہ میاں ایشاں درآرند وجوباً۔﴾

اس قانون کا نام ہے اِضْرِبْنَانِّ یا الف فاصل والا قانون:

خلاصہ قانون: جب نون تاکید ثقیلہ نون ضمیری کے ساتھ مل جائے تو ان کے درمیان الف فاصل لانا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم: نون تاکید اور نون ضمیری کے درمیان الف فاصل لانا واجب ہے۔

شرط: نون تاکید اور نون ضمیری متصل ہوں احترازی مثال لَیَکُوْنَنَّ یہاں نون تاکید، نون اصلی کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

اتفاقی مثال اِضْرِبْنَنَّ سے اِضْرِبْنَانِّ۔

فائدہ: نون کی تین قسمیں ہیں: (۱) نون اعرابی (۲) نون اصلی (۳) نون ضمیری۔

نون ضمیری وہ نون ہے جو ضمیرِ فاعل بنے باقی وضاحت مقدمہ میں مذکور ہے۔

قانون18:

﴿ظرف صحیح و مہموز واجوف کہ مضارع او بروزن **یَفْعِلُ** ومثال مطلقا بروزن **مَفْعِلٌ** فی آید وظرف صحیح و مہموز واجوف کہ مضارع او از غیر **یَفْعِلُ** وناقص ولفیف ومضاعف مطلقا بروزن **مَفْعَلٌ** فی آید وما سوائے ایشاں شاذ است واز غیر ثلاثی مجرد بروزن اسم مفعول آن باب می آید وجوبًا۔﴾

اس قانون کا نام ہے ظرف والا قانون:

خلاصہ قانون:

(۱) صحیح، مہموز اور اجوف ان کے بابوں کی ظرف ہمیشہ فعل مضارع کے عین کلمہ کے تابع ہو گی۔ اگر عین کلمہ مکسور ہو گا تو ظرف **مَفْعِلٌ** کے وزن پر آئے گی جیسے **یَضْرِبُ** سے **مَضْرِبٌ** اور اگر عین کلمہ مفتوح یا مضموم ہوا تو پھر ظرف **مَفْعَلٌ** کے وزن پر آئے گی جیسے **یَعْلَمُ** سے **مَعْلَمٌ** اور **یَنْصُرُ** سے **مَنْصَرٌ**۔

(۲) مثال کی ظرف مطلقا **مَفْعِلٌ** کے وزن پر آتی ہے، مطلقا کا مطلب یہ ہے کہ مضارع کا عین کلمہ مکسور ہو یا نہ ہو جیسے **وَعَدَ یَعِدُ** سے **مَوْعِدٌ** اور **وَضَعَ یَضَعُ** سے **مَوْضِعٌ** اور **وَسُمَ یَوْسُمُ** سے **مَوْسِمٌ**۔

(۳) ناقص، لفیف اور مضاعف کے بابوں کی ظرف مطلقا **مَفْعَلٌ** کے وزن پر آتی ہے، مطلقا کا مطلب یہ ہے ناقص واوی ہو یا یائی، لفیف مقرون ہو یا مفروق، مضاعف ثلاثی ہو یا رباعی۔ انکے مضارع معلوم کا عین کلمہ مکسور ہو یا نہ ہو۔

ناقص واوی کی مثال جیسے **دَعَا یَدْعُوْ** سے **مَدْعًی**۔

ناقص یائی کی مثال جیسے **رَضِیَ یَرْضٰی** سے **مَرْضًی**۔

لفیف مقرون کی مثال جیسے **طَوٰی یَطْوِیْ** سے **مَطْوًی**۔

لفیف مفروق کی مثال جیسے **وَقٰی یَقِیْ** سے **مَوْقًی**۔

مضاعف کی مثال جیسے مَدَّ یَمُدُّ سے مَمَدَّۃٌ۔

(۴) ثلاثی مجرد کے علاوہ ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کے ابواب کی ظرف اسی باب کے اسم مفعول کے وزن پر آتی ہے۔

ثلاثی مزید فیہ کی مثال جیسے یُضَارِبُ سے مُضَارَبٌ۔

رباعی مجرد کی مثال جیسے یُدَحْرِجُ سے مُدَحْرَجٌ۔

رباعی مزید فیہ کی مثال جیسے یَتَدَحْرَجُ سے مُتَدَحْرَجٌ۔

(۵) سَجَدَ یَسْجُدُ، شَرَقَ یَشْرُقُ اور غَرَبَ یَغْرُبُ سے ظرف خلاف قانون شاذ طور پر مَفْعِلٌ کی وزن پر (مَسْجِدٌ، مَشْرِقٌ، مَغْرِبٌ) آتی ہے، شاذ کا مطلب یہ ہے کہ جو قانون کے مخالف ہو۔

تشریح: اس قانون کے لیے تین حکم ہیں، پہلے دو حکموں کے لیے دو دو شرطیں ہیں اور تیسرے حکم کے لیے ایک شرط ہے۔

پہلا حکم: اسم ظرف کو مَفْعِلٌ (مکسور العین) کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط(۱): ہفت اقسام میں صحیح، مہموز اور اجوف کا مضارع یَفْعِلُ کے وزن پر ہو احترازی مثال نَصَرَ یَنْصُرُ، اتفاقی مثال صحیح کی ضَرَبَ یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ۔ مہموز کی أَذَرَ یَأْذِرُ سے مَأْذِرٌ اور اجوب کی طَاحَ یَطِیْحُ سے مَطِیْحٌ۔

شرط(۲): ہفت اقسام میں باب مثال کا ہو، احترازی مثال ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

اتفاقی مثال وَعَدَ یَعِدُ سے مَوْعِدٌ، یَسَرَ یَیْسِرُ سے مَیْسِرٌ۔

دوسرا حکم: اسم ظرف کو مَفْعَلٌ (مفتوح العین) کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط(۱): ہفت اقسام میں صحیح، مہموز اور اجوف کا مضارع یَفْعِلُ کے وزن پر نہ ہو احترازی مثال ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

اتفاقی مثال صحیح کی نَصَرَ، یَنْصُرُ سے مَنْصَرٌ، مہموز کی أَمَرَ یَأْمُرُ سے مَأْمَرٌ اور

اجوف کی قَالَ یَقُوْلُ سے مَقُوْلٌ۔

شرط(۲): ہفت اقسام میں ناقص، یالفیف یا مضاعف کا باب ہو احترازی مثال نَصَرَ یَنْصُرُ۔

اتفاقی مثال ناقص کی دَعَا یَدْعُوْ سے مَدْعًی۔

لفیف کی وَقٰی یَقِیْ سے مَوْقًی۔

مضاعف کی مَدَّ یَمُدُّ سے مَمَدٌّ۔

تیسرا حکم: اسم ظرف کو اسی باب کے اسم مفعول کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط: ثلاثی مجرد کا باب نہ ہو احترازی مثال ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

اتفاقی مثال ثلاثی مزید فیہ کی اَکْرَمَ یُکْرِمُ سے مُکْرَمٌ، ضَارَبَ یُضَارِبُ سے مُضَارَبٌ رباعی مجرد کی دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ سے مُدَحْرَجٌ۔

رباعی مزید فیہ کے تَدَحْرَجَ یَتَدَحْرَجُ سے مُتَدَحْرَجٌ۔

فائدہ: یہ جو کہا گیا کہ مضاعف کی ظرف مطلقاً مَفْعَلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ یہ بات ذرا کمزور ہے کیونکہ قرآن کریم میں مضاعف کا ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آیا ہے جیسے حتی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ لہذا اصل قاعدہ مضاعف کے بارے میں وہی ہے کہ مضاعف کا مضارع اگر مضموم العین یا مفتوح العین ہو تو ظرف واقعی مَفْعَلٌ کے وزن پر آئے گی اور اگر مکسور العین ہو تو اس کی ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے گی۔ جیسے حَلَّ یَحُلُّ جب باب نصر سے ہو تو ظرف مَحَلٌّ اور جب باب ضرب سے ہو تو ظرف مَحِلٌّ آتی ہے۔

قانون 19:

﴿ہر الف کہ حرکت ما قبلش مخالف شود آن را بوفق حرکت ما قبل بحرف علت بدل کنندہ۔﴾

اس قانون کا نام ہے مضاریب والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر الف کہ ما قبل کی حرکت اس کے مخالف ہو تو اس کو ما قبل کی حرکت کے

موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم: الف کو حرف علت سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط: ما قبل الف کی حرکت اس کے مخالف ہو احترازی مثال قَالَ، بَاعَ۔

اتفاقی مثال ضَارَبَ سے جب ماضی مجہول بنائیں گے تو حرف اول کو ضمہ دیں گے، الف کے ما قبل کی حرکت اس کی مخالف ہو گئی تو الف کو واؤ سے تبدیل کریں گے تو ضارب سے ضُوْرِبَ ہو جائے گا۔

مِضْرَابٌ سے جب جمع اقصیٰ بنائیں گے تو پہلے دونوں حرفوں کو فتح دیں گے، تیسری جگہ الف علامت جمع اقصیٰ کی لائیں گے۔ الف کے بعد جو حرف ہے اس کو کسرہ دیں گے پھر اس کے بعد مِضْرَابٌ میں جو الف آتا ہے اس کے ما قبل کی حرکت اس کے مخالف ہو گئی تو الف کو ما قبل کی حرکت کے موافق یا سے تبدیل کر دیا تو مِضْرَابٌ سے مَضَارِیْبُ ہو گیا۔

قانون 20:

﴿ہر الف مقصورہ سیوم جا بدل از واؤ یا اصلی کہ امالہ کردہ نہ شود، وقت بناء کردن تثنیہ وجمع مؤنث سالم آن را بواو مفتوحہ بدل کنند و جوباً و غیر ش را بیا و ممدودہ اصلی را ثابت دارند و تانیثے را بواو بدل کنند وجوباً و در غیر ایشاں ہر دو جہ خواندن جائز است۔﴾

اس قانون کا نام ہے الف مقصورہ والف ممدودہ والا قانون:

اس قانون کو سمجھنے سے پہلے چند فوائد کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ نمبر ا: وہ الف جو اسم کے آخر میں آتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔

(ا) الف مقصورہ (۲) الف ممدودہ

الف مقصورہ وہ الف ہے جس کے بعد ہمزہ نہ ہو جیسے عَصَا، حُبْلیٰ

الف ممدودہ وہ الف ہے جس کے بعد ہمزہ ہو جیسے حمراء، قرّاء۔

الف مقصورہ کی سات قسمیں ہیں:

۱۔ وہ الف مقصورہ کہ جس میں امالہ کیا جا سکے جیسے اِلیٰ۔

۲۔ وہ الف مقصورہ کہ جس میں امالہ نہ کیا جا سکے جیسے متیٰ۔

۳۔ وہ الف مقصورہ جو واؤ سے تبدیل شدہ ہو جیسے عَصَا۔

۴۔ وہ الف مقصورہ جو تانیث کے لیے زیادہ کیا گیا ہو جیسے حُبْلیٰ۔

۵۔ وہ الف مقصورہ جو الحاق کے لیے ہو جیسے ارطیٰ۔

۶۔ وہ الف مقصورہ جو یا سے تبدیل شدہ ہو جیسے رحیٰ۔

۷۔ وہ الف جو چوتھی یا پانچویں یا چھٹی جگہ ہو جیسے موسیٰ، مصطفیٰ، مستدعیٰ۔

الف ممدودہ کی پانچ قسمیں ہیں:

۱۔ الف ممدودہ اصلی کہ جس میں امالہ نہ کیا جا سکے جیسے قرّاء۔

۲۔ الف ممدودہ جو تانیث کے لیے ہو جیسے حمراء۔

۳۔ الف ممدودہ جو یا سے تبدیل شدہ ہو جیسے رداء۔

۴۔ وہ الف ممدودہ جو واؤ سے تبدیل شدہ ہو جیسے کساء۔

۵۔ وہ الف ممدودہ جو الحاق کے لیے زیادہ کیا گیا ہو جیسے عِلباء۔

فائدہ ۲: اصطلاحات مستعملہ

(۱) امالہ کا لغوی معنیٰ جھکا دینا اور اصطلاحی معنیٰ ہے الف کو یا کی بُو دیکر پڑھنا اور ما قبل کے فتحہ کو کسرہ کی طرف جھکا کر پڑھنا۔

امالہ چھ کلموں میں ہوتا ہے جبکہ نام ہوں، تین اسم میں اور تین حرف میں۔

تین اسم میں (۱) متیٰ (۲) انّٰی (۳) ذا۔

تین حرف میں (۱) لا (۲) بلیٰ (۳) یا۔

(۲) **الحاق:** اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک کلمہ تھوڑے حروف والا ہے تو اپنی طرف سے

کوئی حرف بڑھا کر زیادہ حرفوں والا کلمہ بنایا جائے تا کہ کسی بڑے کلمے کے ہم وزن بن سکے۔ جو کلمہ ہم وزن کیا جاتا ہے اُس ملحق اور جس کے ہم وزن کیا جاتا ہے اسے ملحق بہ کہتے ہیں۔

(۳) الف اصلی وہ الف ہے جو فاء، عین اور لام کلمہ کے مقابلے میں ہو یا الف اصلی وہ الف ہے جو کسی حرف سے بدلا ہوا نہ ہو۔

اور الف زائدہ وہ الف ہے جو فاء، عین اور لام کلمہ کے مقابلے میں نہ ہو یا الف زائدہ وہ الف ہے جو کسی حرف سے بدلا ہوا ہو۔

خلاصہ قانون: ہر الف مقصورہ جو تیسری جگہ ہو اور بدل از واؤ ہو تو تثنیہ اور جمع مؤنث سالم کا صیغہ بناتے وقت ایسے الف کو واو مفتوحہ سے بدل دینا واجب ہے۔ اسی طرح ہر وہ الف مقصورہ جو تیسری جگہ ہو اور اصلی ہو (یعنی کسی سے بدلہ ہوا نہ ہو) اور اس میں امالہ نہ کیا گیا ہو تو تثنیہ اور جمع مؤنث سالم کا صیغہ بناتے وقت اس الف کو بھی واؤ مفتوحہ سے بدل دینا واجب ہے۔

الف بدل از واو کی مثال عَصَا سے عَصَوانَ عَصَواتٌ۔

الف اصلی غیر مبدل کی مثال اِلیٰ سے اِلْوَانَ اِلْوَاتٌ۔

الف مقصورہ کی مذکورہ اِن دو قسموں کے علاوہ باقی پانچ قسموں کو تثنیہ اور جمع بناتے وقت یا سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

امثلہ: مَتیٰ سے مَتَیَانَ مَتَیَاتٌ، رَمْی، سے رَمَیَانَ رَمَیَاتٌ، حُبْلیٰ سے حُبْلَیَانِ حُبْلَیَاتٌ ، اَرْطیٰ سے اَرْطَیَانٌ اَرْطَیَاتٌ، مُوْسیٰ سے مُوْسَیَانِ مُوْسَیَاتٌ، مُصْطَفیٰ سے مُصْطَفَیَانِ مُصْطَفَیَاتٌ اور مُسْتَدْعیٰ سے مُسْتَدْعَیَانِ، مُسْتَدْعَیَاتٌ۔

اور ہر وہ الف ممدودہ جو اصلی ہو تثنیہ اور جمع سالم بناتے وقت اس کو باقی رکھنا ضروری ہے جیسے قُرّاءٌ سے قُرّاءٰانِ قُرّاءٰاتٌ۔

اور وہ الف ممدودہ جو تانیث کے لیے ہو اس کو واؤ سے تبدیل کرنا ضروری ہے ،

جیسے حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ حَمْرَاوَاتٌ اور مذکورہ دو قسموں کے علاوہ باقی تین صورتوں میں الف ممدودہ کو باقی رکھنا اور واؤ سے تبدیل کرنا دونوں وجہے جائز ہے جیسے رَخَاءَانِ یا رَخَاوَانِ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

اس قانون کے لیے پانچ حکم ہیں: دو حکم الف مقصورہ کے لیے تین حکم الف ممدودہ کے لیے پہلے حکم کے لیے شرطوں کی دو جماعتیں ہیں:

پہلا حکم: الف مقصورہ کو تثنیہ اور جمع مونث سالم بنانے کے وقت واو مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے پہلی جماعت کی دو شرطیں۔

شرط(۱): الف مقصورہ تیسری جگہ پر ہو احترازی مثال مُسْتَدْعیٰ۔

شرط(۲): الف مقصورہ واو سے بدلا ہوا ہو احترازی مثال هُدًی۔

انفاقی مثال عَصًا سے عَصَوَانِ ، عَصَوَاتٌ۔

دوسری جماعت کی دو شرطیں:

شرط(۱): الف مقصورہ اصلی ہو احترازی مثال عَصاً۔

شرط(۲): الف مقصورہ ایسا ہو کہ جس میں امالہ نہ ہو سکے احترازی مثال بَلیٰ۔

انفاقی مثال: اِلیٰ سے اِلَوَانِ، اِلَوَاتٌ۔

دوسرا حکم: الف مقصورہ کو تثنیہ اور جمع مؤنث سالم بنانے کے وقت یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط: الف مقصورہ کے پہلے حکم کی شرطوں میں سے کوئی شرط اس میں نہ پائی جائے۔

احترازی مثال عصا۔ اِلیٰ انفاقی مثال ضُرْبیٰ سے ضُرْبَیَانِ، ضُرْبَیَاتٌ۔

تیسرا حکم: الف ممدودہ اصلی کو ثابت رکھنا واجب ہے۔

شرط: الف ممدودہ اصلی ہو احترازی مثال حمراء، انفاقی مثال قُرَّاءٌ سے قُرَّاءَانِ ، قُرَّاءَاتٌ۔

چوتھا حکم: الف ممدودہ کو واؤ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط: الف ممدودہ تانیثی ہو احترازی مثال قُرَّاءٌ۔

اتفاقی مثال حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ ، حَمْرَاوَاتٌ۔

پانچواں حکم: الف ممدودہ کو باقی رکھنا اور واؤ سے تبدیل کرنا دونوں وجہیں پڑھنا جائز ہے۔

شرط: الف ممدودہ نہ اصلی ہو، نہ تانیثی ہو احترازی مثال حَمْرَاءُ ، قُرَّاءُ۔

اتفاقی مثال کِسَاءٌ سے کِسَاءَانِ ، کِسَاوَان اور کِسَاءاتٌ ، کِسَاوَاتٌ۔

قانون 21:

﴿ ہر کلمہ حلقی العین کہ بروزن فَعِلَ باشد سوائے اصل دراں سہ وجہ خواندن جائز اند چنانچہ در شَهِدَ، شَهْدَ، شِهْدَ، شِهِدَ ودر فَخِذٌ ، فَخْذٌ ، فِخْذٌ ، فِخِذٌ، خواندن جائز است واگر حلقی العین نباشد در فعل سوائے اصل یک وجہ ودر اسم سوائے اصل دو وجہ خواندن جائز است چنانچہ در عَلِمَ ، عَلْمَ ودر کَتِفٌ، کَتْفٌ، کِتْفٌ خواندن جائز است۔ ودر وزن فَعُلٌ فَعْلٌ و فِعِلٌ فِعْلٌ و فُعُلٌ فُعْلٌ و فُعُلٌ فُعْلٌ خواندن جائز است ﴾

اس قانون کا نام ہے شھد والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر کلمہ حلقی العین کا جو فَعِلَ کے وزن پر ہو تو سوائے اصلی وزن کے اس کو تین وجہ پڑھنا جائز ہے اور اگر کلمہ حلقی العین نہ ہو تو فعل میں اصل کے علاوہ ایک وجہ پڑھنا جائز ہے اور اسم میں اصل کے علاوہ دو وجہیں پڑھنا جائز ہیں اور چار اوزانوں کے ثقل کو دور کرنے کے لیے اصل وزن کے علاوہ ایک وجہ پڑھنا جائز ہے۔

تشریح: اس قانون کے لئے تین حکم ہیں۔ پہلے دو حکموں کے لیے دو دو شرطیں ہیں تیسرے حکم کے لیے ایک شرط ہے۔

پہلا حکم: سوائے اصلی وزن کے تین وجہ پڑھنا جائز ہے۔

شرط(۱): وہ کلمہ حلقی العین ہو احترازی مثال: عَلِمَ
شرط(۲): فَعِلَ کے وزن پر ہو احترازی مثال سَئِلَ۔
اتفاقی مثال شَهِدَ سے شَهْدَ، شِهْدَ، شِهِدَ اور فَخِذٌ سے فَخْذٌ، فِخْذٌ، فِخِذٌ۔
دوسرا حکم: فعل میں اصلی وزن کے علاوہ ایک وجہ اور اسم میں اصلی وزن کے علاوہ دو وجہ پڑھنا جائز ہے۔
شرط(۱): کلمہ حلقی العین نہ ہو احترازی مثال جیسے شَهِدَ۔
شرط(۲): فَعِلَ کی صورت ہو حقیقتاً یا حکماً ہو احترازی مثال جیسے ضَرَبَ
اتفاقی مثال (حقیقتاً فَعِلَ کی) عَلِمَ سے عَلْمَ (حکماً فَعِلَ کی) یَکْتَسِبُ سے یَکْتَسْبُ
اسم کی حقیقتاً مثال کَتِفٌ سے کَتْفٌ، کِتْفٌ۔
(حکماً مثال) مُکْتَسِبٌ سے مُکْتَسْبٌ، مُکْتِسْبٌ۔
تیسرا حکم: سوائے اصلی وزن کے ایک وجہ پڑھنا جائز ہے۔
شرط: مذکورہ چار اوزانوں میں سے کوئی ایک وزن ہوگا احترازی مثال فَخِذٌ۔
اتفاقی مثال:
۱۔ فَعُلٌ سے فَعْلٌ جیسے عَضُدٌ سے عَضْدٌ۔
۲۔ فِعِلٌ سے فِعْلٌ جیسے اِبِلٌ سے اِبْلٌ
۳۔ فُعُلٌ سے فُعْلٌ جیسے عُنُقٌ سے عُنْقٌ
۴۔ فُعْلٌ سے فُعُلٌ جیسے قُفْلٌ سے قُفُلٌ
فائدہ: فَعِلَ حقیقی وہ کلمہ ہوتا ہے کہ جس میں تین حروف ہوں اور فَعِلَ کے وزن پر ہوں جیسے شَهِدَ اور فَعِلَ حکمی وہ کلمہ ہے جس کے بعض حروف کے اعتبار سے فَعِلَ کی شکل حاصل ہو جیسے یَشْتَهِرُ، یَکْتَسِبُ، وَهِیَ۔

قانون22:

﴿ہر باب کہ ماضی او مکسور العین و مضارع او مفتوح العین یا در اول ماضی او ہمزہ وصلی یا تاء زائدہ مطردہ باشد در مضارع معلوم اور غیر اھل حجاز حروف اتین را بغیر یاء حرکت کسرہ فی دھند جوازا و در مضارع معلوم ابٰی یأْبیٰ یائے را نیز۔﴾

اس قانون کا نام ہے اِعْلَمُ ، تِعْلَمُ ، نِعْلَمُ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر وہ باب جسکی ماضی مکسور العین ہو اور مضارع مفتوح العین ہو یا اس کی ماضی کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو یا تائے زائدہ مطردہ ہو اس کے مضارع معلوم میں غیر اہل حجاز کے نزدیک یاء کے علاوہ حروف اتین کو کسرہ دینا جائز ہے اور اَبیٰ یأْبیٰ کے مضارع معلوم میں یاء کو بھی۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور تین کامل شرطیں ہیں:

حکم: مضارع معلوم میں حروف اتین کو سوائے یاء کے حرکت کسرہ کی دینا جائز ہے۔

شرط(۱): باب ایسا ہو جس کی ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین ہو احترازی مثال جیسے ضَرَبَ، یَضْرِبُ، اتفاقی مثال جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ میں تَعْلَمُ، اَعْلَمُ، نَعْلَمُ، سے تِعْلَمُ، اِعْلَمُ، نِعْلَمُ۔

شرط(۲): باب ایسا ہو جس کی ماضی کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو احترازی مثال اَکْرَمَ اتفاقی مثال جیسے اِکْتَسَبَ یَکْتَسِبُ میں تَکْتَسِبُ ، اَکْتَسِبُ، نَکْتَسِبُ سے تِکْتَسِبُ ، اِکْتَسِبُ ، نِکْتَسِبُ۔

شرط(۳): باب ایسا ہو جس کے شروع میں تائے زائدہ مطردہ ہو احترازی مثال ضَارَبَ یُضَارِبُ اتفاقی مثال جیسے تَصَرَّفَ یَتَصَرَّفُ میں تَتَصَرَّفُ، اَتَصَرَّفُ، نَتَصَرَّفُ سے تِتَصَرَّفُ، اِتَصَرَّفُ ، نِتَصَرَّفُ۔

فائدہ(۱): تائے زائدہ مطردہ کا مطلب ہے کہ جو تاء قیاساً ابتداء میں لائی جائے وہ تائے زائدہ مطردہ کہلاتی ہے۔

فائدہ(۲): اَبیٰ یَأْبیٰ میں یاء کو بھی شذوذاً حرکت کسرہ دینا جائز ہے۔

فائدہ(۳): اھل حجاز کے نزدیک اس وقت کسرہ دیں گے جب اس کے ماضی چہار حرفی ہو، علی الاطلاق جائز نہیں۔

قانون 23:

﴿ہر حرف علت کہ واقع شود بعد از الف مفاعل آن رابہ ہمزہ بدل کنند وجوبا زائدہ رامطلقا واصلی رابشرط تقدم حرف علت بر الف مفاعل۔﴾

اس قانون کا نام ہے شرائف والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر حرف علت جو واقع ہو الف مفاعل کے بعد اس کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔ زائدہ کو مطلقا اور اصلی کو اس شرط پر کہ الف مفاعل پر حرف علت مقدم ہو۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم ہے پھر حرف علت زائدہ کے لیے دو شرطیں ہیں اور اصلی کے لیے تین شرطیں ہیں۔

حکم: حرف علت کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔

شرط(۱): حرف علت الف کے بعد ہو احترازی مثال قَوْلٌ، بَیْعٌ۔

شرط(۲): الف مفاعل کے بعد ہو احترازی مثال قَاوَلَ بَایَعَ

اتفاقی مثال شَرَایِفُ سے شَرَائِفُ، عَجَاوِزُ سے عَجَائِزُ

حرف علت اصلی کے لیے پہلی دو شرطیں وہی ہیں اور

شرط(۳): الف مفاعل سے پہلے بھی حرف علت ہو احترازی مثال مَقَاوِلُ، مَبَایِعُ

اتفاقی مثال قَوَاوِلُ سے قَوَائِلُ اور بَوَایِعُ سے بَوَائِعُ۔

فائدہ: الف مفاعل کا مطلب یہ ہے کہ جمع اقصیٰ بناتے وقت تیسری جگہ پر جو الف جمع کا لایا جاتا ہے اسی کا دوسرا نام الف مفاعل ہے اور یہاں مفاعل کا وزن صوری مراد ہے نہ کہ وزن صرفی لہذا قواوِل بھی بروزن مفاعل ہے۔

فائدہ: جَدَاوِلُ بھی بروزن مفاعل ہے پھر بھی اس میں قانون جاری نہیں ہوتا کیونکہ جَدَاوِلُ میں واو اصلی ہے اور قانون کے اندر یہ تھا کہ حرف علت زائد ہو گا۔

قوانین ثلاثی مزید فیہ

قانون 24:

﴿ہر ہمزہ زائدہ کہ واقع شود دراول کلمہ وصلی باشد یا قطعی، حکم وصلی ایں کہ در درج کلام و بمتحرک شدن ما بعد بیفتد و حکم قطعی عکس ایں است و ہمزہ قطعی نہ قسم است ہمزہ باب افعال و واحد متکلم و اسم تفضیل و جمع و اعلام و بنا و فعل تعجب و نداء و استفہام وما سوائے ایشاں وصلی اند۔﴾

اس قانون کا نام ہے ہمزہ وصلی و قطعی والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر ہمزہ زائدہ جو شروع کلمہ میں واقع ہو وہ وصلی ہو گا یا قطعی، ہمزہ وصلی کا حکم یہ ہے کہ درمیان کلام میں اور ما بعد کے متحرک ہونے سے گر جاتا ہے اور ہمزہ قطعی کا حکم اس کے اُلٹ ہے اور ہمزہ قطعی نو قسم پر ہے:

(۱) باب افعال کا ہمزہ جیسے اَکْرَمَ (۲) ہمزہ واحد متکلم جیسے اَضْرِبُ

(۳) ہمزہ اسم تفضیل جیسے اَضْرَبُ (۴) ہمزہ جمع مکسر جیسے اَضْرَابٌ

(۵) ہمزہ اعلام جیسے ابراھیم (۶) ہمزہ بنا (یعنی وہ کلمہ مبنی ہو) جیسے اَنْتَ، اِنَّ وغیرہ

(۷) ہمزہ فعل تعجب جیسے مَا اَضْرَبَهٗ (۸) ہمزہ استفہام جیسے اَعَبْدُ اللّٰہِ، ءَاَنْذَرْتَهُمْ

(۹) ہمزہ نداء جیسے اَعَبْدَ اللّٰہَ۔

تشریح: اس قانون کے لیے دو حکم ہیں پہلے حکم کے لیے دو شرطیں اور دوسرے حکم کے لیے

ایک شرط ہے۔

پہلا حکم: ہمزہ وصلی کو گرادیناواجب ہے۔

شرط(۱): ہمزہ وصلی درمیان کلام میں آجائے احترازی مثال اِضْرِبْ۔ اتفاقی مثال فَاضْرِبْ۔

شرط(۲): ہمزہ وصلی کے مابعد والا حرف متحرک ہو جائے احترازی مثال اِضْرِبْ اتفاقی مثال اِسْئَلْ سے سَلْ۔

دوسرا حکم: ہمزہ قطعی کو ثابت رکھناواجب ہے۔

شرط: ہمزہ قطعی ہو احترازی مثال اِضْرِبْ اتفاقی مثال اَکْرَمَ۔

قانون25:

﴿ہر باب کہ ماضی اور چہار حرفی باشد در مضارع معلوم او حرف اتین راحرکت ضمہ می دھند وجوباً۔﴾

اس قانون کانام ہے یُکْرِمُ یُصَرِّفُ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر وہ باب جس کی ماضی چہار حرفی ہو اس کے مضارع معلوم میں حرف اتین کو حرکتِ ضمہ دیناواجب ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم: مضارع معلوم میں حرف اتین کو حرکتِ ضمہ دیناواجب ہے۔

شرط: باب ایسا ہو جس کی ماضی چہار حرفی ہو احترازی مثال اِکْتَسَبَ۔

اتفاقی مثال یُکْرِمُ ، یُصَرِّفُ ، یُضَارِبُ ، یُدَحْرِجُ

قانون26:

﴿ہر باب کہ در اول ماضی او تائے زائدہ مطردہ باشد در مضارع معلوم او ما قبل آخر را بر حال خود می دارند وجو باو اگر تائے زائدہ مطردہ نباشد کسرہ فی دھند سوائے ابواب ثلاثی مجرد۔﴾

اس قانون کا نام ہے یُکْرِمُ یَتَصَرَّفُ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر وہ باب کہ جس کے ماضی کے شروع میں تائے زائدہ مطردہ ہو اس کے مضارع معلوم میں آخر کے ما قبل کو اپنے حال پر رکھنا واجب ہے اور اگر تائے زائدہ مطردہ نہ ہو تو کسرہ دینا واجب ہے۔ سوائے ابواب ثلاثی مجرد کے۔

تشریح: اس قانون کے لیے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے۔

پہلا حکم: مضارع معلوم کے آخر کے ما قبل کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔

شرط: ایسا باب ہو جس کی ماضی کے شروع میں تائے زائدہ مطردہ ہو، احترازی مثال اَکْرَمَ یُکْرِمُ اتفاقی مثال یَتَصَرَّفُ، یَتَضَارَبُ۔

دوسرا حکم: مضارع معلوم کے ما قبل کو حرکتِ کسرہ دینا واجب ہے۔

شرط: باب کے شروع میں تائے زائدہ مطردہ نہ ہو احترازی مثال تَصَرَّفَ، تَضَارَبَ اتفاقی مثال یُکْرِمُ، یُصَرِّفُ۔

فائدہ: جن ابواب کی ماضی کے شروع میں تائے زائدہ مطردہ آتی ہے وہ ابواب تین ہیں۔ باب تفعل جیسے تَصَرَّفَ، باب تفاعل جیسے تَضَارَبَ اور باب تفعلل جیسے تَدَحْرَجَ

قانون27:

﴿ہر تائے مضارعت کہ داخل شود بر تائے تفعل یا تفاعل یا تفعلل در مضارع معلوم او حذف یکے جائز است۔﴾

اس قانون کا نام ہے تائے مضارعت والا قانون:

خلاصہ قانون: باب تفعل و تفاعل و تفعلل پر مضارع کی تاء داخل ہو جائے تو ان میں سے

ایک تاء کو حذف کرنا جائز ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم: مضارع معلوم کے دو تاؤں میں سے ایک تاء کو حذف کرنا جائز ہے۔

شرط: باب تفعل یا تفاعل یا تفعلل کا ہو احترازی مثال تُکرِم۔

اتفاقی مثال تَتَصَرَّفُ سے تَصَرَّفُ، تَتَضَارَبُ سے تَضَارَبُ اور تَتَدَحْرَجُ سے تَدَحْرَجُ پڑھنا۔

فائدہ(۱): مضارع معلوم سے تا کو حذف کرنا جائز ہے اور مضارع مجہول سے حذف کرنا ناجائز یہ کیوں؟

جواب: التباس سے بچنے کے لیے ایسا کرتے ہیں کیونکہ اگر مضارع مجہول سے بھی ایک تاء کو حذف کر دیں تو تُضَارَب، تُصَرَّفُ اور تُدَحْرَج ہو جائیں گے اب تُضارب کا التباس باب مفاعلہ کے مضارع مجہول کے ساتھ اور تُصَرَّف کا التباس باب تفعیل کے مضارع مجہول کے ساتھ اور تدحرج کا رباعی مجرد کے مضارع مجہول کے ساتھ لازم آئے گا۔

فائدہ(۲): کوفیین کے نزدیک تائے اول کو اور بصریین کے نزدیک تائے ثانی کو حذف کریں گے۔

قانون 28:

﴿ہر واو ویائے غیر مبدل از ہمزہ کہ واقع شود مقابلہ فاء کلمہ باب افتعال، یا تفاعل یا تفعل آن را تا کردہ در تا ادغام میکنند وجوبا بر اکثر لغت اھل حجاز در افتعال و بر بعضے لغت اھل حجاز در تفعل و تفاعل مگر اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ شاذ است۔﴾

اس قانون کا نام ہے اتقد یتقد والا قانون:

خلاصہ قانون: واو اور یاء جب اصلی ہوں اور ہمزہ سے بدلی ہوئی نہ ہوں اور باب افتعال یا تفاعل یا تفعُّل کے فاء کلمہ کے مقابلے میں واقع ہوں اس کو تاء کرنا اور پھر تاء کا تاء میں ادغام کرنا

باب افتعال میں ضروری ہے اور باب تفعل وتفاعل میں صرف جائز غیر فصیح ہے۔
تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔
حکم: واو اور یاء کو تاء کرنا اور تاء کو تاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔
شرط(۱): واو اور یاء ہمزہ سے بدلی ہوئی نہ ہو احترازی مثال اِیْتَمَرَ، اُوْتُمِرَ جو کہ اصل میں اِءْتَمَرَ اُءْتُمِرَ ہے۔
دوسری شرط: واو اور یاء باب افتعال یا تفعل یا تفاعل کے فاء کلمہ کے مقابلے میں ہو احترازی مثال اِقْتَوَلَ، تَقَاوَلَ، تقول۔
اتفاقی مثال(۱): باب افتعال میں واو کی مثال اِوْتَعَدَ ہے۔ واو کو تاء کیا اور تاء کا تاء میں ادغام کیا تو بن گیا، اِتَّعَدَ۔
(۲) باب افتعال میں یاء کی مثال ایتسر ہے، یاء کو تاء کیا اور تاء کا تاء میں ادغام کیا تو بن گیا اِتَّسَرَ۔
(۳) باب تفاعل میں واو کی مثال تَوَاعَدَ سے تتاعَدَ پھر تَتَاعَدَ سے اِتَّاعَدَ۔ یعنی تتاعَدَ میں دو تاء جمع ہو گئیں تو اب ادغام کرنا تھا تو پہلی تاء کو ساکن کیا تو ابتداء بالساکن ہوئی اسلیے ہمزہ وصلی شروع میں لائے تو اِتَّاعَدَ بن گیا۔
(۴) باب تفاعل میں یاء کی مثال تَیَاسَرَ سے تَتَاسَرَ پھر اِتَّاسَرَ۔
(۵) باب تفعل میں واو کی مثال تَوَعَّدَ سے تَتَعَّدَ پھر اِتَّعَّدَ۔
(۶) باب تفعل میں یاء کی مثال تَیَسَّرَ سے تَتَسَّرَ پھر اِتَّسَّرَ۔
سوال: اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ اصل میں اِءْتَخَذَ یَأْتَخِذُ تھا پھر ہمزہ کو یاء سے بدل دیا تو اِیْتَخَذَ یَیْتَخِذُ بن گیا پھر یاء کو تاء سے بدل کر ادغام کیا تو اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ بن گیا۔ اور مذکورہ قانون میں یہ تھا کہ واو اور یاء غیر مبدل از ہمزہ ہو تو پھر اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ میں قانون کیوں جاری ہوا۔
جواب: یہ شاذ ہیں خلاف قانون اور موافق استعمال ہے۔

قانون29:

﴿ اگر یکے از سین شین کہ واقع شود مقابلہ فاکلمہ باب افتعال تائے وے را جنس فاکلمہ کردہ جوازا و جنس رادر جنس ادغام می کنند وجوبا۔﴾

اس قانون کا نام ہے اِسَّمَعَ اِشَّبَہَ یا سین شین والا قانون:

خلاصہ قانون: اگر سین شین میں سے کوئی ایک حرف باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو تو باب افتعال کی تاء کو فاء کلمہ کی جنس کرنا جائز ہے اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم: تائے افتعال کو فاکلمہ کی جنس کرنا جائز ہے اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط(۱): سین شین ہو احترازی مثال اِجْتَهَدَ۔

شرط(۲): باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں ہو احترازی مثال سَمِعَ ، شَبِہ۔

اتفاقی مثال اِسْتَمَعَ، اِشْتَبَہَ کو اِسَّمَعَ ، اِشَّبَہَ پڑھنا جائز ہے۔

قانون30:

﴿ اگر یکے از صاد، ضاد، طا، ظا واقع شود در مقابلہ فاکلمہ باب افتعال تائے وے را طا کنند وجوبا پس اگر مقابلہ فاکلمہ طا است ادغام واجب است و اگر ظا است اظہار جائز و ادغام دو طرفہ یعنی طا را ظا کردن و عکس او جائز است و اگر صاد۔ ضاد باشد اظہار جائز و ادغام یک طرفہ یعنی طا را صاد، ضاد کردن جائز است و نہ عکس او۔﴾

اس قانون کا نام ہے اِطَّلَبَ، اظَّلم ، اِصَّبَرَ یا صاد، ضاد طا، ظا، والا قانون:

خلاصہ قانون: اگر صاد، ضاد، طا، ظا میں سے کوئی ایک حرف باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو جائے تو باب افتعال کی تاء کو طاء کرنا واجب ہے پس اگر فاء کلمہ کے مقابلے میں طا ہے تو ادغام کرنا واجب ہے اور اگر ظا ہے تو اظہار یک طرفہ اور ادغام دو طرفہ یعنی طا کو ظا

کرنا اور اس کا عکس بھی جائز ہے اور اگر صاد، ضاد ہو تو اظہار اور ادغام یک طرفہ یعنی طا کو صاد، ضاد کرنا جائز اور اس کا عکس ناجائز۔

اس قانون کے لیے چار حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے۔

پہلا حکم: تائے افتعال کو طا سے بدلنا واجب ہے۔

شرط: باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں صاد، ضاد، طا، ظا میں سے کوئی ایک حرف ہو۔

احترازی مثال صَبَرَ، ضَرَبَ، طَلَمَ، ظَلَمَ

اتفاقی مثال: اِصْتَبَرَ سے اِصْطَبَرَ، اِضْتَرَبَ سے اِضْطَرَبَ، اِطْتَلَبَ سے اِطْطَلَبَ اور اِظْتَلَمَ سے اِظْطَلَمَ پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم: طا کو طا میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط: باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں طاء ہو احترازی مثال طَلَمَ، اتفاقی مثال: اِطْطَلَمَ سے اِطَّلَمَ پڑھنا واجب ہے۔

تیسرا حکم: اظہار جائز ادغام دو طرفہ جائز ہے۔

شرط: باب افتعال کے فاء کلمے کے مقابلے میں ظاء واقع ہو احترازی مثال ظَلَمَ

اتفاقی مثال: (اِظْطَلَمَ فک ادغام کی مثال) اور اِطَّلَمَ، اِظَّلَمَ (دو طرفہ ادغام کی مثال)۔

چوتھا حکم: اظھار جائز اور ادغام یک طرفہ جائز ہے۔

شرط: باب افتعال کے فاء کلمے کے مقابلے میں صاد، ضاد میں سے کوئی ایک واقع ہو احترازی مثال صَبَرَ، ضَرَبَ۔

اتفاقی مثال: اِصْطَبَرَ، اِضْطَرَبَ (اظہار کی مثال) اور اِصَّبَرَ، اِضَّرَبَ (ادغام یک طرفہ کی مثال)

قانون31:

﴿ اگر یکے از دال، ذال، زاواقع شود مقابلہ فاکلمہ باب افتعال تائے وے رادال کردہ وجوباودر دال ادغام می کنند وجوبا،وذال مثل ظاوزامثل صادوضاد است۔﴾

اس قانون کانام ہےاِدَّکَرَ، اِذَّکَرَ، اِزَّجَرَ، یا دال ، ذال زاء والا قانون:

خلاصہ قانون: اگر دال، ذال، زاء میں سے کوئی ایک حرف باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو جائے توباب افتعال کی تا کو دال کرناواجب ہے اور اگر دال ہو توادغام واجب ہے اور ذال مثل ظا کے ہے (یعنی اظہار یک طرفہ اور ادغام دو طرفہ جائز ہے) اور زاء مثل صاد، ضاد کے ہے (یعنی اظہار وادغام یک طرفہ جائز ہے)

تشریح: اس قانون کے لیے چار حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے۔

پہلا حکم: باب افتعال کی تاء کو دال کرناواجب ہے۔

شرط: باب افتعال کے فاء کلمے کے مقابلے میں دال، ذال زاء میں سے کوئی ایک حرف واقع ہو، احترازی مثال دَکَرَ، ذَکَرَ ،زَجَرَ۔

انفاقی مثال اِدْتَکَرَ سے اِدْدَکَرَ، اِذْتَکَرَ سے اِذْدَکَرَ اور از تجر سے از دجر پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم: دال کو دال میں ادغام کرناواجب ہے۔

شرط: فاء کلمہ کے مقابلے میں دال واقع ہو، احترازی مثال ذَکَرَ۔

انفاقی مثال اِدْدَکَرَ سے اِدَّکَرَ پڑھناواجب ہے۔

تیسرا حکم: اظہار یک طرفہ اور ادغام دوطرفہ جائز ہے

شرط: فاء کلمہ کے مقابلے میں ذال واقع ہو احترازی مثال دَکَرَ انفاقی مثال اظہار کی اِذْدَکَرَ اور ادغام دوطرفہ کی اِدَّکَرَ اور اِذَّکَرَ۔

چوتھا حکم: اظہار وادغام یک طرفہ جائز ہے۔

شرط: فاء کلمہ کے مقابلے میں زاء واقع ہو احترازی مثال زَجَرَ اتفاقی مثال اظہار کی اِزْدَجَرَ اور ادغام یک طرفہ کی اِزَّجَرَ۔

قانون32:

﴿ اگر ثاء واقع شود در مقابلہ فاء کلمہ باب افتعال اظہار یک طرفہ وادغام دو طرفہ جائز است مگر تارا ثا کردن اولیٰ است۔ ﴾

اس قانون کا نام ہے اتَّبَتَ، اثَّبَتَ یا ثاء والا قانون:

خلاصہ قانون: اگر باب افتعال کے فا کلمہ کے مقابلے میں ثا آجائے تو اظہار یک طرفہ اور ادغام دو طرفہ جائز ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم: اظہار یک طرفہ اور ادغام دو طرفہ جائز ہے۔

شرط: باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں ثاء واقع ہو۔

احترازی مثال ثبت اتفاقی مثال اظہار کی اثتبت اور ادغام دو طرفہ کی اثَّبَتَ اور اتَّبَتَ۔

قانون33:

﴿ اگر یکے از دہ حروفِ مذکورہ بالا واقع شود در مقابلہ عین کلمہ باب افتعال تائے وے را جنس عین کلمہ کردہ جواز ادغام می کنند وجوبا واگر تاء واقع شود ادغام جائز است واگر یکے از مذکورہ حروف واقع شود مقابلہ فاء کلمہ باب تفعل یا تفاعل، تائے آنہارا جنس فاء کلمہ کردہ جواز ادغام می کنند وجوبا واگر تاء باشد ادغام جائز است۔ ﴾

اس قانون کا نام ہے خَصَّمَ کَظَّمَ والا قانون:

خلاصہ قانون: اگر باب افتعال کے عین کلمہ کے مقابلے میں دس حروف یعنی سین، شین، صاد، ضاد، طا، ظا، دال، ذال، زاء، ثا میں سے کوئی ایک حرف واقع ہو جائے تو باب افتعال کی تا کو عین کلمہ کی جنس کرنا جائز اور ادغام کرنا واجب ہے اور

اگر عین کلمہ کے مقابلے میں تاء واقع ہو جائے تو ادغام جائز ہے اور اگر مذکورہ حروف میں سے کوئی ایک حرف باب تفعل یا تفاعل کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو تو اس کی تاء کو فاء کلمہ کی جنس کرنا جائز اور ادغام کرنا واجب ہے اور اگر فاء کلمہ کے مقابلے میں تاء واقع ہو تو ادغام جائز ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے چار حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے۔

پہلا حکم: باب افتعال کی تاء کو عین کلمہ کی جنس کرنا جائز اور ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط: مذکورہ دس حروف (س، ش، ص، ض، ط، ظ، د، ذ، ز، ث) میں سے کوئی حرف باب افتعال کے عین کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو۔

احترازی مثال اِدَّکَرَ، اِذَّکَرَ اتفاقی مثال اِخْتَصَمَ سے اِخْصَصَمَ کرنا جائز پھر خَصَّمَ پڑھنا واجب اِکْتَظَمَ سے اِکْظَظَمَ کرنا جائز اور پھر کَظَّمَ پڑھنا واجب۔

دوسرا حکم: ادغام جائز ہے۔

شرط: باب افتعال کے عین کلمہ میں تاء واقع ہو احترازی مثال قَتَلَ اتفاقی مثال اِقْتَتَلَ سے قَتَّلَ پڑھنا جائز۔

تیسرا حکم: باب تفعل اور تفاعل کی تاء کو فاء کلمہ کی جنس کرنا جائز اور ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط: مذکورہ دس حرفوں میں سے کوئی حرف باب تفعل یا تفاعل کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو۔

احترازی مثال تَحَدَّثَ، تَحَادَثَ۔ اتفاقی مثال تثقّل سے ثثقّل کرنا جائز پھر اِثَّقَلَ پڑھنا واجب اور ثَقَاتَلَ سے ثَثَاقَلَ کرنا جائز اور اِثَّاقَلَ پڑھنا واجب ہے۔

چوتھا حکم: ادغام جائز ہے۔

شرط: باب تفعل یا تفاعل کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں تاء واقع ہو۔ احترازی مثال قَتَلَ اتفاقی مثال تَتَرَّکَ سے اِتَّرَّکَ پڑھنا جائز اور تتارک سے اِتَّارَکَ پڑھنا جائز۔

قانون 34:

﴿ اگر یکے از یازدہ حروف مذکورہ وراونون بعد از لام تعریف واقع شود لام را جنس ایشاں کردہ وجوبا ادغام می کنند وجوبا واگر یکے از ایشاں بعد از لام ساکن غیر تعریف واقع شود، لام را جنس ایشاں کردہ جواز ادغام میکنند وجوبا سوائے را چرا کہ دریں جا واجب است۔﴾

اس قانون کا نام: گیارہ حرفی حروف شمسی اور قمری والا قانون:

خلاصہ قانون: مذکورہ گیارہ حروف اور دو حرف راونون کل تیرہ، ان میں سے اگر ایک حرف الف لام تعریفی کے بعد واقع ہو جائے تو اس کو لام کلمہ کی ہم جنس کرنا واجب ہے اور اگر ان تیرہ حرفوں میں سے سوائے راء کے کوئی حرف لام ساکن غیر تعریف کے بعد واقع ہو جائے تو اس کو لام کی جنس کرنا جائز ہے اور جنس بنانے کے بعد پھر ادغام واجب ہے اور اگر بعد از لام غیر تعریف کے راء آجائے تو لام کو راء کی جنس کر کے ادغام کرنا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے۔

پہلا حکم: لام تعریف کو حروف شمسی کی جنس کر کے ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط: لام تعریف کے بعد حروف شمسی میں سے کوئی حرف واقع ہو۔ احترازی مثال بَلْ سَوَّلَتْ اتفاقی مثال اَلْرَحْمٰن سے اَرْرَحْمٰن پھر اَلرَّحْمٰنُ پڑھنا، اَلْشَیْئُ سے اَشْشَیْئُ پھر الشیئ اَلْصَیْفُ سے اَصْصَیْفُ پھر الصیف۔

دوسرا حکم: لام ساکن غیر تعریف کو حروف شمسی کی جنس کرنا جائز اور جنس کا جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط: لام ساکن غیر تعریف کے بعد حروف شمسی میں سے کوئی حرف واقع ہو۔ احترازی مثال الرحمٰن اتفاقی مثال بَلْ سَوَّلَتْ پھر بَسَّوَّلَتْ پڑھنا۔

فائدہ: حروف شمسی تیرہ ہیں۔شعر ؎

تاوثاودال ونون وزاوراہم توآر | سین وشین وصادوضادوطاوظاراہم شمار

حروف قمری پندرہ ہیں۔شعر ؎

الف وباوجیم وحاءومیم وواو | عین وغین وفاوقاف وھاخوانی ھمزہ یا

قانون35:

﴿ ہر مضارع مشدد الآخر وقت دخول جوازم وبنا کردن امر حاضر معلوم درآں سہ وجہ خواندن جائزاست بشرطیکہ مضارع مضموم العین نہ باشدوگرنہ درآں چہار وجہ خواندن جائزاست۔﴾

اس قانون کا نام ہے لم یَحمرَّ لم یحمرِّلم یحمرِرْ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر وہ مضارع جس کا آخر مشدد ہو، حرف جازم داخل کرتے وقت اور امر ونہی بناتے وقت اس میں تین وجہیں پڑھنا جائز ہے۔ بشرطیکہ مضارع مضموم العین نہ ہو، اگر مضارع مضموم العین ہو تو اس میں چار وجہیں پڑھنا جائز ہیں۔

تشریح: اس قانون کے لیے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے تین تین شرطیں ہیں:

پہلا حکم: مضارع میں تین وجہ پڑھنا جائز ہے۔

شرط(۱): مضارع کا آخر مشدد ہو احترازی مثال لَمْ یَضْرِبْ۔

شرط(۲): مضارع مضموم العین نہ ہو احترازی مثال لم یَمُدَّ

شرط(۳): حرف جازم داخل ہو یا امر حاضر معلوم کا بناء کیا جائے احترازی مثال یَحْمَرُّ۔

اتفاقی مثال لَمْ یَحْمَرَّ، لَمْ یَحْمَرِّ، لَمْ یَحْمَرِرْ، اِحْمَرَّ، اِحْمَرِّ، اِحْمَرِرْ۔

دوسرا حکم: مضارع میں چار وجہ پڑھنا جائز ہے۔

شرط(۱): مضارع کا آخر مشدد ہو، احترازی مثال لَمْ یَضْرِبْ۔

شرط(۲): مضارع مضموم العین ہو، احترازی مثال لَمْ یَحْمَرَّ۔

شرط(۳): حرف جازم داخل ہو یا امر حاضر معلوم کا بناء کیا جائے احترازی مثال یَحْمَرُّ

اتفاقی مثال؛ لَمْ یَمُدَّ ، لَمْ یَمُدِّ ، لَمْ یَمُدُّ، لَمْ یَمْدُدْ، مُدَّ، مُدِّ، مُدُّ، اُمْدُدْ

قوانین مثال

قانون31:

﴿ ہر واوے کہ واقع شود مقابلہ فا کلمہ مصدر یکہ بروزن فِعْلٌ یا فِعْلَةٌ باشد بشرطیکہ مضارع معلومش نیز معلل باشد، کسرہ اش را نقل کردہ بما بعد دادہ آں را حذف کردہ عوض تائے متحرکہ در آخرش در آورند وجوباً۔﴾

اس قانون کا نام ہے عدۃ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر واؤ جو مصدر کے فاء کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو اور وہ مصدر فِعْلٌ یا فِعْلَةٌ کے وزن پر ہو اس شرط پر کہ مضارع بھی معلل ہو تو اس کے کسرہ کو نقل کر کے مابعد کو دینا اور اس کو حذف کرنا اور بدلے میں تائے متحرکہ اس کے آخر میں لانا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور چار شرطیں ہیں:

حکم: واؤ کی کسرہ کو نقل کر کے مابعد کو دینا اور واؤ کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط(۱): واؤ فاء کلمہ کے مقابلے میں ہو احترازی مثال قَوْلٌ۔

شرط(۲): مصدر میں ہو احترازی مثال: وِزْرٌ۔

شرط(۳): مصدر فِعْلٌ یا فِعْلَةٌ کے وزن پر ہو احترازی مثال وَصْلٌ۔

شرط(۴): اس کے مضارع معلوم تعلیل شدہ ہو احترازی مثال وِجْلٌ۔

اتفاقی مثال وِعْدٌ سے عِدَةٌ پڑھنا۔

فائدہ: اگر مضارع محذوف الفاء مفتوح العین ہو تو مصدر میں اس کی موافقت میں کبھی مفتوح ہو گا جیسے سَعَةٌ اور کبھی مکسور جیسے سِعَةٌ اور کبھی صرف کسرہ جیسے هِبَةٌ۔

قانون 37:

﴿ در مصدر ہر حرفیکہ بجز التقاء تنوینی بیفتد، عوضش تائے متحرکہ در آخرش در آرند وجوباً مگر لغۃً ومأۃً شاذ اند۔﴾

اس قانون کا نام ہے اقامۃ، استقامۃ والا قانون۔

خلاصہ قانون: جس مصدر میں کوئی حرف سوائے التقاء تنوین کے گر جائے اس کے عوض تاء متحرکہ اس کے آخر میں لانا واجب ہے مگر لغۃ ومائۃ شاذ ہیں۔

اس قانون کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں:

حکم: حذف شدہ حرف کے عوض تاء متحرکہ لانا واجب ہے۔

شرط (۱): مصدر میں حرف گرا ہوا ہو۔ احترازی مثال یَعِدُ۔

شرط (۲): التقاء تنوینی کی وجہ سے نہ گرا ہو احترازی مثال ھُدًی۔

اتفاقی مثال اِقْوَامٌ، اِسْتِقْوَامٌ سے اِقَامَۃٌ، اِسْتِقَامَۃٌ۔

فائدہ: اضافت کے وقت آخر سے تاء کو حذف کرنا بھی جائز ہے جیسے اِقَامِ الصلوٰۃ۔

فائدہ:

سوال: لغۃٌ اور مائۃٌ پر قانون کیوں جاری ہوا حالانکہ اس میں مذکورہ دونوں شرطیں نہیں پائی جاتی۔

جواب: یہ دونوں کلمات شاذ ہیں۔

قانون 38:

﴿ ہر واؤ ساکن مظہر غیر واقع مقابلہ فاء کلمہ باب افتعال ماقبلش مکسور آں واؤ را بیا بدل کنند وجوباً بشرطیکہ باعثِ تحریکش موجود نہ باشد۔﴾

اس قانون کا نام میعاد والا قانون۔

خلاصہ قانون: ہر واؤ ساکن مظہر جو باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں نہ ہو اور اس کا

ما قبل مکسور ہو اور اس کی حرکت کا کوئی سبب بھی موجود نہ ہو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔

حکم: واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

شرط(۱): واؤ ساکن ہو احترازی مثال وَعَدَ

شرط(۲): واؤ ساکن مظہر ہو احترازی مثال اِجْلِوَّاذٌ۔

شرط(۳): باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں نہ ہو احترازی مثال اِوْتَعَدَ۔

شرط(۴): واؤ کا ما قبل مسکور ہو احترازی مثال مَوْعِدٌ۔

شرط(۵): حرکت دینے کا سبب موجود نہ ہو احترازی مثال اِوَذَّةٌ جو کہ اصل میں اِوْذَذَةٌ تھا یہاں چونکہ حرکت دینے کا سبب موجود ہے وہ یہ کہ ذال کی حرکت نقل کر کے ما قبل واو کو دی اور ذال کا ذال میں ادغام کیا تو اِوَذَّةٌ ہو گیا۔

اتفاقی مثال مِوْعَادٌ سے میعاد ، مِوْزَانٌ سے مِیْزَانٌ۔

قانون 39:

﴿ ہر دال ساکن کہ ما بعدش تائے متحرکہ غیر تائے افتعال باشد، آن را تا کردہ در تا ادغام می کنند وجوباً۔ ﴾

اس قانون کا نام ہے وَعَدتّ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر دال ساکن مطلقاً کہ اس کا ما بعد تائے متحرکہ ہو، تائے افتعال کا نہ ہو اس دال کو تاء کرنا پھر تاء کا تاء میں ادغام کرنا واجب ہے

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں:

حکم: دال کو تاء کرنا اور جنس کا جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط(۱): دال ساکن ہو گا احترازی مثال وَعَدَ۔

شرط(۲): دال کے بعد تائے متحرکہ ہو احترازی مثال وَعَدتْ۔

شرط(۳): تاباب افتعال کی نہ ہو احترازی مثال اِدْتَغَمَ۔

اتفاقی مثال وَعَدْتَ سے وَعَدتَّ۔

فائدہ: مصنف نے قانون کا پہلا حصہ بیان فرمایا ہے اور دوسرا حصہ چھوڑ دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک تو مطلقا کا لفظ ہونا چاہیے تھا اور اس کا مطلب یہ ہے کہ کلمہ ایک ہو یا دو کلمے ہوں جیسے قَدْ تَبَيَّنَ سے قَد تَّبَيَّنَ اور دوسرا عکس ایں عکس است کے الفاظ ہونے چاہیئے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا الٹ یعنی اگر دال سے پہلے تاء ہو تو اس تاء کو دال کرنا اور دال کو دال میں ادغام کرنا واجب ہے جیسے فَلَمَّا اثقلتْ دَعَوا اللّٰهَ سے فَلَمَّا اَثْقَلَتْ دَّعَوُا اللّٰهَ پڑھنا۔

قانون 40:

﴿ ہر واؤ مضموم یا مکسور کہ واقع شود، در اول کلمہ وما بعد ش دیگر واؤ متحرکہ نباشد یا مضموم مخفف بحرکت لازمی کہ مقابلہ عین کلمہ باشد ہمزہ می شود جوازاً بشرطیکہ در مضارع معلوم نباشد۔﴾

اس قانون کا نام ہے اُعِدَ اِشَاحٌ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر واؤ مضموم یا مکسور جو کلمہ کے شروع میں واقع ہو اور اس کے بعد کوئی دوسری واؤ متحرک نہ ہو تو اس واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور شرطوں کی دو جماعتیں ہیں اور ہر جماعت کے لیے تین تین شرطیں ہیں:

حکم: واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

پہلی جماعت:

شرط(۱): واؤ مضموم یا مکسور ہو گا احترازی مثال وَعَدَ

شرط(۲): واؤ کلمہ کے شروع میں ہو گا احترازی مثال قَوْلٌ۔

شرط(۳): واؤ کے بعد دوسری واؤ متحرک نہ ہو احترازی مثال وُوَيْعِدٌ۔

اتفاقی مثال وُعِدَ سے اُعِدَ، وِشَاحٌ، سے اِشَاحٌ۔

دوسری جماعت:

شرط(۱): واو مضموم ہوگا احترازی مثال قَوْلٌ۔

شرط(۲): واؤ عین کلمہ کے مقابلے میں ہوگا احترازی مثال وُعِدَ۔

شرط(۳): مضارع میں نہ ہو احترازی مثال يَقُوْلُ

اتفاقی مثال اَدْوُرٌ سے اَدْءُرٌ، قَوْلَ سے قَئُلَ پڑھنا جائز ہے۔

قانون41:

﴿ ہر باب مثال واوی بروزن مَنَعَ يَمْنَعُ یا کہ ماضی او نہ یافتہ شد یا مضارع معلومش بروزن یفعل باشد در مضارع معلوم او فاء کلمہ را حذف کنند وجوبا واز باب فَعِلَ يَفْعَلُ در دو باب وَسِعَ يَسَعُ و وَطِئَ يَطَئُ نیز۔﴾

اس قانون کا نام يَعِدُ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر باب مثال واوی کا جو مَنَعَ يَمْنَعُ کے وزن پر ہو یا اسکی ماضی کم استعمال ہوتی ہو یا مضارع اس کا یفعل کے وزن پر ہو اس کے مضارع معلوم میں فاء کلمہ کو حذف کرنا واجب ہے۔

اور فَعِلَ يَفْعَلُ کے وزن پر آنے والے مثال واوی کے ابواب میں سے صرف دو باب ایسے ہیں کہ ان میں بھی فاء کلمہ حذف ہوتی ہے باب سَمِعَ يَسْمَعُ اور وَطِئَ يَطَئُ میں۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور شرطوں کی تین جماعتیں ہیں اور ہر جماعت کے لیے دو دو شرطیں ہیں:

حکم: مضارع معلوم اور مضارع سے تیار ہونے والے تمام افعال کے معلوم کے صیغوں میں فاء کلمہ کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی جماعت:

شرط(۱): باب مثال واوی کا ہو احترازی مثال یَسَرَ یَیْسِرُ

شرط(۲): مَنَعَ یَمْنَعُ کے وزن پر ہو احترازی مثال وَسُمَ یَوْسُمُ۔

اتفاقی مثال وَضَعَ یَوْضَعُ سے وَضَعَ یَضَعُ، یَوْهَبُ سے یَهَبُ۔

دوسری جماعت:

شرط(۱): باب مثال واوی کا ہو احترازی مثال یَسَرَ یَیْسِرُ

شرط(۲): باب ایسا ہو جس کی ماضی بہت (قلیل الاستعمال) کم استعمال ہوتی ہو۔

احترازی مثال: وَجِلَ یَوْجَلُ اتفاقی مثال: وَذَرَ یَوْذَرُ سے یَذَرُ

تیسری جماعت:

شرط(۱): باب مثال واوی کا ہو۔ احترازی مثال: یَسَرَ یَیْسِرُ

شرط(۲): فَعَلَ یَفْعِلُ کے وزن پر ہو احترازی مثال وَسُمَ یَوْسُمُ، اتفاقی مثال وَعَدَ یَوْعِدُ سے یَعِدُ۔

قانون 42:

﴿ ہر دو واؤ متحرک کہ جمع شوند در اول کلمہ واو اولیٰ را بھمزہ بدل کنند وجوبا۔ ﴾

اس قانون کا نام ہے اَوَاعِدُ والا قانون:

خلاصہ قانون: اگر کلمہ کے شروع میں دو واؤ متحرک اکٹھی جمع ہو جائیں تو پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم: پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔

شرط(۱): دو واؤ جمع ہوں احترازی مثال وَعَدَ۔

شرط(۲): دونوں متحرک ہوں احترازی مثال وُوْدِیَ

شرط(۳): دونوں ابتداء کلمہ میں ہوں احترازی مثال قُوِوَ۔

اتفاقی مثال وَوَاعِدُ سے اَوَاعِدُ، وُوَيْعِدٌ سے اُوَيْعِدٌ پڑھنا واجب ہے۔

قانون 43:

﴿ ہر باب مثال واوی از عَلِمَ يَعْلَمُ کہ غیر محذوف الفاء باشد در مضارع معلوم او سوائے اصل سہ وجہ خواندن جائز است چنانچہ در يَوْجَلُ ، يَاجَلُ ، يَيْجَلُ، يِيْجَلُ، خواندن جائز است۔﴾

اس قانون کا نام ہے يَوْجَلُ، يَاجَلُ ، يَيْجَلُ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر باب مثال واوی کا علم یعلم کے وزن پر ہو اور مضارع معلوم میں فاء کلمہ حذف نہ ہو تو اس کے مضارع معلوم میں اصل کے علاوہ تین وجہیں اور پڑھنا جائز ہیں۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں:

حکم: مضارع معلوم میں سوائے اصل کے تین وجہ اور پڑھنا جائز ہے۔

شرط(۱): باب مثال واوی کا ہو احترازی مثال يَسَرَ يَيْسِرُ۔

شرط(۲): علم یعلم کے وزن پر ہو احترازی مثال وَسُمَ يَوْسُمُ۔

شرط(۳): فاء کلمہ اس کا حذف نہ ہو احترازی مثال وَسِعَ يَسَعُ۔

اتفاقی مثال وَجِلَ يَوْجَلُ کو يَاجَلُ ، يَيْجَلُ ، يِيْجَلُ پڑھنا جائز ہے۔

قانون 44:

﴿ ہر یائے ساکن مظہر غیر واقع مقابلہ فا کلمہ باب افتعال ما قبلش مضموم آن را بواو بدل کنند وجوبا، بشرطیکہ در جمع اَفْعَلَ، فَعْلَاء صفتی و فُعْلٰی صفتی و اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی نہ باشد اگر باشد ضمہ ما قبلش را بکسرہ بدل کنند وجوبا۔﴾

اس قانون کا نام ہے یوسر والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر یاء ساکن مظہر جو باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو اور ما قبل اس

کا مضموم ہو اس یاء کو واؤ سے تبدیل کرنا واجب ہے بشر طیکہ اَفْعَلُ، فَعْلَاءُ صفتی کی جمع اور فُعلیٰ صفتی اور اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی کا نہ ہو۔ اگر ہو تو اس کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کو سمجھنے سے پہلے ایک فائدہ جاننا ضروری ہے۔

وہ اسم جو افعل کے وزن پر ہو وہ تین قسم پر ہے: (۱) اسمی (۲) تفضیلی (۳) صفتی

(۱) تفضیلی وہ ہے جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور زیادتی والا معنی اس میں پایا جاتا ہے جیسے اَضْرَبُ یعنی بہت مارنے والا۔

(۲) اسمی وہ ہے جو افعل کے وزن پر ہو کر کسی کا نام ہو جیسے احمد

(۳) صفتی وہ ہے جو افعل کے وزن پر ہو کر معنیٰ وصفی پر دلالت کریں جیسے اَبْيَضُ۔

اور وہ اسم جو فَعْلَاءُ کے وزن پر ہو وہ دو قسم پر ہیں:

(۱) فعلاء اسمی یعنی وہ جو فَعْلَاءُ کے وزن پر ہو کر اسمی معنی پر دلالت کرے جیسے صَحْرَاء

(۲) فعلاء صفتی یعنی وہ جو فَعْلَاءُ کے وزن پر ہو کر صفتی معنیٰ پر دلالت کرے جیسے بَيْضَاءُ بمعنی سفید عورت اور فُعْلیٰ وزن کے اعتبار سے تین قسم پر ہے:

(۱) فُعْلیٰ اسمی وہ ہے جو کسی کا نام ہو جیسے طُوبیٰ ایک درخت کا نام ہے۔

(۲) فُعْلیٰ تفضیلی وہ ہے جو فعلیٰ کے وزن پر ہو اور معنیٰ فاعلیت کی زیادتی پر دلالت کرے جیسے ضُرْبیٰ زیادہ مارنے والی عورت۔

(۳) فُعْلیٰ صفتی وہ ہے جو فعلیٰ کے وزن پر ہو اور وصفی معنیٰ پر دال ہو جیسے حُيْكیٰ نازو نخرے سے چلنے والی عورت۔

اس قانون کے لیے دو حکم ہیں پہلی حکم کے لیے سات شرطیں ہیں اور دوسرے حکم کے لیے شرطوں کی تین جماعتیں ہیں اور ہر جماعت کے لیے پانچ پانچ شرطیں ہیں:

پہلا حکم: یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔

شرط(۱): یاء ساکن ہو احترازی مثال بُیِعَ۔

شرط(۲): یاء مظہر ہو احترازی مثال مُیِّزَ۔

شرط(۳): ما قبل مضموم ہو احترازی مثال بَیْعٌ۔

شرط(۴): باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں نہ ہو احترازی مثال اُیْتُسِرَ

شرط(۵): اَفْعَلُ فَعْلَاءُ صفتی کی جمع میں نہ ہو احترازی مثال بُیْضٌ۔

شرط(۶): فُعْلیٰ صفتی میں نہ ہو احترازی مثال حُیْکیٰ۔

شرط(۷): اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی کے صیغے میں نہ ہو احترازی مثال مَبْیُوْعٌ۔

اتفاقی مثال یُیْسَرُ سے یُوْسَرُ پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم: یاء کے ما قبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے۔

(پہلی جماعت) پہلی چار شرطیں وہی ہیں:

شرط(۵): افعل فعلاء صفتی کے جمع میں ہو احترازی مثال یُیْسَرُ۔

اتفاقی مثال بُیْضٌ سے بِیْضٌ پڑھنا۔

دوسری جماعت: پہلی چار شرطیں وہی ہیں:

شرط(۵): فُعْلیٰ کے وزن پر ہو احترازی مثال یُیْسَرُ اتفاقی مثال حُیْکیٰ سے حِیکیٰ پڑھنا۔

تیسری جماعت: پہلی چار شرطیں وہی ہیں۔

شرط(۵): اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی کے صیغے میں ہو احترازی مثال یُیْسَرُ

اتفاقی مثال مَبْیُوْعٌ سے مَبِیْعٌ پڑھنا واجب ہے۔

قوانین اجوف

قانون45:

﴿ ہر واؤ و یا متحرک بحرکت لازمی، ماقبلش مفتوح باشد از آن یک کلمہ بالف مبدل شود وجوبا بشرطیکہ آن واؤ و یا مقابلہ فاء کلمہ و عین کلمہ ناقص و در حکم عین کلمہ ناقص نباشد وما بعدش مدہ زائدہ کہ لازم بود تحقق و سکون او و حرف تثنیہ والف جمع مونث سالم و یائے نسبت و نون تاکید نباشد و مقابلہ عین کلمہ ملحق و مقابلہ عین کلمہ بدل از حرف صحیح و مقابلہ عین کلمہ فعل غیر متصرف نباشد مگر قَوَدٌ و خَوَنَةٌ شاذ اند۔﴾

خلاصہ قانون: واو اور یاء متحرک ہو اور حرکت بھی لازمی ہو اور ما قبل مفتوح ہو اور اسی کلمہ میں ہو تو اس واؤ اور یاء کو الف کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ واؤ اور یاء فاء کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو اور عین کلمہ ناقص میں بھی نہ ہو اور حکم عین کلمہ ناقص میں بھی نہ ہو اور اس واؤ اور یاء کے بعد ایسا مدہ زائدہ کہ جس کا تحقق اور سکون لازمی ہو لیکن مفید للمعنیٰ نہ ہو ایسا مدہ زائدہ نہ ہو اور اسکے بعد حرف تثنیہ بھی نہ ہو اور الف جمع مؤنث سالم کا بھی نہ ہو اور اسکے بعد یاء نسبت کی بھی نہ ہو اور وہ کلمہ فعلان اور فعلیٰ کے وزن پر بھی نہ ہو اور اس کلمہ کے معنیٰ میں نہ ہو کہ جس میں تعلیل نہیں ہوتی اور فعل غیر متصرف یعنی فعل تعجب کے عین کلمہ میں نہ ہو۔

اور ملحق برباعی کے عین کلمہ میں نہ ہو اور جو حرف صحیح سے تبدیل شدہ ہو اس کے عین کلمہ میں ہو مگر قَوَدٌ اور خَوَنَةٌ شاذ ہیں۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور اٹھارہ شرطیں ہیں:

حکم: واؤ اور یاء کو الف سے بدلنا واجب ہے۔

شرط(۱): واؤ اور یاء متحرک ہو احترازی مثال قَوْلٌ ، بَيْعٌ۔

شرط(۲): حرکت لازمی ہو احترازی مثال لَوِاسْتَطَعْنَا۔

شرط(۳): ما قبل مفتوح ہو احترازی مثال قُوِلَ ، بُيِعَ۔

شرط(۴): ایک کلمہ میں ہو احترازی مثال سَیَقُوْلُ

شرط(۵): واؤ اور یاء فاء کلمہ کے مقابلے میں نہ ہو احترازی مثال تَوَاعَدَ، تَیَاسَرَ۔

شرط(٦): مقابلہ عین کلمہ لفیف مقرون کے نہ ہو احترازی مثال قَوِوَ، طَوِیَ

شرط(۷): مقابلہ عین کلمہ ناقص حکمی کے نہ ہو احترازی مثال اِرْعَوَوَ، اِرْمَیَیَ۔

شرط(۸): واؤ، یاء کے بعد ایسا مدہ زائدہ نہ ہو جس کا ثابت رکھنا واجب ہو احترازی مثال سَوَادٌ، بَیَاضٌ۔

شرط(۸): واؤ یاء کے بعد الف تثنیہ نہ ہو احترازی مثال دَعَوَا، رَمَیَا۔

شرط(۹): الف جمع مؤنث سالم کا نہ ہو احترازی مثال عَصَوَاتٌ۔

شرط(۱۰): یائے نسبت کی نہ ہو احترازی مثال عَصَوِیٌّ، رَحَوِیٌّ۔

شرط(۱۱): نون تاکید کا نہ ہو احترازی مثال اِرْعَوَنَّ، اِخْشَیَنَّ۔

شرط(۱۲): کلمہ فَعَلَانٌ کے وزن پر نہ ہو احترازی مثال حَیَوَانٌ، مَوَتَان۔

شرط(۱۳): کلمہ فَعَلیٰ کے وزن پر نہ ہو احترازی مثال صَوَرٰی، حَیَدٰی۔

شرط(۱۴): واؤ اور یاء ایسے کلمے کے معنیٰ میں نہ ہو جس میں تعلیل نہ ہو سکتی ہو احترازی مثال عَوِرَ، عَیِنَ، جو اِعْوَرَّ اِعْیَنَّ کے ہم معنیٰ ہیں۔

شرط(۱۵): مقابلہ عین کلمہ بدل از حرف صحیح کے نہ ہو احترازی مثال شَیَرَ جو اصل میں شَجَرَ تھا۔

شرط(۱٦): مقابلہ عین کلمہ ملحق کے نہ ہو احترازی مثال قَوَلُوْلٌ، بَیَیُوْعٌ۔

شرط(۱۷): مقابلہ عین کلمہ فعل تعجب کے نہ ہو احترازی مثال قَوُلَ، بَیُعَ۔

اتفاقی مثال قَوَلَ، بَیَعَ سے قَالَ، بَاعَ پڑھنا۔

فائدہ(۱): عین کلمہ ناقص اور حکم عین کلمہ ناقص کا مطلب یہ ہے کہ عین کلمہ ناقص (یعنی لفیف مقرون) کہ عین کلمہ باعتبار حرف علت کے دوہرا ہو جیسے قَوُوَ، حَیِیَ۔

حکم عین کلمہ ناقص یہ ہے کہ لام کلمہ باعتبار حرف علت کے دوہرا ہو (یعنی حقیقتاً لام کلمہ کے مقابلے میں ہو) مگر اس کے بعد کوئی دوسرا حرف موجود ہو جسکی وجہ سے اس پر عین کلمہ کا حکم لگایا گیا ہو جیسے اِرْعَوٰی۔

فائدہ(۲):

کسی کلمہ میں دو تعلیلیں اکھٹی نہیں ہو سکتی کہ عین کلمہ بھی معلل ہو اور لام کلمہ بھی۔ کیونکہ تعلیل اکثر کلمہ کے آخر میں ہوتی ہے اس لیے عین کلمہ کو برقرار رکھا جائیگا، جیسے طَوِیَ میں واو اور یاء دونوں پر قانون جاری ہو سکتا ہے لیکن حرف لام کلمہ پر قانون جاری کیا گیا اور طَوٰی بن گیا۔

فائدہ(۳):

اگر واؤ و یاء لام کلمہ کے مقابلے میں فعل غیر متصرف میں واقع ہو تو قانون لگ جائیگا جیسے مَا اَدْعَاهُ مَا اَرْمَاهُ جو کہ اصل میں مَا اَدْعَوَهُ، مَا اَرْمَيَهُ تھے۔

فائدہ(۴):

لام کلمہ کے مقابلے میں اگر الف واؤ سے تبدیل شدہ ہو تو الف کی صورت میں لکھا جائیگا جیسے عَصَوَ سے عَصَا اور اگر یاء سے تبدیل شدہ ہو تو یاء کی صورت میں لکھا جائیگا جیسے رَمَیَ سے رَمٰی۔

فائدہ(۵):

جہاں تین حروف ہم جنس جمع ہو جائیں تو تیسرے کو حرف علت یاء سے تبدیل کرنا جائز ہے اور پھر مذکورہ قانون بھی لگے گا جیسے دَسَّسَ سے دَسَّیَ پھر دَسّٰی۔

قانون46:

﴿ التقاء ساکنین بر دو قسم است علی حدہ و علی غیر حدہ، علی حدہ آن کہ ساکن اول مدہ یا یائے تصغیر و ساکن ثانی مدغم و وحدت کلمہ باشد وماسوائے او علی غیر حدہ است، و حکم علی حدہ خواندن ساکنین است در حالت وقت، پس در حالت غیر وقف اگر ساکن اول مدہ یانون خفیفہ باشد حذف کردہ می شود اتفاقا سوائے سہ جا در اجوف، یعنی مصدر باب افعال واستفعال واسم مفعول، چراکہ دریں جا اختلاف است بعضے صرفیاں اولیٰ را حذف می کنند و بعضے ثانی را، واگر ساکن اول مدہ یانون خفیفہ نباشد حرکت دادہ شود ساکنے کہ در آخر کلمہ است واگر در آخر نباشد اول را کسرہ، زیراکہ کسرہ در تحریک ساکن اصل است وغیر او بسبب عارضہ۔﴾

اس قانون کا نام ہے التقائے ساکنین والا قانون۔

خلاصہ قانون: التقائے ساکنین کا مطلب ہے دو ساکنوں کا اکٹھے جمع ہونا۔

التقائے ساکنین کی دو قسمیں ہیں:

(۱) التقائے ساکنین علی حدہ

(۲) التقاء ساکنین علی غیر حدہ۔

التقاء ساکنین علی حدہ وہ ہے جس میں تین شرطیں پائی جائیں:

(۱) پہلا ساکن مدہ یا یائے تصغیر ہو۔

(۲) دوسرا ساکن مدغم ہو

(۳) دونوں ساکن حقیقۃ یا حکما ایک کلمہ میں ہوں جیسے اِحْمَارَّ، اُحْمُوْرَّ، خُوَيْصَّةٌ، ان میں تینوں شرطیں موجود ہیں۔

التقائے ساکنین علی غیر حدہ وہ ہے جس میں علی حدہ کی تینوں شرائط یا بعض شرائط موجود نہ ہو۔ پھر اس کی سات صورتیں بنتی ہیں۔

پہلی صورت:

صرف پہلی شرط موجود نہ ہو باقی دوسری اور تیسری شرط موجود ہو جیسے یَخْتَصِمُوْنَ سے یَخْصَصِمُوْنَ پھر صاد کا صاد میں ادغام کیا گیا تو یَخِصِّمُوْنَ ہوا۔ اب یہاں صرف پہلی شرط مفقود ہے کہ ساکن اول (خ) مدہ یا یائے تصغیر نہیں باقی دونوں شرطیں موجود، یعنی ساکن ثانی (ص اول) مدغم بھی ہے اور کلمہ بھی ایک ہے۔

دوسری صورت:

صرف دوسری شرط موجود نہ ہو اور پہلی اور تیسری شرط موجود ہو جیسے قَالَنْ جو کہ اصل میں قَوْلَنَ تھا۔ اس میں دوسری شرط کہ دوسرا ساکن مدغم ہو موجود نہیں باقی پہلی شرط کہ ساکن اول مدہ ہو اور تیسری کہ وحدت کلمہ ہو دونوں موجود ہیں۔

تیسری صورت:

صرف تیسری شرط موجود نہ ہو باقی پہلی اور دوسری شرط موجود ہو جیسے اِضْرِبُنَّ جو کہ اصل میں اِضْرِبُوْنَّ تھا۔ یہاں پہلا ساکن مدہ ہے اور ساکن ثانی مدغم بھی ہے لیکن تیسری شرط (وحدت کلمہ) موجود نہیں ہے۔

چوتھی صورت:

پہلی دونوں شرطیں موجود نہ ہوں جیسے مُدَّ جو کہ اصل میں اُمْدُدْ تھا پہلی دال کو ساکن کرکے دوسری دال میں ادغام کیا۔ اب یہاں پہلا ساکن مدہ بھی نہیں اور ساکن ثانی مدغم بھی نہیں ہے البتہ وحدت کلمہ ضرور ہے۔

پانچویں صورت:

دوسری اور تیسری شرط موجود نہ ہو جیسے اِضْرِبُوْا الْقَوْمَ۔ اس میں ساکن اول مدہ تو ہے لیکن ساکن ثانی مدغم نہیں اور کلمہ بھی ایک نہیں ہے۔

چھٹی صورت:

پہلی اور تیسری شرط موجود نہ ہو جیسے لِیُدْ عَوُنَّ اس میں ساکن اول مدہ بھی نہیں اور کلمہ بھی ایک نہیں البتہ ساکن ثانی مدغم ہے۔

ساتویں صورت:

تینوں شرطیں موجود نہ ہوں جیسے قُلِ الْحَقُّ اس مثال میں نہ تو ساکن اول مدہ ہے نہ ساکن ثانی مدغم ہے اور نہ کلمہ ایک ہے۔

التقائے ساکنین کی صورت میں کبھی دونوں کو باقی رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ کبھی ساکن اول کو گرانا ضروری ہوتا ہے کبھی دونوں ساکنوں میں سے ایک کو حرکت دینا پڑتا ہے اور کبھی ساکن اول کو حرکت کسرہ دیناواجب ہوتا ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے پانچ حکم ہیں ایک علیٰ حدہ کے لیے اور باقی علی غیر حدہ کے لیے التقائے ساکنین علی حدہ کا حکم یہ ہے کہ دونون ساکنوں کو باقی رکھناواجب ہے۔

شرط: التقائے ساکنین علی حدہ ہو احترازی مثال قُلِ الْحَقُّ۔

اتفاقی مثال: اِحْمَارَّ، اُحْمُوْرَّ، خُوَيْصَّةٌ۔

التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ کا پہلا حکم: التقاء ساکنین کو باقی رکھناواجب ہے۔

شرط: التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ حالت وقف میں ہو احترازی مثال يَخِصِّمُوْنَ ۔

اتفاقی مثال: عَلِيْمْ ، خَبِيْرْ

دوسرا حکم: پہلے ساکن کو حذف کرناواجب ہے۔

شرط(۱): حالت وقف نہ ہو احترازی مثال عَلِيْمْ ، خَبِيْرْ۔

شرط(۲) : ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ ہو احترازی مثال يَخِصِّمُوْنَ اتفاقی مثال قَالُنَ سے قُلْنَ، لَا تُهِيْنَنْ الْفَقِيْرَ سے لَا تُهِيْنَ الْفَقِيْرَ۔

تیسرا حکم: دونوں ساکنوں میں سے جو ساکن آخر کلمہ میں ہو اس کو حرکت دیناواجب ہے۔

شرط(۱): حالت وقف نہ ہو احترازی مثال عَلِیْمٌ، خَبِیْرٌ۔

شرط(۲): ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ نہ ہو احترازی مثال قَالُنَّ

شرط(۳): دونوں ساکنوں میں سے کوئی ساکن آخر کلمہ میں ہو احترازی مثال یَخِصِّمُوْنَ۔

اتفاقی مثال لَوْ اسْتَطَعْنَا سے لَوِ اسْتَطَعْنَا پڑھنا۔

چوتھا حکم: پہلے ساکن کو حرکت کسرہ دینا واجب ہے۔

پہلی دو شرطیں وہی ہیں:

شرط(۳): کوئی ساکن آخر کلمہ میں نہ ہو احترازی مثال لَوِ اسْتَطَعْنَا۔

اتفاقی مثال یَخْتَصِمُوْنَ سے یَخِصِّمُوْنَ۔

فائدہ: تین مقامات میں اختلاف ہے کہ ساکن اول کو حذف کیا جائیگا یا ساکن ثانی کو۔

(۱) مصدر باب افعال از اجوف، مثال اِقَامَۃٌ در اصل اِقْوَامٌ تھا پھر یقول یبیع کے قانون سے واو کی حرکت ما قبل کو نقل کر کے واو کو الف سے بدل دیا تو اِقَاامٌ بن گیا پھر ایک الف کو حذف کر کے آخر میں تا لے آئے تو اِقَامَۃٌ بن گیا۔

اب اخفش پہلے الف کو حذف مانتے ہیں اور سیبویہ دوسرے الف کو حذف مانتے ہیں۔

اخفش کی دلیل: لِاَنَّ الثانیۃ علامۃ والعلامۃ لا تحذف۔

سیبویہ کی دلیل: لِاَنّہا زائدۃ والزائدۃ اولیٰ بالحذف۔

(۲) مصدر باب استفعال از اجوف، مثالہ استقامۃٌ۔

اس کی تعلیل بھی بعینہٖ ایسے ہی ہے جیسے اقامۃٌ کی ہے۔

(۳) اسم مفعول ثلاثی مجرد از اجوف۔ مثالہ: مَقُوْلٌ کہ در اصل مَقْوُوْلٌ تھا، بقاعدۃ یقول یبیع مَقُوْوْلٌ ہوا پھر بقاعدۃ التقائے ساکنین مَقُوْلٌ ہوا۔

فائدہ: قانون کے آخر میں جو عبارت ہے غیر او بسب عارضہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان چار صورتوں کے علاوہ ہو تو پھر موقع و محل کے مناسب حرکت دیجائی گی مثلاً مِنَ الشَّیْطٰنِ ہمزہ وصلی درمیان کلام میں گر گیا تو دو ساکن نون اور شین جمع ہوئے تو پہلے ساکن کو فتحہ کی حرکت دے دی کیونکہ حرکت ضمہ اور کسرہ دونوں ثقیل ہیں تو مِنَ الشَّیْطٰنِ ہوا۔ لہذا ثقل کی عارض کی وجہ سے فتحہ کی حرکت دیدی گئی۔

قانون 47:

﴿ہر واؤ غیر مکسور کہ در ماضی معلوم ثلاثی مجرد اجوف الف شدہ بیفتد فاء کلمہ او را حرکت ضمہ می دہند وجوبا۔﴾

اس قانون کا نام ہے قُلْنَ طُلْنَ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر وہ واؤ جو مکسور نہ ہو اور اجوف کی ثلاثی مجرد کی ماضی معلوم میں الف ہو کر گری ہو تو اس کے فاء کلمہ کو ضمہ کی حرکت دینا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں:

حکم: ماضی معلوم میں فاء کلمہ کو ضمہ کی حرکت دینا واجب ہے۔

شرط (۱): واؤ غیر مسکور ہو احترازی مثال خِفْنَ۔

شرط (۲): ماضی معلوم میں ہو احترازی مثال یَخُوفْنَ۔

شرط (۳): ثلاثی مجرد میں ہو احترازی مثال اَقُوْمُنَ۔

شرط (۴): اجوف میں ہو احترازی مثال دَعَوْتُ۔

شرط (۵): الف ہو کر گر گیا ہو احترازی مثال قَوْلَ سے قَالَ (یہاں واؤ ہو کر نہیں گری)

اتفاقی مثال قُلْنَ طُلْنَ جو کہ اصل میں قَوْلْنَ، طَوْلْنَ تھے پھر بقاعدہ قال کے قَالْنَ طَالْنَ ہوئے۔ پھر بقانون التقائے ساکنین قَلْنَ طَلْنَ ہوئے پھر اسی قانون سے قُلْنَ طُلْنَ ہوئے۔

قانون48:

﴿ ہر واؤ مکسور ویائے مطلقا کہ در ماضی معلوم ثلاثی مجرد اجوف الف شدہ بیفتد فا کلمہ او را حرکت کسرہ می دہند وجوبا۔﴾

اس قانون کا نام ہے خِفْنَ بِعْنَ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر وہ واؤ جو مکسور ہو اور یاء مطلقا ہو (یعنی مکسور ہو یا مضموم ہو یا مفتوح ہو) ثلاثی مجرد کے اجوف کی ماضی معلوم میں الف بن کر گر جائے تو ایسی واؤ اور یاء کے بدلے میں فاء کلمہ کو حرکت کسرہ دینا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔

حکم: ماضی معلوم میں فاء کلمہ کو حرکت کسرہ دینا واجب ہے۔

شرط(۱): واؤ مکسور یا یاء مطلقا ہو احترازی مثال قُلْنَ طُلْنَ۔

شرط(۲): ماضی معلوم میں ہو احترازی مثال یَهَبْنَ۔

شرط(۳): ثلاثی مجرد میں ہو احترازی مثال اَطَرْنَ۔

شرط(۴): اجوف میں ہو احترازی مثال رَمَتْ۔

شرط(۵): اجوف میں الف ہو کر گر گیا ہو احترازی مثال خَافَ ، بَاعَ۔

اتفاقی مثال: خِفْنَ بِعْنَ جو کہ اصل میں خَوِفْنَ بَيَعْنَ تھے پھر بقانون قال واؤ اور یاء الف سے بدلے تو خَافْنَ بَاعْنَ ہوئے پھر بقانون التقائے ساکنین خَفْنَ بَعْنَ ہوئے پھر اسی قانون سے خِفْنَ بِعْنَ۔

قانون49:

﴿ہر واؤ و یا مضموم یا مکسور متوسط یا در حکم متوسط کہ دراصل سلامت نہ ماندہ باشد ودرناقص ثلاثی مجرد مطلقا، در فعل متصرف باشد یا در متعلقات وے بجر فُعِلَ حقیقی یا حکمی از اجوف و تفعلین از ناقص حرکت آں واو ویاء نقل کردہ بما قبل مے دھند وجوبا بشرطیکہ آں واؤ ویا بدل از ہمزہ باہدال جوازی وضمہ وکسرہ آنہا منقول از ہمزہ وما قبل آنہا مفتوح والف نباشد۔﴾

اس قانون کا نام ہے یَقُوْلُ ، یَبِیْعُ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر واؤ اور یاء مضموم یا مکسور کہ درمیان میں ہو یا حکما درمیان میں ہو جو اصل میں یعنی فعل ماضی معلوم میں سلامت نہ رہ چکی ہو اور ناقص کے ثلاثی مجرد میں مطلقا فعل متصرف میں ہو (مطلقا کا مطلب یہ ہے کہ خواہ ماضی میں سلامت ہو یا نہ ہو) یا متعلقات فعل متصرف میں ہو اور اجوف کے فُعِلَ حقیقی یا حکمی میں نہ ہو اور ناقص کے تَفْعُلِیْنَ کے وزن پر نہ ہو تو اس واؤ ویاء کی حرکت نقل کرکے ما بعد کو دینا واجب ہے بشرطیکہ وہ واؤ ویاء ہمزہ سے بدلی ہوئی نہ ہو اور اس کا ضمہ اور کسرہ بھی ہمزہ سے بدلا ہوا نہ ہو اور ان کا ما قبل مفتوح اور الف نہ ہو۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور بارہ شرطیں ہیں:

حکم: واؤ اور یاء کی حرکت کو نقل کرکے ما قبل کو دینا واجب ہے۔

شرط(۱): واؤ اور یاء مضموم یا مکسور ہو احترازی مثال یَقُوْلُ، یَبِیْعُ۔

شرط(۲): حقیقتاً یا حکما درمیان میں ہو احترازی مثال یَدْعُوْ، یَرْمِیْ۔

شرط(۳): فعل متصرف یا اس کے متعلقات میں ہو احترازی مثال مَا اَقْوَلَهٗ، اَبْیِعْ بِهٖ۔

شرط(۴): واؤ اور یاء اصل میں (فعل ماضی میں) سلامت نہ رہی ہو احترازی مثال یَعْوِرُ، یَسْیِدُ۔

شرط(۵): فعل حقیقی یا حکمی اجوف سے نہ ہو احترازی مثال قُوِلَ، بُیِعَ۔

شرط(۶): کہ تَفْعُلِیْنَ ناقص سے نہ ہو احترازی مثال تَدْعُوِیْنَ۔

شرط(۷): واؤ اور یاء ہمزہ سے تبدیل نہ ہو احترازی مثال سُوِلَ ، مُسْتَهْزِیُوْنَ۔

شرط(۸): واؤ اور یاء کی حرکت ہمزہ سے منقول نہ ہو احترازی مثال یَسُوْءُ ، یَجِیْءُ

شرط(۹): واؤ اور یاء کا ما قبل فتح نہ ہو احترازی مثال قَوَلَ ، بَیَعَ۔

شرط(۱۰): واؤ اور یاء کا ما قبل الف نہ ہو احتراز مثال مَقَاوِل ، مَبَایِعُ۔

شرط(۱۱): واؤ اور یاء کا ما قبل لین زائدہ نہ ہو احترازی مثال مُقَیْوِلٌ ، مُبَیْیِعٌ۔

شرط(۱۲): واؤ اور یاء ایسے اسم میں نہ ہو جو قانون جاری ہونے کے بعد مشہور فعل کے ہم وزن ہو جائے احترازی مثال تَحْوِیْلٌ، تَبْیِیْزٌ۔

اتفاقی مثال یَقْوُلُ، یَبْیِعُ سے یَقُوْلُ، یَبِیْعُ۔

فائدہ: ایک عدمی شرط اس قانون کے لیے یہ بھی ہے کہ واؤ اور یاء اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف میں نہ ہو احترازی مثال: مَبْیُوْعٌ (یہاں نقل حرکت صرف جائز ہے واجب نہیں)

بنا بر ایں مدیونٌ، معیوب، معیون، مصووغٌ، مطیوبٌ وغیرہ میں قانون جاری نہیں ہوا۔

فائدہ: ہر واؤ مضموم یا مکسور متوسط یا در حکم متوسط: متوسط کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقتاً متوسط حکماً متوسط۔

حقیقتاً متوسط وہ ہے کہ جس میں عین کلمہ کے مقابلہ میں واؤ اور یاء ہو جیسے یَقُوْلُ، یَبِیْعُ حکماً متوسط وہ ہے کہ جس میں لام کلمہ کے مقابلے میں واؤ اور یاء ہو اس کے بعد علامت فاعل یا ضمیر فاعل ہو جیسے یَدْعُوْنَ، یَرْمُوْنَ، رَاعُوْنَ، رَامُوْنَ۔

فائدہ: در فعل متصرف یا در متعلقات وے: متعلقات فعل سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم ظرف، اسم آلہ، اسم تفضیل اور اسم مبالغہ ہے۔

فائدہ: بَجز فُعِلَ حقیقی یا حکمی از اجوف: فُعِلَ حقیقی وہ ہے جو حقیقتاً فُعِلَ کے وزن پر ہو

جیسے قُوِلَ اور فعل حکمی وہ ہے جس کے شروع کے بعض حروف گرا کر فعل کا وزن بنا یا جائے جیسے اُنْقُوِدَ کا اُن گرا کر قُوِدَ رہ جائیگا اور قُوِدَ بروزن فُعِلَ ہے۔

قانون 50:

﴿ در فعل از اجوف نقل حرکت وحذف حرکت واشمام ودر تفعلین از ناقص نقل حرکت واثبات وے جائز است۔ ﴾

اس قانون کا نام ہے قِیْلَ، بِیْعَ والا قانون:

خلاصہ قانون: اجوف کے فعل حقیقی یا حکمی میں نقل حرکت، حذف اور اشمام تینوں جائز ہیں اور ناقص کے تفعلین میں نقل حرکت اور اس کو ثابت رکھنا جائز ہے۔

اس قانون کے لیے دو حکم ہیں اور ہر ایک حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے۔

پہلا حکم: تین وجہ پڑھنا جائز ہے (۱) نقل حرکت (۲) حذف حرکت (۳) اشمام۔

شرط: فعل حقیقی یا حکمی اجوف سے ہو احترازی مثال وُعِدَ رُمِیَ۔

اتفاقی مثال حذف حرکت کی قُوِلَ، بُیِعَ، قُیِدَ سے قُوْلَ، بُوْعَ، قُوْدَ۔ نقلی حرکت کی قِیْلَ، بِیْعَ، قِیْدَ۔

اور اشمام کا طریقہ قراء حضرات سے معلوم کرنا چاہئیں۔

دوسرا حکم: دو وجہ پڑھنا جائز ہے (۱) نقل حرکت (۲) اثبات حرکت۔

شرط: تفعلین کا وزن ناقص سے ہو احترازی مثال تَقُوْلِیْنَ۔

اتفاقی مثال تَدْعُوِیْنَ کو تَدْعِیْنَ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ: اشمام کا مطلب یہ ہے کہ کسرہ کو ضمہ کی طرف مائل کر کے پڑھنا اور یاء ساکن کو واؤ کی طرف مائل کر کے پڑھنا۔

فائدہ: اسم مفعول ثلاثی مجرد از اجوف یائی میں بھی یہی دو صورتیں پڑھنا جائز ہے:

(۱) نقل حرکت (۲) اثبات۔

فائدہ: اس قانون کے لیے دوسرے شرائط بھی ہیں جو یہاں متن میں موجود نہیں مثلاً واؤ اور یاء اصل میں سلامت نہ رہی ہو وغیرہ۔

قانون 51:

﴿ ہر واؤ ویاء متوسط مفتوح کہ دراصل سلامت نہ ماندہ باشد در فعل متصرف باشد یا متعلقات وے سوائے کلمہ اسم کہ بروزن افعل ماقبلش حرف صحیح ساکن مظہر باشد فتحش را نقل کردہ بما قبل دادہ آن را بالف بدل کنند وجوبا بشرطیکہ آن کلمہ ملحق و بمعنیٰ لون وعیب وصیغہ آلہ نہ باشد۔﴾

اس قانون کا نام ہے یقال یباع والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر واؤ یا یاء متوسط مفتوح جو فعل ماضی میں سلامت نہ رہی ہو فعل متصرف یا متعلقات فعل متصرف میں ہو اور اسم کے اس کلمہ میں نہ ہو جو افعل کے وزن پر ہو، ما قبل اس کا حرف صحیح ساکن مظہر ہو تو اس واؤ یا یاء کی فتحہ نقل کرکے ما قبل کو دینا اور ان کو الف سے بدلنا واجب ہے، بشرطیکہ وہ کلمہ ملحق اور بمعنیٰ لون وعیب نہ ہو اور صیغہ اسم آلہ کا بھی نہ ہو۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور بارہ شرطیں ہیں۔

حکم: واؤ اور یاء کی حرکت نقل کرکے ما قبل کو دینا اور ان کو الف سے بدلنا واجب ہے۔

شرط(۱): واؤ یا یاء مفتوح ہو احترازی مثال یقول، یبیع۔

شرط(۲): واؤ یا یاء حقیقتاً عین کلمہ کے مقابلے میں ہوں احترازی مثال اِنْوَعَدَ۔

شرط(۳): فعل متصرف یا متعلقات فعل متصرف میں ہو احترازی مثال مَا اَقْوَلَهٗ، مَا اَبْيَعَهٗ۔

شرط(۴): اس واؤ ویاء کا ما قبل حرف صحیح ہو احترازی مثال قَاوَلَ، بَايَعَ۔

شرط(۵): اس واؤ ویاء کا ما قبل حرف صحیح ساکن ہو احترازی مثال قَوَلَ، بَيَعَ۔

شرط(۶): اس واؤ ویاء کا ما قبل حرف صحیح ساکن مظہر ہو احترازی مثال قَوَّلَ، بَيَّعَ۔

شرط(۷): وہ واؤ و یاء اصل میں یعنی فعل ماضی میں سلامت نہ رہ چکی ہو احترازی مثال یَعْوِرُ، یَصْیِدُ۔

شرط(۸): وہ کلمہ اسم اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو احترازی مثال اَنْوَرُ، اَقْوَلُ، اَبْیَعُ۔

شرط(۹): وہ کلمہ ملحق نہ ہو احترازی مثال جَھْوَرَ، شَرْیَفَ۔

شرط(۱۰): اس کلمہ میں لون والا معنیٰ نہ ہو احترازی مثال اِسْوَدَّ، اِبْیَضَّ۔

شرط(۱۲): اس کلمہ میں عیب والا معنیٰ نہ ہو احترازی مثال اِعْوَرَّ، اِعْیَنَّ۔

شرط(۱۳): اسم آلہ کا صیغہ نہ ہو احترازی مثال مِقْوَلٌ، مِبْیَعٌ۔

اتفاقی مثال یُقْوَل، یُبْیَعُ سے یُقَال، یُبَاعُ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ: اِسْتَحْوَذَ، اِسْتَصْوَبَ میں باوجود وجود شرائط کے قانون جاری نہیں ہوتا اس لیے یہ کلمات شاذ کہلائیں گے اور اِقْوَامًا، اِسْتِقْوَامًا میں باوجود فقد بعض شرائط کے قانون جاری ہوتا ہے اس لیے کہ یہ مصادر ہیں اور مصادر تعلیل میں افعال کے تابع ہوتے ہیں۔

قانون 52:

﴿ ہر واؤ و یا کہ واقع شود بعد از الف فاعل کہ در اصل سلامت نماندہ باشد یا اصل او نہ باشد آن واؤ و یاء را بہ ہمزہ بدل کنند وجوبا۔﴾

اس قانون کا نام ہے قَائِلٌ بَائِعٌ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر واؤ و یاء کہ واقع ہو الف فاعل کے بعد جو اصل میں سلامت نہ رہی ہو یا اصل اس کا نہ ہو تو اس واؤ اور یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک کلمہ اور دو شرطیں ہیں:

حکم: واؤ اور یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔

شرط(۱): واؤ اور یاء الف فاعل کے بعد واقع ہو احترازی مثال مَقَاوِلُ، مَبَایِعُ۔

شرط(۲): واؤ اور یاء اصل یعنی فعل ماضی میں سلامت نہ رہی ہو یا اس کا اصل ہی نہ ہو احترازی مثال عَاوَرَ، صَایَدَ۔

انفاقی مثال قَاوِلٌ اور بَایِعٌ سے قَائِلٌ اور بَائِعٌ پڑھنا واجب ہے۔

قانون 53:

﴿ ہر واؤ کہ واقع شود در مقابلہ عین کلمہ مصدر یا جمع در فعل و واحد سلامت نماندہ باشد یا در واحد ساکن جمع قبل الف باشد ماقبلش مکسور، آن واؤ را بیاء بدل کردند وجوبا بشرطیکہ لام کلمہ وے معلل نہ باشد۔ ﴾

اس قانون کا نام ہے قِیَالٌ، حِیَاضٌ، رِیَاضٌ والا قانون:

خلاصہ ٔقانون: ہر وہ واؤ جو مصدر یا جمع کے عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو پھر اگر مصدر کے عین کلمہ میں ہو تو شرط یہ ہے کہ اس کے فعل میں سلامت نہ رہ چکی ہو اور اگر جمع میں ہو تو شرط یہ ہے کہ واحد میں وہ واؤ سلامت نہ رہی ہو اور ما قبل مکسور ہو یا وہ واؤ واحد کے صیغہ میں ساکن ہو یا جمع کے صیغے میں الف سے پہلے ہو اور اس کا ما قبل مکسور ہو تو اس واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے بشرطیکہ اس کا لام کلمہ تعلیل شدہ نہ ہو۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور شرطوں کے تین جماعتیں ہیں:

حکم: واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی جماعت کی شرطیں:

شرط(۱): واؤ عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو احترازی مثال وِعَاءٌ

شرط(۲): واو مصدر میں ہو احترازی مثال قِوَالٌ یہ جمع کا صیغہ ہے۔

شرط(۳): واؤ فعل میں سلامت نہ رہی ہو احترازی مثال طِوَالٌ۔

شرط(۴): واؤ کا ما قبل مکسور ہو احترازی مثال قَوْلٌ۔

انفاقی مثال قِوَام سے قِیَام۔

دوسری جماعت کی شرطیں:

شرط(۱): واؤعین کلمے کے مقابلے میں ہو احترازی مثال وَاعِدٌ۔

شرط(۲): واؤجمع میں ہو احترازی مثال، عِوَضٌ۔

شرط(۳): واؤواحد کے صیغے میں سلامت نہ رہی ہو احترازی مثال رِوَاءٌ۔

شرط(۴): واؤکاما قبل مکسور ہو احترازی مثال جَوَاهِرُ۔

اتفاقی مثال قِوال سے قِیَالٌ۔

تیسری جماعت کی شرطیں:

شرط(۱): واؤعین کلمہ کے مقابلہ میں ہو احترازی مثال وِعَاءٌ۔

شرط(۲): واؤجمع میں ہو احترازی مثال عِوَضٌ۔

شرط(۳): واؤواحد میں ساکن ہو احترازی مثال طِوَالٌ۔

شرط(۴): واؤجمع میں الف سے پہلے ہو احترازی مثال کِوَزَةٌ جس کا مفرد کُوْزَةٌ ہے۔

شرط(۵): واؤکاما قبل مکسور ہو احترازی مثال اَقْوَالٌ۔

شرط(۶): لام کلمہ معلل نہ ہو احترازی مثال رِوَاءٌ۔

اتفاقی مثال رِوَاضٌ سے رِیَاضٌ اور حِوَاضٌ سے حِیَاضٌ۔

قانون 54:

﴿ ہر واؤ ویا کہ جمع شود در یک کلمہ یا حکم وے سوائے کلمہ اسم بروزن اَفْعَلُ اول ایشاں ساکن لازم غیر مبدل باشد آں واو را یا کردہ در یا ادغام می کنند وجوبا سوائے واو عین کلمہ بعد از یائے تصغیر کہ در مکبر سالم باشد چرا کہ آن واؤ را بیابدل کردہ شود جوازاً۔﴾

اس قانون کا نام ہے قُوَیِّلٌ قُوَیِّلَةٌ والا قانون یا سَیِّدٌ والا قانون:

خلاصہ قانون: واؤ اور یاء کہ حقیقتاً ایک کلمہ میں یا حکماً ایک کلمہ میں جمع ہو جائیں اور وہ کلمہ افعل کے وزن پر نہ ہو اور ان دونوں میں سے پہلا ساکن ہو اور اس کا سکون لازمی ہو اور وہ واؤ و یاء

کسی سے تبدیل شدہ بھی نہ ہو تو اس واؤ کو یاء کرنا اور یاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے دو حکم ہیں اور ہر ایک حکم کے لیے چھ چھ شرطیں ہیں:

پہلا حکم: واؤ کو یاء کر کے یاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط(۱): واؤ یا یاء حقیقۃً یا حکماً ایک کلمہ میں ہوں احترازی مثال اَبُوْ یَعْقُوْبَ یہ جدا جدا کلمے ہیں۔

شرط(۲): کلمہ اسم بروزن اَفْعَلُ کے نہ ہو احترازی مثال اَیْوَمُ بمعنیٰ روشن دان۔

شرط(۳): ان دونوں میں سے پہلا ساکن ہو احترازی مثال قُوَیِّلٌ۔

شرط(۴): سکون لازمی ہو احترازی مثال قَوْیَ کہ دراصل قَوِیَ تھا۔

شرط(۵): واؤ اور یاء کسی سے تبدیل شدہ نہ ہو احترازی مثال بُوْیِعَ۔

شرط(۶): واؤ مقابلہ عین کلمہ کے بعد یائے تصغیر کی نہ ہو جو مکبر میں متحرک ہے احترازی مثال مِقْوَلٌ اتفاقی مثال قُوَیْوِلٌ، قُوَیْوِلَۃٌ سے قُوَیِّلٌ قُوَیِّلَۃٌ پڑھنا واجب ہے اور اس کا مکبر قائل، قائلۃ ہے جس میں واؤ سالم نہیں ہے۔

حکم: واؤ کو یاء کر کے یاء میں ادغام کرنا جائز ہے۔

پہلی پانچ شرطیں وہی ہیں:

چھٹی شرط: واؤ مقابلہ عین کلمہ کے بعد یاء تصغیر کی ہو جو مکبر میں متحرک ہے احترازی مثال قُوَیْوِلٌ، قُوَیْوِلَۃٌ، اتفاقی مثال مُقَیْوِلٌ، مُقَیْوِلَۃٌ سے مُقَیِّلٌ، مُقَیِّلَۃٌ پڑھنا جائز ہے۔

قانون 55:

﴿ ہر حرف علت کہ بباعث بیفتد بوقت دور شدن آں باز آید وجوباً۔ ﴾

اس قانون کا نام ہے قُوْلَنَّ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر حرف علت جو کسی سبب کی وجہ سے گر جائے تو جب وہ سبب دور ہو جائے

تو وہ حرف علت واپس آجائے گا وجوباً۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں:

حکم: حذف شدہ حرف علت کو واپس لانا واجب ہے۔

شرط(۱): کسی سبب کی وجہ سے حرف علت گرچکا ہو احترازی مثال قال یہاں حرف علت نہیں گرا ہے۔

شرط(۲): حرف علت کے حذف ہونے کا سبب ختم ہو گیا ہو احترازی مثال قُلْنَ

اتفاقی مثال قُوْلَنَّ کہ در اصل قُلْ تھا پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے واو حذف ہوئی۔ پھر جب اس کے آخر میں نون ثقیلہ لاحق ہوئی تو لام کے متحرک ہونے کی وجہ سے حذفیت ختم ہو اتو واؤ واپس آئی تو قُوْلَنَّ ہوا۔

قوانین ناقص

قانون 56:

﴿ہر واؤ و یا کہ واقع شود بعد از الف زائدہ بر طرف یا در حکم طرف آن را بہ ہمزہ بدل کنند وجوبا۔﴾

اس قانون کا نام ہے دعاء والا قانون:

خلاصہ قانون: جو واؤ اور یاء الف زائدہ کے بعد واقع ہو اور وہ واؤ اور یاء طرف میں ہو یا حکم طرف میں ہو تو اس واؤ اور یاء کو ہمزہ کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم: واؤ اور یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔

شرط(۱): واؤ اور یاء الف کے بعد واقع ہوں احترازی مثال وَاعِدٌ۔

شرط(۲): واؤ اور یاء الف زائدہ کے بعد ہو احترازی مثال ثَایٌ ، رایٌ (یہاں الف اصلی ہے)۔

شرط(۳): واؤاور یاء کلمے کے آخر میں ہو حقیقتاً یا حکماً احترازی مثال **شَقَاوَۃٌ**۔

(حقیقتاً آخر کلمہ کی اتفاقی مثال) **دُعَاوٌ** سے **دُعَاءٌ** اور **مِرْمَایٌ** سے **مِرْمَاءٌ**

حکما ایک کلمہ کی اتفاقی مثال **مِدْعَاوَانِ** سے **مِدْعَاءَانِ** ، **مِرْمَایَانِ** سے **مِرْمَاءَانِ**۔

قانون 57:

﴿ہر واؤ کہ واقع شود مقابلہ لام کلمہ وما قبل او مکسور باشد آن واؤ را بیا بدل کنند وجوبا۔﴾

اس قانون کا نام ہے د ع ی والا قانون:

خلاصہ قانون: جو واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو اور اس کا ما قبل مکسور ہو تو اس واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

شرط(۱): واؤ لام کلمے کے مقابلے میں ہو احترازی مثال **قَوْلٌ**۔

شرط(۲): واؤ کا ما قبل مکسور ہو احترازی مثال **دَعَوَ**۔

اتفاقی مثال **دُعِوَ** سے **دُعِيَ**، **رَضِوَ** سے **رَضِيَ**۔

قانون 58:

﴿ہر یاء کہ واقع شود در آخر فعل وفتح او غیر اعرابی وما قبلش مکسور باشد کسرہ ما قبلش رابفتح بدل کردہ جوازا یاء را بالف بدل کنند بکلیہ **قَالَ** بر لغت بنی طے۔﴾

اس قانون کا نام ہے **دُعَابِهَا** کا قانون:

خلاصہ قانون: ہر یاء جو فعل کے آخر میں واقع ہو اور اس کا فتحہ غیر اعرابی ہو اور ما قبل اس کا مکسور ہو تو بنی طے کی لغت میں اس یاء کے ما قبل کے کسرہ کو فتحہ کے ساتھ تبدیل کر کے جوازاً یاء کو الف کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور چار شرطیں ہیں:

حکم: یاء کے ماقبل کے کسرہ کو فتحہ سے تبدیل کرنا جائز اور یاء کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط(۱): یاء فعل کے آخر میں ہو احترازی مثال رَامِیٌ۔

شرط(۲): یاء مفتوح ہو احترازی مثال یَرْمِیُ۔

شرط(۳): فتحہ غیر اعرابی ہو احترازی مثال لَنْ یَّرْمِیَ۔

شرط(۴): ماقبل مکسور ہو احترازی مثال رَمْی۔

اتفاقی مثال دُعِیَ سے دُعَیَ پڑھنا جائز پھر دُعَا پڑھنا واجب ہے۔

بَقِیَ سے بَقَیَ پھر بَقَیَ سے بَقَا۔

قانون59:

﴿ ہر واؤ و یا مضموم یا مکسور کہ واقع شود بمقابلہ لام کلمہ بعد از ضمہ و کسرہ حرکت آن را حذف می کنند وجوبا بشرطیکہ یا درمیان کسرہ و واو نہ باشد و واو درمیان ضمہ و یا نہ باشد و آن واو و یا بدل از ھمزہ بابدال جوازی و حرکتش منقول از ہمزہ نہ باشد۔﴾

اس قانون کا نام ہے یدعو یرمی والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر واو و یاء مضموم یا مکسور جو لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو اور ماقبل بھی اس کا مضموم یا مکسور ہو تو اس کی حرکت کو گرانا واجب ہے بشرطیکہ یاء کسرہ اور واو کے درمیان اور واو ضمہ اور یاء کے درمیان نہ ہو اور وہی واو یا یاء ہمزہ سے تبدیل شدہ بقانون جوازی اور اس کی حرکت بھی ہمزہ سے منقول شدہ نہ ہو جیسے یَدْعُوْ، یَرْمِیْ سے یَدْعُوُ، یَرْمِیُ۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں:

حکم: واؤ اور یاء کی حرکت کو گرانا واجب ہے۔

شرط(۱): واؤ اور یاء مضموم یا مکسور ہو احترازی مثال لَنْ یَّدْعُوَ، لَنْ یَّرْمِیَ۔

شرط(۲): واؤ اور یاء لام کلمے کے مقابلے میں ہو احترازی مثال یَقُوْلُ، یَبِیْعُ۔

شرط(۳): واؤ اور یاء ضمہ اور کسرہ کے بعد ہو احترازی مثال یُدْعَوُ، یُرْمَیُ۔

شرط(۳): یاء کسرہ اور واو کے درمیان اور واو ضمہ اور یاء کے درمیان نہ ہو مثال تَدْعُوِیْنَ، رَامِیُوْنَ۔

شرط(۴): واؤ اور یاء ہمزہ سے تبدیل شدہ کسی جوازی قانون سے نہ ہو احترازی مثال کُفُوًا، مُسْتَهْزِیُوْنَ۔

شرط(۵): واؤ اور یاء کی حرکت ہمزہ سے منقول نہ ہو احترازی مثال یَسُوْءُ، یَجِیْئُ۔

اتفاقی مثال یَدْعُوُ، یَرْمِیُ سے یَدْعُوْ، یَرْمِیْ۔

قانون 60:

﴿ ہر واؤ کہ واقع شود سیوم جاچوں صَاعِدٌ شود ما قبلش مضموم و واؤ ساکن نباشد آن را بیا بدل کنند وجوبا۔﴾

اس قانون کا نام ہے یُدْعیٰ والا قانون:

خلاصہ قانون: جو واؤ اصل میں تیسری جگہ واقع ہو پھر اس سے آگے بڑھے اور اس کے ما قبل کی حرکت بھی اسی کے مخالف ہو تو اس کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم: واؤ کو یاء سے بدلنا اور پھر الف سے بدلنا واجب ہے۔

شرط(۱): واؤ اصل میں تیسری جگہ پر ہو احترازی مثال اِسْتَوْجَبَ۔

شرط(۲): واؤ تیسری جگہ سے ترقی کر گئی ہو احترازی مثال دَعَوْنَ۔

شرط(۳): ما قبل مضموم اور واؤ ساکن نہ ہو احترازی مثال یَدْعُوْ، مَدْعُوْوٌ۔

اتفاقی مثال یُدْعَوُ سے یُدْعَیُ پھر بقانون قال یُدْعیٰ ہو گیا۔

فائدہ: قال باع کا قانون تقاضا کرتا ہے کہ واؤ کو ابتداء ہی سے الف سے بدل دیا جائے اور مذکورہ قانون تقاضہ کرتا ہے کہ واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کیا جائے ہم نے دونوں کا لحاظ کیا۔ پہلے واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کر دیا پھر یاء کو الف سے بدل دیا اس طرح دونوں پر عمل ہو سکا۔

قانون61:

﴿ہر یا کہ واقع شود در آخر غیر منصرف در حالت رفع یا جر آن یا را حذف کنند و عوض تنوین در آخرش در آرند وجوبا۔﴾

اس قانون کا نام ہے دَوَاعٍ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر وہ یاء جو غیر منصرف کے آخر میں حالت رفعی یا حالت جری میں واقع ہو اس یاء کو حذف کرنا اور اس کے عوض تنوین لانا واجب ہے (عند البعض)

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں:

حکم: یاء کو حذف کرنا اور اس کے عوض تنوین لانا واجب ہے۔

شرط(۱): یاء غیر منصرف کے آخر میں ہو احترازی مثال مَبَایِعُ کہ یہاں درمیان میں واقع ہے۔

شرط(۲): حالت رفعی یا جری میں ہو احترازی مثال رأیتُ جَوَارِیَ۔

اتفاقی مثال: دَوَاعٍ، مَرَامٍ کہ دراصل دَوَاعِوٌ، مَرَامِیٌ تھے، واؤ واقع ہوئی مقابلہ لام کلمہ دُعِیَ، والے قانون سے یاء کے ساتھ تبدیل کر دیا۔ پھر اس قانون سے یاء کو حذف کیا اور اس کے عوض میں تنوین لے آئیں تو دواعٍ، مرامٍ ہو گیا۔

قانون62:

﴿ہر جمع مکسر ناقص کہ بروزن فَعَلَةٌ باشد، فا کلمہ وے را حرکت ضمہ می دھند وجوباً﴾

اس قانون کا نام ہے دُعَاۃ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر جمع مکسر ناقص جو فَعَلَةٌ کے وزن پر ہو اس کے فاء کلمہ کو حرکت ضمہ دینا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں:

حکم: فاء کلمہ کو ضمہ کی حرکت دینا واجب ہے۔

شرط(۱): ناقص کی جمع مکسر کا صیغہ ہو احترازی مثال دَاعُوْنَ۔

شرط(۲): جمع مکسر کا صیغہ فَعَلَةٌ کے وزن پر ہو احترازی مثال دُعُوٌّ۔

اتفاقی مثال دَعَوَةٌ، قال کے قانون سے دَعَاةٌ ہو گیا پھر اسی قانون سے فاء کلمہ کو ضمہ دے دیا۔ تو دُعَاةٌ ہو گیا اسی طرح رُمَاةٌ ہے۔

قانون63:

﴿ ہر واؤ لازم غیر مبدل از ہمزہ کہ واقع شود در آخر اسم متمکن ما قبلش مضموم باشد یا واو مدہ زائدہ باشد در جمع آن را بیابدل کنند وجوباً و در مفرد مانع از وجوب اعلال است آن واؤ مدہ زائدہ مگر وقتیکہ ما قبلش دیگر واؤ متحرک باشد و گرنہ جائز است۔ ﴾

اس قانون کا نام ہے اَدْلٍ، تَبَنٍّ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر واؤ جو لازمی ہو غیر مبدل از ہمزہ ہو اور اسم متمکن کے آخر میں ہو اور ما قبل اس کا مضموم ہو یا ما قبل واؤ مدہ زائدہ جمع میں ہو تو اسی واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ اور اگر مفرد میں ہو تو قانون جاری نہیں ہو گا اس واو مدہ زائدہ میں مگر اس وقت کہ ما قبل اس کے دوسری واو متحرک ہو۔

تشریح: اس قانون کے لیے دو حکم ہیں پہلے حکم کے لیے شرطوں کی تین جماعتیں ہیں:

پہلا حکم: واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی جماعت اور اس کی شرطیں:

شرط(۱): واؤ لازمی ہو احترازی مثال ضَرَبُوْ، ضَارِبُوْ۔

شرط(۲): ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو احترازی مثال کُفُوٌّ۔

شرط(۳): اسم متمکن کے آخر میں ہو احترازی مثال ھُوَ۔

شرط(۴): ما قبل مضموم ہو احترازی مثال دَلْوٌ۔

اتفاقی مثال اَدْلُوٌ، واؤ اسم متمکن کے آخر میں تھی اور اس کا ما قبل مضموم تھا تو مذکورہ

قانون سے واؤ کو یاء سے تبدیل کر دیا تو اَدْلُیٌ ہو گیا پھر بقانون دُعِیَ (یائے مشدد و مخفف) ما قبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کیا تو اَدْلِیٌ پھر یدعو یرمی (ضمہ کا یا اور واؤ پر ثقیل ہونا) کے قانون سے حرکت یاء کو حذف کر دیا تو اَدْلِیْنٌ بن گیا پھر التقاء ساکنین کے قانون سے یاء کو حذف کر دیا تو اَدْلٍ بن گیا۔ تَبَنٍّ کا اعلال بھی اسی طرح ہے۔

دوسری جماعت اور اس کی شرطیں:

پہلی تین شرطیں وہی ہیں۔

شرط (۴): ما قبل واؤ مدہ زائدہ ہو احترازی مثال اَدْلُوٌ

شرط (۵): جمع میں ہو احترازی مثال مَدْعُوْوٌ

اتفاقی مثال دُعُوْوٌ، واو لازمی جمع میں تھی اور ما قبل مدہ زائدہ تھا تو اس قانون کو جاری کر کے واؤ کو یاء سے بدل دیا تو دُعُوْیٌ بن گیا پھر بقانون قویّل قویّلة (واؤ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہو گئی) واؤ کو یاء سے بدل دیا اور یاء کو یاء میں مدغم کیا تو دُعُیٌّ پھر دِعِیٌّ کے قانون سے ضمہ ما قبل کو کسرہ سے بدل دیا تو دِعِیٌّ بن گیا۔

تیسری جماعت اور اس کی شرطیں:

تیسری جماعت کی پہلی چار شرطیں وہی ہیں۔

شرط (۵): واؤ مفرد میں ہو احترازی مثال دُعُوْوٌ۔

شرط (۶): واؤ مدہ زائدہ سے پہلے ایک اور واؤ متحرک ہو احترازی مثال مَدْعُوْوٌ۔

اتفاقی مثال: مَقْوُوْوٌ سے مَقْوُوْیٌ پھر مَقْوِیٌّ۔

دوسرا حکم: واؤ یاء کو کے ساتھ تبدیل کرنا جائز ہے۔

پہلی پانچ شرطیں وہی ہیں۔

شرط (۶): واؤ مدہ زائدہ سے پہلے اور واؤ متحرک نہ ہو احترازی مثال مَقْوُوْوٌ۔

اتفاقی مثال مَدْعُوْوٌ سے مَدْعُوْیٌ پھر مَدْعِیٌّ۔

قانون62:

﴿ ہر یا مشدد یا مخفف کہ واقع شود درآخر اسم متمکن ماقبلش اگر یک حرف مضموم باشد ضمہ آن را بکسرہ بدل کنند وجوبًا و اگر دو باشد چوں دُعُوٌّ ضمہ متصل را وجوبا غیر متصل را جوازا۔﴾

اس قانون کا نام ہے دِعِیٌّ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر یاء مشدد یا مخفف جو اسم متمکن کے آخر میں ہو پس ماقبل اس کا اگر ایک حرف مضموم ہو تو اس کے ضمہ کو کسرہ کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے اور اگر دو حرف مضموم ہو تو متصل والے ضمہ کو کسرہ کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے اور غیر متصل کو جائز ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے دو حکم اور ہر ایک حکم کے لیے دو دو شرطیں ہیں:

پہلا حکم: یاء کے ما قبل والے ضمے کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط(۱): یاء اسم متمکن کے آخر میں ہو احترازی مثال هِيَ۔

شرط(۲): یاء کا ما قبل ایک حرف مضموم ہو احترازی مثال دُعُوٌّ۔

انفاقی مثال اَدْلُوٌ، تَبَنُّوٌّ سے اَدْلِیٌ، تَبَنِّیٌّ پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم: ضمہ قریبی کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے اور ضمہ بعیدی کو کسرہ سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

شرط(۱): یاء اسم متمکن کے آخر میں ہو احترازی مثال هِيَ۔

شرط(۲): یاء کے ما قبل کے دو حروف مضموم ہو انفاقی مثال دُعُوٌّ سے دُعِیٌّ پڑھنا واجب اور دِعِیٌّ پڑھنا جائز ہے۔

قانون65:

﴿ ہر حرف علت کہ واقع شود در آخر فعل مضارع وقت دخول جوازم وبناکردن امر حاضر معلوم حذف کردہ می شود وجوبا۔﴾

اس قانون کانام ہے لَمْ یَدْعُ لَمْ یَرْمِ والا قانون۔

خلاصہ قانون: اگر فعل مضارع کے آخر میں کوئی حرف علت ہو تو جب اس پر حروف جوازم میں سے کوئی داخل ہو یا امر معلوم حاضر کا صیغہ بنائیں تو وہ گر جاتا ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں:

حکم: حرف علت کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط(۱): مضارع کے آخر میں کوئی حرف علت موجود ہو احترازی مثال یَضْرِبُ۔

شرط(۲): حرف جازم داخل ہو یا امر حاضر بنانے کے ارادہ ہو احترازی مثال یَدْعُوْ۔

اتفاقی مثال لَمْ یَدْعُ لَمْ یَرْمِ ، اُدْعُ ، اِرْمِ۔

قانون66:

﴿ در التقائے ساکنین علی غیر حدہ اگر ساکن اول غیر مدہ واو جمع باشد آن را حرکت ضمہ می دھند وجوبا واگر ساکن اول غیر مدہ یائے واحدہ باشد آن را حرکت کسرہ می دھند وجوباً۔﴾

اس قانون کانام ہے لِتُدْعَوُنَّ ، لِتُرْمَيِنَّ والا قانون:

خلاصہ قانون: التقائے ساکنین علی غیر حدہ میں اگر پہلا ساکن غیر مدہ واو جمع کی ہو تو اس کو ضمہ دینا واجب ہے اور اگر پہلا ساکن غیر مدہ یائے وحدت کی ہو تو اس کو حرکت کسرہ دینا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے دو حکم ہیں اور ہر ایک حکم کے لیے دو دو شرطیں ہیں:

پہلا حکم: واؤ کو حرکت ضمہ دینا واجب ہے۔

شرط(۱): التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ ہو احترازی مثال اِحمارَّ۔

شرط(۲): اول ساکن غیر مدہ واو جمع کی ہو احترازی مثال لَوِ اسْتَطَعْنَا (واو جمع کی نہیں ہے)

اتفاقی مثال لِتَدْعُوْنَّ سے لِتَدْعُوْنَّ پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم: یاء کو کسرہ کی حرکت دینا واجب ہے۔

شرط(۱): التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ ہو احترازی مثال خُوَیْصَّۃٌ۔

شرط(۲): ساکن اول غیر مدہ یائے واحدہ مونث کی ہو احترازی مثال ضاربی القوم

اتفاقی مثال لِتَرْمَیْنَّ سے لِتَرْمِیْنَّ پڑھنا واجب ہے۔

قانون 67:

﴿ واو لام کلمہ فُعْلیٰ اسمی یا میشود وجوبا و یا لام کلمہ فَعْلیٰ اسمی واو می شود وجوبا۔ ﴾

اس قانون کا نام ہے دُعْیٰ، فَتْوِیٰ، تَقْوِیٰ والا قانون:

خلاصہ قانون: فُعْلیٰ اسمی کے لام کلمہ کے مقابلے میں واؤ ہو تو یا ہو جاتی ہے وجوباً اور فَعْلیٰ اسمی کے لام کلمہ کے مقابلے میں یا ہو تو واؤ ہو جاتی ہے وجوباً۔

تشریح: اس قانون کے لیے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے تین تین شرطیں ہیں:

پہلا حکم: واو کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط(۱): واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو احترازی مثال وُعْدٰی، قُوْلیٰ۔

شرط(۲): واؤ فُعْلیٰ میں ہو احترازی مثال دُعَاءٌ۔

شرط(۳): فُعْلیٰ اسمی ہو احترازی مثال غُزْوٰی (یہ فعلیٰ صفتی ہے)

اتفاقی مثال: دُعْوٰی، عُلْوٰی، دُنْوٰی، کو دُعْیا، عُلْیَا، دُنْیَا پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم: یاء کو واؤ کرنا واجب ہے۔

شرط(۱): یا لام کلمہ میں ہو احترازی مثال بَیْعٌ۔

شرط(۲): فعلیٰ کے وزن پر ہو احترازی مثال رَمْیٌ۔

شرط(۳): فعلیٰ اسمی ہو احترازی مثال صَدْیٰ (یہ صفتی ہے)

اتفاقی مثال فَتْیٰ، تَقْیٰ، کو فَتْوٰی، تَقْوٰی پڑھنا واجب ہے۔

قانون68:

﴿ ہر ہمزہ کہ واقع شود بعد از الف مفاعل قبل یا ودر مفرد قبل از یا نہ بود آں را بیا مفتوح بدل کنند وجوبا مگر آن ہمزہ کہ واقع شدہ در مفرد بعد از الف چہارم جا چرا کہ آن ہمزہ را در جمع بواو مفتوح بدل کنند وجوبا۔﴾

اس قانون کا نام ہے رَخَایَا اَدَاوَا والا قانون:

خلاصہ ٔ قانون: ہر ہمزہ جو الف مفاعل کے بعد اور یاء سے پہلے واقع ہو اور مفرد میں یاء سے پہلے نہ ہو تو اس کو یاء مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے مگر وہ ہمزہ جس کے مفرد کے صیغہ میں الف کے بعد چوتھی جگہ واوٗ واقع ہو تو اس ہمزہ کو جمع میں واوٗ مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے پانچ پانچ شرطیں ہیں:

پہلا حکم: یاء کے ما قبل ہمزے کو یائے مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط(۱): ہمزہ الف کے بعد ہو احترازی مثال سَئَلَ۔

شرط(۲): الف مفاعل کے بعد ہو احترازی مثال قَائِلٌ۔

شرط(۳): ہمزہ یا سے پہلے ہو احترازی مثال شَرَائِفُ۔

شرط(۴): مفرد میں یاء سے پہلے نہ ہو احترازی مثال جَوَائِيُ۔

شرط(۵): مفرد میں الف کے بعد چوتھی جگہ واو نہ ہو احترازی مثال اَدَائِيُ۔

اتفاقی مثال رَخَائِيُ اس قانون سے ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے تبدیل کیا رَخَايَيُ ، خَطَايَيُ پھر قَالَ والے قانون سے یاء کو الف سے تبدیل کر دیا۔ رَخَايَا یا خَطَايَا بن گیا۔

دوسرا حکم: واو کے ما قبل ہمزہ کو واو مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط چار شرطیں وہی ہیں:

پانچویں شرط: مفرد میں الف کے بعد چوتھی جگہ واو ہو احترازی مثال رَخَائِيُ۔

اتفاقی مثال اَدَائِوُ ہمزہ کو واو مفتوحہ سے بدل دیا اَدَاوَوُ ہوا پھر بقانون قَالَ اَدَاوٰی بن گیا۔

قانون69:

﴿ ہر جائے کہ سہ یا در یک کلمہ جمع شوند، بایں طور کہ اول مدغم در ثانی و ثالث مقابلہ لام کلمہ، آں ثالث راحذف کنند وجوبانسیامنسیابشر طیکہ در مصغر باشد۔﴾

اس قانون کا نام ہے رُخَيٌّ رُخَيَّةٌ والا قانون:

خلاصہ قانون: وہ مقام جہاں تین یاء ایک کلمہ میں بایں طور جمع ہوں کہ پہلی یاء دوسری یاء میں مدغم ہو اور تیسری یاء لام کلمہ میں ہو تو اس تیسری یاء کو حذف کریں گے۔

نسیا منسیا بشر طیکہ مصغر میں ہو۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم: تیسری یاء کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط(۱): تین یاء ہوں احترازی مثال حَيِّيَ۔

شرط(۲): اول یاء ثانی میں مدغم ہو اور تیسری لام کلمہ میں ہو احترازی مثال مُقَيِّلٌ۔

شرط(۳): مصغر میں ہو احترازی مثال حَيِّيَ۔

اتفاقی مثال رُخَيِّيٌ، رُخَيِّيَةٌ سے رُخَيٌّ، رُخَيَّةٌ پڑھنا واجب ہے۔

قانون70:

﴿ ہر واو و یا کہ واقع شود قبل تائے تانیث یا زیادتی فعلان ما قبلش واو مضموم باشد، ضمہ ما قبلش را بکسرہ بدل کنند وجوبا واگر غیر واو باشد آن یاء را بواو بدل کنند و واو بر حال خود باشد۔﴾

اس قانون کا نام ہے قَوِيَتْ، طَوِيَتْ والا قانون۔

خلاصہ قانون: ہر واو اور یاء جو واقع ہو تائے تانیث یا الف نون زائد تان سے پہلے اور ما قبل ان کے واو مضموم ہو تو ان کے ما قبل کے ضمے کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے اور اگر ما قبل میں واو نہ ہو تو یاء کو واو مفتوح سے بدلیں گے اور واو کو اپنے حال پر چھوڑ دیں گے۔

تشریح: اس قانون کے لیے دو حکم اور ہر حکم کے لیے دو دو شرطیں ہیں:

پہلا حکم: ماقبل والے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے۔

شرط(۱): واو اور یاء تائے تانیث یا زیادتی فعلان سے پہلے ہو احترازی مثال دَعُوَ۔

شرط(۲): اس کے ماقبل میں دوسری واو مضموم ہو احترازی مثال رَضِیَتْ۔

انفاقی مثال قَوُوَتْ، طَوُیَتْ سے قَوِیَتْ، طَوِیَتْ پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم: یاء کو واو سے بدلنا اور واو کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔

شرط(۱): واو اور یاء تائے تانیث یا الف نون زائد تان سے پہلے ہو احترازی مثال دَعُوَ۔

شرط(۲): اس کے ماقبل میں سوائے واو کے اور کوئی حرف مضموم ہو احترازی مثال رَضِیَتْ۔

انفاقی مثال واو کی رَخُوَتْ، رَخُوَانِ اس میں واو کو اپنے حال پر چھوڑیں گے۔

یاء کی مثال رَمُیَتْ، رَمُیَانِ سے رَمُوَتْ رَمُوَانِ پڑھنا واجب ہے۔

قانون71:

﴿ہر یا کہ واقع شود در آخر فعل وما قبل او مضموم باشد واو شود وجوبا۔﴾

اس قانون کا نام ہے رَمُوَ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر یاء جو فعل کے آخر میں ہو اور ماقبل اس کا مضموم ہو تو واو بن جائے گی وجوبا۔

اس قانون کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں:

حکم: یاء کو واو سے بدلنا واجب ہے۔

شرط(۱): یاء فعل کے آخر میں ہو احتراز مثال رَمْیٌ۔

شرط(۲): ماقبل مضموم ہو احترازی مثال رَمْی۔

انفاقی مثال رَمُیَ سے رَمُوَ پڑھنا واجب ہے۔

ختم شدہ قوانین ناقص وشروع شود قوانین مہموز

قوانین مہموز

قانون72:

﴿ ہر ہمزہ ساکن مظہر کہ ماقبلش متحرک باشد و ہمزہ در دیگر کلمہ ماسوائے ہمزہ مطلقا آں ہمزہ ساکن را بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند جوازا بشرطیکہ باعث تحریکش موجود نباشد۔﴾

اس قانون کا نام ہے یَأْخُذُ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر وہ ہمزہ جو ساکن ہو اور ماقبل اس کا متحرک ہو اور اگر ماقبل اس کا ہمزہ ہو تو کلمہ دوسرا ہو ماسوائے ہمزہ کے مطلقا (چاہے ایک کلمہ ہو چاہے دو کلمہ ہوں) اس ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے بشرطیکہ اس کو کوئی حرکت دینے کا سبب موجود نہ ہو۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں:

حکم: ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

شرط(۱): ہمزہ ساکن ہو احترازی مثال سَئَلَ۔

شرط(۲): ہمزہ مظہر ہو احترازی مثال سَئَّلَ۔

شرط(۳): ہمزہ کا ماقبل متحرک ہو احترازی مثال یَسْئَلُ۔

شرط(۴): دوسرا ہمزہ دوسرے کلمے میں ہو احترازی مثال اَءْمَنَ۔

شرط(۵): اس کو حرکت دینے کا کوئی سبب موجود نہ ہو احترازی مثال یَأْمُرُّ (یہاں ادغام کا سبب موجود ہے)۔

اتفاقی مثال ایک کلمہ کی یَأْخُذُ، یُؤْمِنُ سے یَاخُذُ، یُوْمِنُ۔

اور دو کلمہ کی مثال القَارِئُ اؤْتُمِنَ سے القَارِئُ وْتُمِنَ پڑھنا جائز ہے۔

قانون73:

﴿ہر ہمزہ ساکن مظہر کہ ماقبلش دیگر ہمزہ متحرک باشد از آن کلمہ آن ہمزہ ساکن رابوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند وجوبا بشرطیکہ باعث تحریکش موجود نباشد اگر ہمزہ اول وصلی باشد در درج کلام بیفتد وہمزہ ثانی بصورت خود عود می کنند وجوبا مگر کُلْ وخُذْ و مُرْ شاذ اند۔﴾

اس قانون کا نام ہے آمَنَ اُوْمِنَ اِیْمَانٌ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر ہمزہ ساکن مظہر کہ ماقبل اس کا دوسرا ہمزہ متحرک اُسی کلمہ میں ہو تو اس ہمزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے بشرطیکہ اس کی حرکت کا کوئی سبب موجود نہ ہو اور اگر پہلا ہمزہ وصلی ہو اور درمیان کلام میں گر جائے تو ہمزہ ثانی کو اپنی صورت پر واپس لوٹانا واجب ہے مگر کُلْ اور خُذْ اور مُرْ شاذ ہیں۔

تشریح: اس قانون کے لیے دو حکم ہیں پہلے حکم کی پانچ شرطیں اور دوسرے حکم کی سات شرطیں ہیں۔

پہلا حکم: ہمزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط(۱): ہمزہ ساکن ہو احترازی مثال سَئَلَ

شرط(۲): ہمزہ مظہر ہو احترازی مثال سَئَّلَ

شرط(۳): ہمزہ ساکن کا ماقبل دوسرا ہمزہ متحرک ہو احترازی مثال یَأْخُذْ

شرط(۴): دونوں ہمزے ایک کلمہ میں ہوں احترازی مثال القارِئُ اؤتُمِنَ۔

شرط(۵): ہمزہ کو حرکت دینے کا کوئی سبب موجود نہ ہو احترازی مثال اَئِمَّۃٌ

اتفاقی مثال اَءْمَنَ، اُءْمِنَ، اِءْمَانًا سے اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِیْمَانًا پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم: ہمزہ وصلی کو گرا کر دوسرے ہمزے کو اپنی اصلی حالت پر لانا واجب ہے۔

پانچ شرطیں وہی ہیں۔

شرط(٦): پہلا ہمزہ وصلی ہو احترازی مثال أَءۡمَنَ (باب افعال کا ہمزہ قطعی ہے)

شرط(٧): ہمزہ وصلی درمیان کلام میں واقع ہو احترازی مثال اُؤۡتُمِنَ۔

اتفاقی مثال اَلَّذِیۡ اُءۡتُمِنَ سے اَلَّذِیۡ ءۡتُمِنَ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ: کُلۡ، خُذۡ، مُرۡ دراصل اُءۡکُلۡ ، اُءۡخُذۡ، اُءۡمُرۡ تھے۔ مذکورہ قانون کے مطابق دوسرے ہمزہ کو واو سے تبدیل کرنا واجب تھا۔ حالانکہ استعمال میں دونوں ہمزوں کو حذف کیا جاتا ہے۔ اس لیے یہ کلمات شاذ قرار پائے۔

قانون 74:

﴿ ہر ہمزہ مفتوحہ کہ ماقبلش مضموم یا مکسور باشد، ہمزہ در دیگر کلمہ ماسوائے ہمزہ مطلقا، آں ہمزہ مفتوحہ را بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند جوازاً۔﴾

اس قانون کا نام ہے سُوَال والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر ہمزہ مفتوحہ کے ماقبل اس کا مضموم یا مکسور ہو، اور اگر ہمزہ ہو تو دوسرے کلمہ میں ہو اور اگر وہ ہمزہ کے علاوہ کوئی اور حرف ہو تو عام ہے خواہ اسی کلمہ میں ہو، خواہ دوسرے کلمہ میں ہو تو اس ہمزہ مفتوحہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں:

حکم: ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔

شرط(١): ہمزہ مفتوح ہو احترازی مثال سُئِلَ۔

شرط(٢): ماقبل مضموم یا مکسور ہو احترازی مثال سَئَلَ۔

شرط(٣): ہمزہ دوسرے کلمے میں ہو احترازی مثال أَءۡمَنَ۔

اتفاقی مثال ایک کلمہ کی سُؤَال، مِئَرٌ سے سُوَالٌ، مِیَرٌ پڑھنا جائز ہے۔

دو کلموں کی مثال یَجِیۡءُ اَحۡمَدُ سے یَجِیۡءُ وَحۡمَدُ۔

قانون75:

﴿ ہر دو ہمزہ متحرک اگر جمع شوند، دریک کلمہ دیگر یکے از ایشاں مکسور باشد ثانی را بیا بدل کنند وجوبا سوائے اَئِمَّۃٌ کہ دریں جا جائز است۔ اگر ہیچ یکے مکسور نہ باشد، ثانی را بو او بدل کنند وجوبا مگر اُءَ کْرِمُ شاذ است۔﴾

اس قانون کا نام ہے اَوَادِمُ ، اُوَیْدِمُ ، اَئِمَّۃٌ والا قانون:

خلاصۂ قانون: جہاں دو ہمزے متحرک ایک کلمہ میں جمع ہوں اگر ایک ان میں سے مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے مگر ائمۃ میں جائز ہے اور اگر کوئی ان میں سے مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو واو مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے مگر اُءَ کْرِمُ شاذ ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے دو حکم ہیں اور ہر ایک حکم کے لیے چار چار شرطیں ہیں:

پہلا حکم: دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

شرط(۱): دو ہمزے ہوں احترازی مثال سَئَلَ۔

شرط(۲): دونوں ہمزے متحرک ہوں احترازی مثال اَءْمَنَ۔

شرط(۳): دونوں ہمزے ایک کلمے میں ہو احترازی مثال یَقْرَءُ اَخُوْکَ۔

شرط(۴): کوئی ایک ہمزہ مکسور ہو احترازی مثال اُءَیْدِمُ۔

انفاقی مثال جاءِءٌ سے جَاءِیٌ پھر یاء پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے حرکت ضمہ حذف دیا گیا تو جَائِیْنٌ بن گیا پھر التقاء ساکنین ہوا تو جَاءٍ بن گیا۔

دوسرا حکم: ہمزہ کو واو مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔

تین شرطیں وہی ہے۔

شرط(۵): ان دونوں ہمزوں میں سے کوئی مکسور نہ ہو احترازی مثال جَاءِءٌ۔

انفاقی مثال اُءَیْدِمُ سے اُوَیْدِمُ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ: ائمۃ باوجود وجود تمام شرائط کے اس میں قانون جاری نہیں ہوتا کیونکہ یہ شاذ ہے۔

اس طرح اُءَکْرِمُ بھی باوجود وجودِ تمام شرائط کے اس میں قانون جاری نہیں ہوتا لِوُجُوْدِ کثرۃ الاستعمال۔

قانون 76:

﴾ہر ہمزہ متحرک کہ ماقبلش ساکن مظہر قابل حرکت باشد سوائے یائے تصغیر ونون انفعال وواؤ ویائے مدہ زائدہ دریک کلمہ حرکت آں ہمزہ را نقل کردہ بما قبل دادہ جوازاً ہمزہ راحذف کنند وجوبا مگر مَرْاَۃٌ شاذ است۔

اس قانون کا نام ہے یَسَلُ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر ہمزہ متحرک کہ ماقبل اس کے ساکن مظہر، حرکت کو قبول کرنے والا ہو، یائے تصغیر اور نون انفعال کے بعد نہ ہو اور واؤ اور یاء مدہ زائدہ جو ایک کلمہ میں ہو انکے بعد بھی نہ ہو تو اس ہمزہ کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دینا جائز ہے اور ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے۔ مگر مَرْءَۃٌ شاذ ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور سات شرطیں ہیں:

حکم: ہمزہ کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دینا جائز ہے پھر ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط(۱): ہمزہ متحرک ہو احترازی مثال یأخذ۔

شرط(۲): ہمزہ کا ماقبل ساکن ہو احترازی مثال سَئَلَ۔

شرط(۳): ہمزہ کا ماقبل ساکن ہو کر مظہر ہو احترازی مثال سَأَّلَ

شرط(۴): ہمزہ کا ماقبل حرکت کو قبول کرتا ہو احترازی مثال تَسَاءَلُ۔

شرط(۵): ہمزہ سے پہلے یائے تصغیر نہ ہو احترازی مثال سُوَیْئِلٌ۔

شرط(۶): ہمزہ سے پہلے نون انفعال کا نہ ہو احترازی مثال اِنْئَطَرَ۔

شرط(۷): ہمزہ سے پہلے واو اور یائے مدہ زائدہ نہ ہو احترازی مثال خطیئۃ ۔

اتفاقی مثال یَسْئَلُ سے یَسَلُ، قَدْ اَفْلَحَ سے قَدَ فْلَحَ پڑھنا۔

فائدہ:

اگر واؤ اور یاء مدہ اصلی ہوں جیسے سُوْءٌ کو سُوٌّ اور سِیْئَتٌ کو سِیَتٌ پڑھنا واجب ہے۔
اور اگر واو اور یاء مدہ زائدہ اور ہمزہ علیحدہ علیحدہ کلمہ میں ہوں جیسے بَاعُوْا اَمْوَالَھُمْ کو بَاعُوَمْوَالَھُمْ پڑھنا جائز ہے (یعنی ان دونوں صورتوں میں جوازاً قانون جاری ہو جائے گا)

قانون 77:

﴿ہر ہمزہ کہ واقع شود بعد از یائے تصغیر وواؤ ویاء مدہ زائدہ در یک کلمہ آں ہمزہ را جنس ما قبل کردہ جوازا ادغام می کنند وجوبا۔﴾

اس قانون کا نام ہے خَطِیْئَۃٌ، مَقْرُوْءَۃٌ والا قانون۔

خلاصہ قانون: ہر وہ ہمزہ جو یائے تصغیر اور واؤ ویائے مدہ زائدہ کے بعد ایک کلمہ میں واقع ہو تو اس ہمزہ کو ما قبل کی جنس کرنا جائز اور ادغام کرنا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں (کامل) ہیں۔

حکم: ہمزہ کو ما قبل کی جنس کرنا جائز اور ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط(۱): ہمزہ یائے تصغیر کے بعد واقع ہو احترازی مثال سَئَلَ۔

اتفاقی مثال اُفَیْئِسٌ سے اُفَیِّسٌ۔

شرط(۲): ہمزہ واو ویائے مدہ کے بعد ایک کلمہ میں ہو احترازی مثال باعو اموالھم۔

اتفاقی مثال مَقْرُوْئَۃٌ سے مَقْرُوَّۃٌ، خَطِیْئَۃٌ سے خَطِیَّۃٌ۔

قانون 78:

﴿ ہر دو ہمزہ کہ جمع شوند، در کلمہ غیر موضوع علی التضعیف اول ساکن ثانی متحرک باشد، آنرا بیابدل کنند وجوبا۔﴾

اس قانون کا نام ہے قِرَءْیٌ والا قانون

خلاصہ ٔقانون: اگر دو ہمزے ایسے کلمہ میں اکٹھے جمع ہو جائیں جو کلمہ مضاعف کے لیے وضع نہ کیا گیا ہو اور اس میں اول ساکن ثانی متحرک ہو تو ثانی کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں:

حکم: ہمزہ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط(۱): دو ہمزے ہوں احترازی مثال یَأْخُذ

شرط(۲): دونوں اکٹھے ہوں احترازی مثال لُؤْلُؤٌ۔

شرط(۳): دونوں ایک کلمے میں ہو احترازی مثال یَقْرَءُ، اِضْرِبْ۔

شرط(۴): دونوں ہمزے غیر موضوع علی التضعیف ہوں احترازی مثال سَئَّلَ

شرط(۵): پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو احترازی مثال اٰءْمَنَ۔

اتفاقی مثال قِرَءْءٌ سے قِرَءْیٌ پڑھنا۔

قانون 79:

﴿ ہر ہمزہ متحرک کہ منفردہ راکہ ماقبلش نیز متحرک باشد آن را بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند جوازا نزد بعض۔﴾

اس قانون کا نام ہے سَاَلَ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر ہمزہ متحرک کہ اس کا ماقبل بھی متحرک ہو اسی حرکت کے ساتھ یعنی دونوں کی حرکت ایک ہو تو اس ہمزہ کو ماقبل کی حرکت سے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور چار شرطیں ہیں:

حکم: ہمزہ کو ما قبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔

شرط(۱): ہمزہ متحرک ہو احترازی مثال رَاْسٌ

شرط(۲): منفردہ ہو احترازی مثال اُءَیْدِمُ

شرط(۳): ہمزہ کا ما قبل بھی متحرک ہو احترازی مثال یَسْئَلُ۔

شرط(۴): ہمزہ اور اس کے ما قبل کی حرکت ایک ہو احترازی مثال سُئِلَ۔

اتفاقی مثال سَأَلَ سے سَالَ ، کُفُؤًا سے کُفُوًا، مُسْتَهْزِئِیْنَ سے مُسْتَهْزِیِیْنَ پڑھنا جائز ہے۔

قانون 80:

﴿ہر ہمزہ منفردہ مکسورہ کہ ما قبلش حرکت مضموم باشد و مضموم بعد از کسرہ بواو و یا بدل کردہ شود جوازا نزد اخفش۔﴾

اس قانون کا نام ہے سُوِلَ مُسْتَهْزِیُوْنَ والا قانون۔

خلاصہ قانون: ہر ہمزہ منفردہ مکسورہ کہ اس کا ما قبل مضموم ہو یا خود مضموم ہو اور اس کا ما قبل مکسور ہو تو اس ہمزہ کو واؤ اور یاء سے بدلنا جائز ہے۔ اخفش کے نزدیک۔

تشریح: اس قانون کے لیے دو حکم اور ہر ایک حکم کے لیے تین تین شرطیں ہیں:

پہلا حکم: ہمزہ کو واو سے بدلنا جائز ہے۔

شرط(۱): ہمزہ منفردہ ہو احترازی مثال اَءُمَنَ

شرط(۲): ہمزہ خود مکسور ہو احترازی مثال یَسْئَلُ

شرط(۳): ہمزہ کا ما قبل مضموم ہو احترازی مثال سَئِلَ

اتفاقی مثال سُئِلَ کو سُوِلَ پڑھنا جائز ہے۔

دوسرا حکم: ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط وہی ہے۔

شرط(۲): ہمزہ خود مضموم ہو احترازی مثال سُئِلَ۔

شرط(۳): ہمزہ کا ما قبل مکسور ہو احترازی مثال سَئَلَ۔

اتفاقی مثال مُسْتَهْزِءُوْنَ کو مُسْتَهْزِيُوْنَ پڑھنا جائز ہے۔

قانون 81:

﴿ ہر ہمزہ وصلی مفتوحہ کہ داخل شود بر آں ہمزہ استفہام بالف بدل کردہ شود وجوبا بمع باقی داشتن التقائے ساکنین ﴾

اس قانون کا نام ہے آلْحَسَنُ والا قانون:

خلاصۂ قانون: ہمزہ استفہام جب ہمزہ وصلی مفتوحہ پر داخل ہو جائے تو اس کو الف سے بدلنا واجب ہے التقائے ساکنین کو باقی رکھتے ہوئے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں:

حکم: ہمزہ وصلی کو الف سے بدلنا واجب ہے۔

شرط(۱): ہمزہ وصلی ہو احترازی مثال اَكْرَمَ

شرط(۲): ہمزہ مفتوح ہو احترازی مثال سُئِلَ

شرط(۳): ہمزہ وصلی پر ہمزہ استفہام داخل ہو احترازی مثال اَلْحَمْدُ

اتفاقی مثال ءَاَلْحَسَنُ سے آلْحَسَنُ پڑھنا واجب ہے۔

قوانین مضاعف

قانون 82:

﴿ ہر گاہ دو حروف متجانسین اگر جمع شوند، در اول کلمہ ثلاثی مجرد یا رباعی مجرد مطلقا ادغام ممتنع است ودراول کلمہ ثلاثی مزید فیہ جائز است مطلقا سوائے مضارع چرا کہ در مضارع وقتیکہ جائز است کہ حاجت بہ ہمزہ وصلی نیفتد۔

واگر ہر دو متجانسین در اول کلمہ نباشند واول ساکن ثانی متحرک باشد ادغام واجب است بوجود۔

پنج شرائط: اول آن کہ آن تجانسین دو ہمزہ در کلمہ غیر موضوع علی التضعیف نہ باشد چنانچہ قِرَءٌ در اصل قرءءٌ بود، دوم آں کہ اول متجانسین ھاوقف نباشد چنانچہ اغرّہ ھلال سوم آں کہ اول متجانسین مدہ مبدل بابدال جائز نباشد چنانچہ رییا در اصل رِءْیَا بود، چہارم آں کہ اول متجانسین مدہ درآخر کلمہ نباشد چنانکہ فِیْ یَوْمٍ پنجم کہ ادغام باعث التباس یک وزن قیاسی بدیگر قیاسی نباشد۔

چنانچہ قُوِلَ وَتُقُوْوِلَ کہ ملتبس می شود بِقُوِّلَ وَتُقُوِّلَ۔

واگر آں متجانسین ہر دو متحرک باشد ادغام واجب است بوجود نُہ (۹) شرائط اول اینکہ اول متجانسین مدغم فیہ نباشد، چنانچہ حَبَّبَ دوم، اینکہ کسے از متجانسین زائدہ برائے الحاق نباشد چنانچہ جَلْبَبَ ، شَمْلَلَ سوم اینکہ اول متجانسین تائے افتعال نباشد چنانچہ اِقْتَتَلَ چہارم اینکہ آں متجانسین دوواو درافعلال نباشد چنانچہ اِرْعَوٰی کہ دراصل اِرْعَوَوَ بود پنجم اینکہ کسے از متجانسین مقتضی اعلال نباشد چنانچہ قَوِیَ کہ در اصل قَوِوَ بود، ششم اینکہ حرکت ثانی عارضی نباشد چوں اُرْدُدِ القوم، ہفتم اینکہ آں متجانسین در دو کلمہ نباشد چوں مَكَّنَنِيْ واگر دو کلمہ باشند پس اگر ماقبل متحرک یائے لین غیر مدغم باشد ادغام جائز ورنہ ممتنع ہشتم اینکہ آں متجانسین دو یا نباشد چوں حَیِیَو دُمَیِیَانِ، نہم اینکہ آں متجانسین دراسم برکیے ازیں پنج اوزان نباشد چوں فَعَلٌ، فِعِلٌ ،

فُعُلٌ ، فَعِلٌ، فُعَلٌ، چوں سَبَبٌ، رِدِدٌ، سُرُرٌ، عَلِلٌ، دُرَرٌ۔﴾

اس قانون کا نام ہے مضاعف والا یا متجانسین والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر وہ مقام جہاں دو حرف ایک جنس کے اکھٹے کلمہ کے شروع میں آجائیں تو وہ کلمہ چاہے ثلاثی مجرد کا ہو یا رباعی مجرد کا تو اس میں ادغام کرنا حرام ہے۔ جیسے طَطَمَ وتَتَرٰی اور اگر دو حرف ایک جنس کے ثلاثی مزید فیہ یا رباعی مزید فیہ کے شروع میں ہیں تو ان کی ماضی کے شروع میں مطلقا ادغام کرنا جائز ہے خواہ شروع میں ہمزہ وصلی کی ضرورت ہو یا نہ ہو اگر ہمزہ وصلی کی ضرورت ہو جیسے تَتَارَکَ، تَتَرَّکَ، سے اِتَّارَکَ، اِتَّرَّکَ۔

اور اگر ہمزہ وصلی کی ضرورت نہیں اس کی مثال جیسے فَتَتَارَکَ سے فَتَّارَکَ، فَتَتَرَّکَ سے فَتَّرَّکَ اور اگر مضارع ہے اور شروع میں ہمزہ وصلی کی بھی ضرورت پڑے تو ادغام ناجائز ہے جیسے تَتَضَارَبُ اس میں اگر تاء کا تاء میں ادغام کریں تو شروع میں ہمزہ وصلی لانا پڑے گا اور اگر مضارع میں ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ پڑے تو پھر ادغام جائز ہے۔ جیسے فَتَتَضَارَبُ سے فَتَّضَارَبُ کیونکہ شروع میں فاء ہے ہمزہ کی ضرورت نہیں۔

اور اگر دو حرف ایک جنس کے کلمہ کے شروع میں نہ ہوں یعنی درمیان میں ہوں یا آخر میں لیکن پہلا ساکن ہو دوسرا متحرک ہو تو ادغام کرنا واجب ہے پانچ شرائط کے وجود کے ساتھ۔

۱۔ وہ متجانسین دو ہمزہ کلمہ غیر موضوع علی التضعیف میں نہ ہوں جیسے قَرِئٌ جو اصل میں قَرِءْءٌ تھا۔

۲۔ متجانسین میں سے پہلی ھا وقف کی نہ ہو جیسے اَغَرَّہْ ھلال۔

۳۔ متجانسین میں سے پہلا جوازی قانون سے بدلا ہوا نہ ہو جیسے رِیْیًا اصل میں رِءْیًا تھا۔

۴۔ متجانسین میں سے پہلا مدہ کلمہ کے آخر میں نہ ہو جیسے فِیْ یَوْمٍ۔

۵۔ ادغام کے سبب ایک وزن قیاسی کا دوسرے وزن قیاسی کے ساتھ التباس نہ ہو جیسے قُوْوِلَ تُقُوْوِلَ جو ملے ہوئے ہیں قُوِّلَ اور تُقُوِّلَ کے ساتھ۔

اور جس کلمہ میں دو حرف ایک جنس کے جمع ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو ان میں ادغام کرنا واجب ہے نو شرائط کے وجود کے ساتھ۔

۱۔ متجانسین میں پہلا مدغمہ ہو جیسے حَبَّبَ۔

۲۔ متجانسین میں سے کوئی بھی زائدہ الحاق کے واسطے نہ ہو جیسے جَلْبَبَ اور شَمْلَلَ

۳۔ متجانسین میں سے پہلی تا باب افتعال کی نہ ہو جیسے اِقْتَتَلَ

۴۔ وہ متجانسین دو واوَ باب افعلال کی نہ ہوں جیسے اِرْعَوٰی جو کہ اصل میں اِرْعَوَوَ تھا۔

۵۔ متجانسین میں سے کوئی ایک تعلیل کا تقاضہ کرنے والا نہ ہو جیسے قَوِیَ جو کہ اصل میں قَوِوَ تھا۔

۶۔ حرکت ثانی کی عارضی نہ ہو جیسے اُرْدُدِ الْقومَ۔

۷۔ وہ متجانسین دو کلمے نہ ہوں جیسے مَكَّنَنِیْ اور اگر دو کلمے ہوں اور ما قبل متحرک یائے لین غیر مدغم ہو تو ادغام جائز ہے۔

۸۔ وہ متجانسین دو یاء نہ ہوں جیسے حَيِيَ اور رُمْيَيَانِ۔

۹۔ وہ متجانسین ان پانچ اوزان میں سے کسی وزن پر نہ ہوں۔ فَعَلٌ، فِعِلٌ، فُعُلٌ، فَعِلٌ، فُعَلٌ، جیسے سَبَبٌ، رِدِدٌ، سُرُرٌ، عَلِلٌ، دُرَرٌ۔

تشریح: اس قانون کے لیے دو حکم ہیں۔ پہلے حکم کے لیے تین شرائط ہیں اور دوسرے حکم کے لیے شرطوں کی دو جماعتیں ہیں پہلی جماعت کے لیے سات شرطیں اور دوسری جماعت کے لیے گیارہ شرطیں ہیں۔

پہلا حکم: متجانسین میں ادغام کرنا جائز ہے۔

شرط(۱): دونوں متجانسین اول کلمہ میں جمع ہوں احترازی مثال مَدَدَ۔

شرط(۲): ثلاثی مجرد اور رباعی مجرد کے اول میں نہ ہوں احترازی مثال دَدَنَ، ضَضْرَبَ۔

اتفاقی مثال تَتَرَّکَ، تَتَارَکَ سے اِتَّرَّکَ، اِتَّارَکَ پڑھنا جائز ہے۔

شرط(۳): اگر متجانسین فعل مضارع میں ہوں تو ہمزہ وصلی لانے کی ضرورت نہ پڑے احترازی مثال تَتَصَرَّفُ، تَتَضَارَبُ ، اتفاقی مثال فَتَتَرَّکَ ، فَتَتَارَکَ سے فَتَّرَّکَ، فَتَّارَکَ پڑھنا جائز ہے۔

دوسرا حکم: متجانسین میں ادغام کرنا واجب ہے۔

پہلی جماعت کی شرطیں:

شرط(۱): دونوں متجانسین کلمے کے شروع میں نہ ہوں احترازی مثال تَتَرَّکَ۔

شرط(۲): پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو احترازی مثال اِمْتَدِدْ۔

شرط(۳): متجانسین دو ہمزے کلمہ غیر موضوع علی التضیعف میں نہ ہوں احترازی م ثال قَرَءْءٌ۔

شرط(۴): متجانسین میں کوئی ھا وقف کی حالت میں نہ ہو احترازی مثال اَغَرَّهْ هلال۔

شرط(۵): دو متجانسین میں سے پہلا مدہ کلمہ کے آخر میں نہ ہو احترازی مثال فی یوم۔

شرط(۶): دو متجانسین میں سے پہلا مدہ مبدل با ابدال جوازی نہ ہو احترازی مثال رِیْیَا جو اصل میں رِئْیَا تھا۔

شرط(۷): ادغام کرنے سے ایک وزن قیاسی سے دوسری وزن قیاسی پر التباس نہ آئے احترازی مثال قُوْوِلَ ، تُقُوْوِلَ (اگر ادغام کریں گے تو باب تفعیل اور تفعل کے ساتھ التباس آئے گا)۔

اتفاقی مثال اضربْ بِعصاک الحجر سے اضرب بِّعصاک الحجر ، مِنْ نَا سے مِنَّا، عَنْ نَا سے عَنَّا پڑھنا واجب ہے۔

دوسری جماعت کی شرطیں:

شرط(۱): متجانسین کلمے کے شروع میں نہ ہوں احترازی مثال تتترک ، تتارک

شرط(۲): متجانسین متحرک ہوں احترازی مثال اِمْتَدِدْ

شرط(۳): متجانسین میں سے پہلا مدغم فیہ نہ ہو احترازی مثال حَبَّبَ

شرط(۴): متجانسین میں سے کوئی زائد برائے الحاق نہ ہو احترازی مثال جَلْبَبَ، شَمْلَلَ۔

شرط(۵): متجانسین میں سے اول تائے افتعال کی نہ ہو احترازی مثال اِقْتَتَلَ

شرط(۶): متجانسین میں سے دو واو باب افعلال کے نہ ہو احترازی مثال اِرْعَوَوَ

شرط(۷): متجانسین میں سے کوئی مقتضی اعلال نہ ہو احترازی مثال قَوِوَ، طَوِوَ

شرط(۸): متجانسین میں سے دوسرے کی حرکت عارضی نہ ہو احترازی مثال اُرْدُدِ الْقومَ۔

شرط(۹): متجانسین ایک کلمہ میں ہو احترازی مثال مَكِّنْنِيْ

شرط(۱۰): متجانسین دو یاء نہ ہوں احترازی مثال حَيِيَ

شرط(۱۱): متجانسین اسم میں ان پانچ اوزان پر نہ ہو احترازی مثال سَبَبٌ، رِدِدٌ، سُرَرٌ، عِلَلٌ، دُرَرٌ۔ اتفاقی مثال مَدَدَ سے مَدَّ، فَرَرَ سے فَرَّ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ:

جہاں ادغام اور اعلال کا تعارض ہو وہاں پر اعلال کو مقدم رکھا جاتا ہے کیونکہ اعلال میں خفت زیادہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اِرْعَوَوَ میں باوجود تمام شرائط کے ادغام نہیں ہوتا بلکہ قَالَ بَاعَ کا قانون جاری کرکے اسمیں اعلال ہوتا ہے۔

قانون83:

﴿سوائے مصدر حرف مد مدغمش را بیا بدل کنند وجوبا چوں دینار، شیراز، دراصل دِنَّارٌ، شِرَّازٌ بود۔﴾

اس قانون کانام ہے دِيْنَارٌ، شِيْرَازٌ والا قانون:

خلاصہ قانون: ہر کلمہ اسم کا جو فِعَّالٌ کے وزن پر ہو اور مصدر کے علاوہ ہو تو اس کے حرف مدغم کو یاء کے ساتھ بدلنا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم: حرف مدغم کو یاء کے ساتھ بدلنا واجب ہے۔

شرط(۱): اسم کا کلمہ فِعَّالٌ کے وزن پر ہو احترازی مثال غَفَّارٌ

شرط(۲): مصدر کے علاوہ ہو احترازی مثال کِذَّابٌ

اتفاقی مثال دِنَّارٌ، شِرَّازٌ، قِرَّاطٌ سے دِيْنَارٌ، شِيْرَازٌ، قِيْرَاطٌ پڑھنا واجب ہے

ختم شد بتوفیق اللہ وعونه

اللهم اغفر لكاتبه ولوالديه ولاساتذته امين۔

ماخذ ومراجع

- جامع الدروس العربیة
- شذ العرف
- حاشیه زرادی
- شرح زرادی اردو پشتو
- تقریر ارشاد الصرف از مفتی مجتبیٰ عامر صاحب
- تسهیل الصرف للبأندوی
- کتاب الصرف للامرتسری
- التعریف بضروری قواعد علم التصریف للزبیدی
- منهاج الصیغه
- تیسیر الصیغه
- معجم الصرف والنحو والاعراب (دکتور امیل یعقوب)
- صرف العزیز پشتو از مولانا سلطان عزیز صاحب
- حاشیه علم الصیغه عربی
- منشعب
- الانوار الاشرفیه فی الفوائد الصرفیه
- معارف الصرف شرح ارشاد الصرف
- کشف الضمیر شرح صرف میر
- کنز النوادر
- الکلام المنیف
- مفردات القرآن (شهاب زئی)